

و اعرف بما هو الحق عند الله وعند رسوله صلى الله عليه وسلم من ان ابيّن ذلك بياناً لا يبيّن منه شبهة و
 كاشكال ثم سأل عن سبب اختلاف الصحابة عن بعد ثم في الاحكام الفقهية خاصة فانه
 لبيان بعض اقرع على ما اعتد به بعد ابي طه لوقت و يحيط به لسائل فجاءت رسالة مفصلة
 في بابها و هي في بيان سبب الاختلاف حسب الله ونعم الوكيل في
 حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم و بالاسباب الاختلاف الصحابة والتابعين في الفروع
 اعلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان الفقه في زمانه الشرع يفهموننا ولو كان البحث
 في الاحكام يومئذ مثل البحث من هؤلاء الفقهاء حيث يثبتون باقتضى جهدهم الاركان
 والشروط والاداب كل شيء مما تازعنا عن الاخذ به ليلد يفرضون الصلوة ويكفون على تلك
 المفروضة ويحدون ما يقبل السجود ويحدون ما يقبل السجود الى غير ذلك من صنائعهم
 من جهدهم او اوسى من هذا و اوسى رسول الله صلى الله عليه وسلم من جهة او من جهة اخرى
 اسبقوا ذلك كما بينا و سكو ايسر طوراً و بيان كردن كه جس سے او عین کچھ شبہ اور اشکال باقی رہا او کے بعد
 پرچا گیا میں سبب اختلاف صحابہ اور تابعین وغیرہ سے احکام فقہیہ میں خاص کر کے پر اجابت کی میں
 واسطے بیان ان میں ان کے کچھ پر اوسی ساعت بقدر اوس کے گنجائش رکھی او سکو وقت
 اور ضبط کر کے سائل او سکو میں میرا وہ بیان اپنے باب میں بطور ایک سالہ مفیدہ کے ہو گیا تو نام کو
 میں نے اسکا انصاف فی بیان سبب الاختلاف کافی ہو چکا اور تشریح واسطے اور
 ایجا کار ساز ہے اور نہیں ہے طاقت بجا کر گناہوں سے بچنے کی اور نہ قوت بند کی کرنے کی
 مگر در سے خدا سے بزرگ برتر ہے

باب اسباب اختلاف صحابہ اور تابعین کے فروع میں

جان لو کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تشریف میں فقہ مدون نہ تھی اور احکام میں اختلاف
 مثل آجکل کے ان فقہاؤں کی بحث و مانند بحث نہ تھی جیسا کہ یہ لوگ اپنی نہایت کوششوں سے ارکان اور
 شروط اور ادب وغیرہ ہر شے کو ان کی دلیلوں کے ساتھ دوسرے سے الگ و ممتاز کر کے بیان کرتے ہیں
 اور ان کے لیے فرضی صورتیں کرتے ہیں اور ان میں فرضی صورتوں پر کلام کرتے ہیں اور جو قابل حدیث اور کو
 محدود کرتے ہیں اور جو قابل مہر اور کو محدود کرتے ہیں اور اس کے سوا سے بہت سے کاریگر بیان ہیں

قال لقاسم انكوتشاون من اشياء ماكننا مثل عناء وتقر من من اشياء ماكننا شرا بها
وتشاء لون من شياء ما ادري ما هي ووططنا حاد ما حمل لنا ان نكتبها عن حضرت
استحق قال لمن ادركت من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر من سبقني منهم
فما رايته قوما ايسر سيرة ولا اقل تشديدا منهم ومن عبادته بن بسرا اللقيط بن سئل عن
امراة ماتت مع قوم ليس لها ولي فقال دركته اقواما ما كانوا يشهدون تشديدا كقولها
يسالون مسائلها فخرجوا منها الا انار الله ارثي وكان صلى الله عليه وسلم يستفتي به
الناس في الوقائع فيفتيهم ويرفع اليه القضايا فيقضي فيها ويرى الناس يفعلون
معهم وقا فيهم ربه او منكرا فينكر عليه وكل ما اخطى به مستفتيا وقضى به في قضيتهم
او انكوه على غلر اخارات منكرا كان في الاجتماعات ولذلك كان الشيخان ابو بكر
وعمر اذا ولو يكن لهما علم في المسئلة يسالان الناس عن حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
ترجمته كما قال قاسم انه لم يسمع من قوم لوگ ایسی چیزوں کو پوچھتے ہو جسکو پہلوگ نے پوچھتے تھے اور ایسی
چیزوں میں کاوش کرتے ہو جہیں پہلوگ کاوش نہ کرتے تھے اور پوچھتے ہو ایسی چیزوں کو جسکو ہم
نہیں جانتے کہ وہ کیا ہیں اور اگر ہم انکو جانتے تو ہمارے لیے اونکا چہا ناما طلال تھا اور روایت ہر
عروبن آتے تھے کہ انکے البتہ پایا میں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر انکو گون سے کہ بہت
لیکے انجیسے پڑھ دیکھا میں نے کسی قوم کو آسان تر از روی سیرت کے اور نہ کمتر از وس تشدید کے اونے
اور عبادہ بن بسر کندی سے روایت ہے کہ وہ پوچھ گئے اوس عورت کی سیرت سے جو ایک قوم کے ساتھ
مہر گئے تھے اور اوسکا کوئی دلی تہا نہیں اور نہ سچ پایا میں نے ایسی قوم کو کہ جو تم کو گونے مانند تشدید کرتی
تھی اور تمہارے مانند نہ پوچھتی تھی کیا الان انار کو دارمی نے اور غیر صلی اللہ علیہ وسلم سے وقا
اور حوادث میں لوگ نہ پوچھتے تھے پس آپ انکو فتوا دیتے تھے اور اپنے قضیے اور جھگڑے انکے پاس
لیجاتے تھے پس آپ ان میں فیصلہ کر دیا کرتے تھے اور لوگوں کو اچھا کام کرنے دیکھتے تھے پس انکی مدح
کرتے تھے یا برا دیکھتے تھے تو اوس پر انکار فرماتے تھے اور اچھا فتوے دینا یا فیصلہ کرنا یا بدکار پر انکار
کرنا یہ سب مجھ میں ہوا کرتا تھا اور ایسے ہی شیخان ابو بکر رحمہ و عمر رحمہ جب اونکے پاس کسی
مسئلہ میں علم نہ ہوا کرتا تھا تو وہ لوگوں سے رسول اللہ کی حدیثوں کو پوچھا کرتے تھے

عن
ابو بکر
رحمہ
و
عمر
رحمہ

و قال ابو بکر رضی اللہ عنہ ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیہا شیئاً یعنی
 الحیدۃ و سال الناس فلما صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحیدۃ شیئاً
 فقال الخیرۃ بن شعبۃ انا قال ماذا قال اعطاها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سداً
 قال بیلو ذالک احدہ لہ فقال محمد بن سلیمان صدوق فاعطاها ابو بکر السدس و
 قصہ سوال عمر الناس فی الغزۃ ثور جوع الی خبر مغیرۃ و سوال الیام فی لوباء ثور جوع الی خبر
 عبد الرحمن عوف و کذا رجوع الی قصہ محوس الی خبرۃ و سور عبد اللہ بن مسعود بخبر
 معقل بن یسار لما وافق رایہ و قصہ رجوع ابی موسیٰ عن باب عمرہ سوالہ عن الحیدۃ
 و شہادۃ الی سعیدہ و احتمال ذلک کثیرۃ معلومۃ من بیۃ فی الصحیح فی السنن و بالجلۃ
 فہذہ کان عادۃ الکرمۃ فرای کل صحابی لیسوہ اللہ من عباد اللہ وقتا و اللہ فاضیہ فہا ہا و عقیلہا
 ترشحہ اور کہا ابو بکرؓ نے نہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا ہوا میں نے بھی خبر
 کی میراث میں کچھ اور پوچھا لوگوں سے اور جب ظہر کی نماز پڑھ چکے تو بکا کر فرمایا کہ تم میں کسی نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدہ کی میراث کو بارہ میں کچھ سنا ہے تو کہا مغیرہ بن شعبہؓ نے
 میں نے سنا ہے تو کہا ابو بکرؓ نے کیا ہے وہ تب کہا او نہوں نے دیا و سکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے چٹا حصہ تب کہا ابو بکرؓ نے آیا جانتا ہوں سکو سوا سے تیرے اور کوئی بھی پس کہہ بیٹھے محمد بن سلیم
 سچ کہا مغیرہ نے پس دیدیا و سکو ابو بکرؓ نے چٹا حصہ اور قصہ سوال کرنا عمرؓ کا لوگوں سے غزوہ بن
 پھر رجوع کرنا طائف مغیرہ کے اور سوال اونکا لوگوں سے و بارہ میں پھر رجوع کرنا اونکا طائف
 عبد الرحمن بن عوفؓ کو اور ایسی رجوع کرنا اونکا قصہ محمدؓ میں طرف خبر اونکے اور خوش ہونا
 عبد اللہ بن مسعودؓ کا ساتھ خیر معقل بن یسار کے جب موافق ہوئے وہ اونکی رائے کے ساتھ
 اور قصہ لوٹ آنا ابی موسیٰؓ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دربارہ سے اور سوال کرنا اونکا
 حدیث سے اور گواہی دینا ابی سعیدؓ کا او سکی سے اور ثل اس کے اور بہت واقعی ہیں جو معلوم
 اور صحیحین و سنن میں مروی ہیں اور حاصل کلام یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت
 بزرگ یہی تھی پس دیکھا ہر صحابہؓ نے وہ کہ آسان کیا و سکو اللہ نے اونکے عبادات اور
 فتاوان و فیصلوں سے پس یاد رہے اور صحیحان و لوگوں نے و سکو یہاں

یہ خبر
 وارد ہے

تو ترہا کئی شے و سچا من قبل حقوق القرائن بہ فعل بعضا علی الا باحتہ و بعضا علی
 الاستحباب بعضہا علی التمسک ما کرات و قرائن کانت کافیه عنده و لو مکن العمدۃ
 عندہم الا وجدان الہدایۃ و الثبوت فی غیر التفات الی طرق الاستدلال کما تری لا غیر
 یفہمون مقصودہا کلام فیہم و یخبر صد ورجہ بالمصریح و التلویح و الایماء من حیث
 لا یشعرون فالنقصی حصہ الکبری ورجہ علی ذلک قرائن تفوقانی لہا لد و صا کل واحد مشتہ
 ذامیہ من نواسی فکثرت الوقائع و ذرات المسائل فاستفتو فیہا فاجاب عن احدہما بحفظہ
 او استنبطہ ان لم یجد فیہ ما حفظہ و استنبطہ ما یشہد للجواب مجتہد برائہ و عرف العلما
 الی اد ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہا الحاکم فی منصوصہ ماتہ فطرح الحاکم حینہما وجہا
 لایا الوافی جہد موافقہ عرضہ علی الصلوۃ والسلام فغند ذلک وقع الاختلاف بینہم علی ضرورۃ
 تہجہ اور پیمان لیا سکی وجہ وجہ کو اسکے قرینوں سے پس حمل کیا اون لوگوں نے
 او نہیں سے ہذا کہ اباحت پر اور بعض کو استحباب پر اور بعض کو نسخ پر اون نشانہوں اور
 قرینوں سے جو اسکے نزدیک کافی تھیں اور اسکے نزدیک امین کوئی چیز عمدہ نہ تھی بلکہ طمینا
 اور رحت پاتا بدون التفات طرف طرق استدلال کے جیسا کہ دیکھتے ہو تم اعراب کو کہ امین
 مقصود کلام کو حصہ جاتے ہیں اور اون کا سینہ تصریح اور اشارہ کنایہ سے ایسا سمجھتا ہوں جیسا کہ
 کہ اور کسی امر کی وہ کچھ خبر رکھتے پس گذر گیا حضرت کا یہ بزرگے ماند اور وہ لوگ اسی حالت پر تھے
 اسکے بعد وہ لوگ نکلے امین متفرق ہو گئے اور او نہیں سے ہر شخص ایک ایک طرف
 کا پیشوا ہوا پس بہت واقعی واقع اور مکمل دائرہ سے اور فتویٰ پوچھا لوگوں نے انہیں پس
 جواب دیا ہر شخص نے موافق اپنے حفظ یا استنباط کے اور اگر نیا یا اپنی حفظ اور استنباط
 وہ کہ جو لائق جواب کے ہوتا تو اپنی رائے سے اجتہاد کیا اور پیمان لیا اوس علت کو کہ اگر کیا
 تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے او حکم کو اپنے منصوصات میں پس بہت
 حکم اس طرح پر کہ چنان کہ میں پایا اون لوگوں نے اوس کو نہ کوتاہی کی موافقت عرض
 انحضرت علیہ الصلوۃ والسلام میں پس اوس وقت صحابیوں میں چند طور
 پر اختلاف واقع ہوا

اور بعض صحابہ
 علیہ السلام نے
 من الاموال
 والدرہم والاربع
 والنبین لان
 انفسہم فیہ
 عندہم کافیا
 منہم انفسہم
 لا یالوا ولا یفقدون
 فہذا قال فیہ
 منہم انفسہم
 منہم انفسہم

منها عن صحابہ کرام حکماء فی قضیہ او فتویٰ ولہر سید محمد اکبر فاجتہدہ برائے فی خلاف
 و هذا اعلیٰ وجہ احمدی ان یقع اجتہادہ موافق الحدیث مثالیہ ما رواہ النسائی و غیر
 ان ابن مسعود رضی اللہ عنہ سئل عن امرأة مات عنها زوجها ولم یفرض لہا فقل
 لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی فی ذلک فاختلفوا علیہ بشہرا و الحوا فاجتہدہ
 برائے وقضی بان لہا مہر نسائها و لا و لا شطط و علیہا العدة و لہا المیراث
 تمام محفل بن یسار فشرہ بانہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی بمثل ذلک فی امرأة منهم ففسرہ بذلک
 بن مسعود فشرحت لہ یفرہ مثلہا قطبہ الا سلام و ثانیہا ان یقع بینہما المناظرۃ و
 ظہر الحدیث بالوجد الذی یقع بہ خالہ الظن فیرجع عن اجتہادہ او لا الی المسموع مثالیہ
 کرواہ الا تہ من ان ابابکر رضی اللہ عنہ کن من مہذبہ ان من اصغر جنبا
 اصوم لہ حتی اخبرتہ بہ من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف مہذبہ فوجہ
 اجتہاد بعض ائمہین سے یہ کہ کسی صحابی نے اگر کسی حکم کو کسی قضیہ یا فتویٰ میں سنا او
 سرے نے سنا تو اس نے اپنی رائے سے اوس میں اجتہاد کیا اور یہ چند وجہ پر ہی پہلی یہ کہ اوکا
 ہذا حدیث کے موافق واقع ہوا مثال اوکی یہ کہ روایت کیا نسائی وغیرہ نے کہ ابن مسعود
 نے گئے اوس عورت کے حال سے کہ اسکا شوہر مر گیا تھا اور اسکا کوئی مہر محین نہ تھا
 و نہون نے کہ نہ دیکھائیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصلہ کرتے ہوئے اہمیں پس
 مات کیا لوگوں نے اوس میں ایک مہینہ تک اور بہت سیالہ کیا پس اجتہاد کیا و نہون نے
 رائے سے اور حکم دیا کہ اس کے لیے مہر مثل و میراث ہو اور اوسیر عورت بھی لازم ہو پس پھر سے ہو
 بن یسار اور اداسی شہادت کی کہ ینیمیر صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال کی ایک عورت کے بارے
 حکم دیا تھا پس ابن مسعود رضی اللہ عنہ تقدیر خوش ہوئے کہ کبھی اسلام لانے کے بعد وین خوش
 تھے اور دوسرے یہ کہ واقع ہوا اور میان او لوگوں کے مناظرہ پس اس سے حدیث ایسی پیر
 و پیری کہ جیسا ظن غالب تھا پس جوع کے او نہون نے اپنے اجتہاد سے طرف احادیث کے
 کی وہ یہ کہ ابو ہریرہ کے مذہب سے یہ تھا کہ جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرے او سکا روز نہین
 تا یا تا تک کہ خبر دیا او لوگوں بعض ازواج نبی نے بخلاف مذہب و نکس جوع کیا او نہون نے انہی

[illegible]

فلو يقبل عمه لم ينفذ عنده حجة لقادر خفي رآه فيه حتى استفاضل سعد بن مسعود الطبري
الثاني من طرق كثيرة واضمحلت وحكم القادر فاختار ابيه وراعيه ان لا يصل اليه
الحديث اصلا مثاله ما خرج مسلمان بن عمرو وكان يامر النساء اذا اغتسلن ان
ينقضن رؤوسهن فسمعت عائشة بذلك فقالت يا حبيبا لا يامر النساء ان
ينقضن رؤوسهن فلا يامرهن ان يتحلن رؤوسهن لقد كنت اغتسل في بيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم من اماء واحد وما ازيد على ان افرغ على راسي ثلث افراغات مثال اخر
ما ذكره الزهري من ان هند التبريغية رخصت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسح
فكانت تبكي لانها كانت لا تقبل ومن تلك الضروب ان يروا رسول الله صلى
الله عليه وسلم ففعل فعلا فعمله بعضهم على اية به وبعضهم على الاباحة
ترجمه ۱۸۰ قبول کیا اسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور نہ قائم ہوئی نزدیک اونکے حجت
ایک پوشیدہ قاصد کے سببے جو وہ اوسین دیکھتے تھے یہاں تک کہ مشہور ہو گئی حدیث
ثانیہ میں بہت طریقوں سے پس مشعل ہو گیا وہم قاصد کا پس اخذ کیا لوگوں نے ساتھ اسکو
اور چونکہ یہ سہرا اس کے طرف حدیث سے نہ پہونچی ہو مثال اوسکی یہ سہرا کہ نکالا مسلم نے کہ
ابن عمر رضی اللہ عنہ نفاس والی عورتوں کو یہ حکم کرتی تھی کہ جب وہ غسل کریں تو اپنے سر کے
بالوں کو کھول ڈالیں پس سنا اوسکو عائشہ رضی اللہ عنہا نے تو کہا تعجب ہے ابن عمر سے
کہ حکم کرتے ہیں عورتوں کو کہ کھول ڈالیں وہ اپنے سروں کو سو کیوں نہیں حکم کرتے اور بلو
کہ مؤخر ڈالیں دے اپنے سروں کو بیشک غسل کرتی تھی میں اور رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے اور نہ زیادہ کرتی تھی میں اس پر کہ بٹاؤں میں اپنے سر پر تین چلو
پانی مثال دوسری وہ سہرا کہ ذکر کیا اوسکو زہری رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
استحاضہ والی عورتوں کو جو نازکی رخصت دے یہ خبر ہندہ بنت العاص کو نہ پہونچی
اس لیے وہ ناز نہ بڑھتی تھی اور ادھر افسوس و حسرت کر کے رویا کرتی تھی اور اسی قسم
سے یہ سہرا دیکھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام کرتے ہوئے
پس حمل کیا بعض نے اوپر قبضہ کر کے اور بعض نے اوپر اباحت کے پتہ

اگر بعض
اشعار میں
۱۲ نمبر
مباحات
میں سے
میں سے
میں سے

مثالہ مارا ہوا اصحاب الاصول فی قصۃ التحصیل فی الزول بالیہ عند انزال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ فذهب ابوہریرۃ وابن عمر الی اللہ علی وجہ القریۃ فجماعہ من سنن الحج وذهب عائشۃ وابن عباس الی نہ کان علی وجہ لا اتفاق ولیس من السنن ومثال خردہا بجمہور ان الرسل فی الطوائف سننہ وذهب ابن عباس الی نہ انما فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل الا اتفاق لعارض غیر وهو قول المشرکین حکمہم حتی یشرب ولیس بسنتہ وقصہ اختلاف الودم فی التعبیر ومثال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج فمراہ الناس فذهب بعضهم الی نہ کان مقمتا وبعضہم الی نہ کان قاردا وبعضہم الی نہ کان مفردا مثال اخر اخرج ابو داؤد عن سعید بن جبیر انہ قال قلت لعبد اللہ بن عباس یا ابا العباس عجبت لاختلاف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا ل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اوجہ ترجمہ ۸۸ مثال او سکی وہ سب کے روایت کیا ہے او سکو اصحاب اصول نے قصۃ تحصیل میں کہ اتر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام البطح میں پس گئے ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما طرف اسکے کہ یہ اترنا حضرت کا اوپر وجہ قربت کے تھا پس ادن لوگوں اسکے سنن حج سے قرار دیا اور گبین عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما طرف اسکے کہ یہ اوپر وجہ اتفاق کے تھا اور سنن سے نہیں اور مثال دوسری یہ ہے کہ جمہور اس طرف گئے کہ رمل طرف میں سنت ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما طرف اس طرف گئے کہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اتفاقہ فقط کیا عارضی سبب یعنی شکر کون کے اس کہنے سے کیا تھا کہ سہلانو کو شیرب کے بخارنے توڑ ڈالا اور یہ کچھ سنت نہیں اور اوس میں سے اختلاف وہم کا ہو تبصر میں مثال او سکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو لوگوں نے آیکو دیکھا پس بعض اس طرف گئے کہ وہ متبع تھے اور بعض اس طرف گئے کہ وہ قارن تھے اور بعض اس طرف گئے کہ وہ مفرد تھے مثال دوسری نکالا ابو داؤد نے سعید بن جبیر سے اوہون نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عباس سے کہا او ابا عباس تب بکرتا ہون میں اختلاف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلال میں جبکہ واجب کیا اپنے اپنے اوپر حج کو

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

فَقَالَ لِي لَا عَلَوُ النَّاسِ بِذَلِكَ إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً
 وَاحِدَةً مِنْ هَذِهِ الْأَخْتِلَافِ أُخْرِجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاسِئًا فَلَمَّا أَصْلَحَ
 صَبَّحَهُ ذُو الْحِلْفَةِ رَكْعَتِيهِ أَوْ حُجَّتِي فِي حُلَّةٍ وَأَهْلُ بَايَجَرِ حِينَ فَرَعَهُ مِنْ رَكْعَتِيهِ فَمِنْ
 ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَحَفَظْتُهُ عَنْ فَرَكِبٍ فَلَمَّا اسْتَقَلْتُ بِهِ نَاقَةً أَهْلٍ وَأَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ
 ذَلِكَ لِأَنَّ النَّاسَ إِنَّمَا كَانُوا يَتَوَقَّعُونَ أَرْسَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَقَلْتُ بِهِ نَاقَةً يَحْمِلُ فَقَالُوا إِنَّمَا
 أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَقَلْتُ بِهِ نَاقَةً ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ فَلَمَّا عَارَفَ شَرَفَ لِبِيدَاءِ أَهْلٍ وَأَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَقَالُوا إِنَّمَا أَهْلُ حِينَ عَارَفَ
 شَرَفَ اللَّيْبَاءِ وَأَمَّا إِلَهُ هَذَا الْقَدْرُ وَجِئْتُ مِنْ عِلَّاهُ وَأَهْلُ حِينَ اسْتَقَلْتُ بِهِ نَاقَةً وَأَهْلُ
 حِينَ عَارَفَ شَرَفَ اللَّيْبَاءِ وَمِنْهَا اخْتِلَافُ السُّهَوِّ وَالنِّسْيَانِ مِثْلَهُ مَا رَوَى ابْنُ شَرِيكٍ
 يَقُولُ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فِي حَبِشَةٍ مِنْ بَيْدَاءِ لَكَ عَاشَتْهُ فَقَعَتْ عَلَيْهِ بِالسُّهَوِّ
 سَرَّحَ لَكَ تَوَكَّلَ ابْنُ عَبَّاسٍ زَكَرَهُ أَوْ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَوْ سَكُنَا زِيَادَةَ جَانَنِي وَالْأَهْلُونَ كَرِهَتْ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ هِيَ جِئْتُ مِنْ تَحْتِهَا أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ كَيْسِيَّةٍ أَوْ جِئْتُ مِنْ تَحْتِهَا أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ
 لِيَا أَوْ جِئْتُ مِنْ تَحْتِهَا أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ
 سَيِّ قَوْمُونَ نَعْنِي بِسَيِّ قَوْمُونَ نَعْنِي بِسَيِّ قَوْمُونَ نَعْنِي بِسَيِّ قَوْمُونَ نَعْنِي بِسَيِّ قَوْمُونَ
 تَوَاطَلَّ كَيْسِيَّةٍ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ
 حَفِظْتُ كَيْسِيَّةٍ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ
 لِيَكْرِ كَيْسِيَّةٍ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ
 أَوْ كَيْسِيَّةٍ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ
 سَيِّ قَوْمُونَ نَعْنِي بِسَيِّ قَوْمُونَ نَعْنِي بِسَيِّ قَوْمُونَ نَعْنِي بِسَيِّ قَوْمُونَ
 خُذْ لِي كَيْسِيَّةٍ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ
 أَوْ كَيْسِيَّةٍ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ
 مِثَالُ أَوْ كَيْسِيَّةٍ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ أَيْ سَبَبُ لَوْ كُنَّا مَعَهُ

ابن شريك
 بن شريك
 بن شريك
 بن شريك
 بن شريك

ابن شريك
 بن شريك
 بن شريك
 بن شريك
 بن شريك

ومنہ اختلاف فیضا مثالیہ ماروی ابن عمر عنہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ایت
 یذبح بکاء اہلہ علیہ فیضہ عائشہ علیہ بانہ لہواخذ الحدیث حتی جرد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل یهود یریبکی علیہا اہلہا فقال انہو یریبکیون علیہا
 وانہا انذرت فی قبرہا فظن العذاب معاولا للکباء وظن الحاکم علما علی کل میت
 ومنہ اختلاف فی علة الحاکم مثالیہ النیام للجنائزہ فقال قائل لتعطوا ملائکہ فیم الموت
 والکافر وقال قائل لہول الموت فیمہا وقال قائل مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جنازۃ یهودی فقام لہا کراہیتان یعلموا فوق راسہ فیحصل لکافر منہا اختلاف فہم
 فی الجمع بین المختلفین مثالیہ رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المتعزات
 خیر اشرعہ عنہا ثور رخص فیہا عام او طاس شرعہ عنہا فقال ابن عباس
 کانت الرخصة للضرورة والنهي كالنقصاء للضرورة والحاکم باق علی ذلک
 ہر آجہ آراء ونبین وچون بین سے اختلاف ضربا ہر مثال اسکی وہ ہو کہ روایت کیا ابن
 عمر رضی اللہ عنہما علیہ وسلم سے کہ مردہ پر عذاب کیا جاتا ہو اس کے اہل کے روتے ہیں کہم کیا
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے اوپر کہ نہیں اخذ کیا ابن عمر نے حدیث کو اوپر وجہ صحیح کہو نہ کہ وجہ صحیح
 اسکی یہ ہو کہ گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک یہودیہ کے کہ در سب سے
 اس پر اہل اس کے تیس فرمایا آپ نے کہ یہ سب روتے ہیں اوپر اور وہ عذاب کیا جاتی ہو انہی قبر بین
 پس خیال کیا ابن عمر نے کہ یہ عذاب روتے ہی کے ساتھ معلول ہو اور گمان کیا کہ یہ حکم عام ہو ہر میت
 پر اور انہیں وچون بین سے اختلاف انکا ہر علت حکم بین مثال اسکے کفر اہو جانا ہو جانا
 کے لیے پس کہا بعض نے کہ یہ کفر اہونا ملائکہ کی تعظیم کے لیے تہا پس عام ہو موسیٰ اور کافر سب کو
 لیے اور کہا بعض نے کہ یہ واسطے ہول موت کے تہا پس عام ہو اور دونوں کے لیے ہو کہا بعض
 نے کہ گذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک یہودی کہنا زہ تو اس کے لیے آپ کمر ہو
 تاکہ آپ کے ہر مبارک وہ اونچا نہ سہا پس خاص ہو کافر کے ساتھ اور انہیں وچون بین سے اختلاف
 انکا جمع کرنے میں در میان دو امر مختلف کے ہو مثال اسکی وہ ہو کہ رخصت دی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے تہ کے سال خیر میں پیر منہ کیا اور اس سے پیر رخصت دی اور میں اس سال

ہر آجہ آراء ونبین وچون بین سے اختلاف ضربا ہر مثال اسکی وہ ہو کہ روایت کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما علیہ وسلم سے کہ مردہ پر عذاب کیا جاتا ہو اس کے اہل کے روتے ہیں کہم کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اوپر کہ نہیں اخذ کیا ابن عمر نے حدیث کو اوپر وجہ صحیح کہو نہ کہ وجہ صحیح اسکی یہ ہو کہ گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک یہودیہ کے کہ در سب سے اس پر اہل اس کے تیس فرمایا آپ نے کہ یہ سب روتے ہیں اوپر اور وہ عذاب کیا جاتی ہو انہی قبر بین پس خیال کیا ابن عمر نے کہ یہ عذاب روتے ہی کے ساتھ معلول ہو اور گمان کیا کہ یہ حکم عام ہو ہر میت پر اور انہیں وچون بین سے اختلاف انکا ہر علت حکم بین مثال اسکے کفر اہو جانا ہو جانا کے لیے پس کہا بعض نے کہ یہ کفر اہونا ملائکہ کی تعظیم کے لیے تہا پس عام ہو موسیٰ اور کافر سب کو لیے اور کہا بعض نے کہ یہ واسطے ہول موت کے تہا پس عام ہو اور دونوں کے لیے ہو کہا بعض نے کہ گذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک یہودی کہنا زہ تو اس کے لیے آپ کمر ہو تاکہ آپ کے ہر مبارک وہ اونچا نہ سہا پس خاص ہو کافر کے ساتھ اور انہیں وچون بین سے اختلاف انکا جمع کرنے میں در میان دو امر مختلف کے ہو مثال اسکی وہ ہو کہ رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہ کے سال خیر میں پیر منہ کیا اور اس سے پیر رخصت دی اور میں اس سال

وہمہ مختلف علی آئینہ درجہ بعض کذا قال علی بعض وھمہ فی نظرہم بعض کذا قال
 وان کان ما نوراً عن کبار الثعلب کما لہما نوراً عن عہد بن مسعود
 تہمہ الجنب ضعیف عندہم لہما استفادہ من الاحادیث عن عمار وعمار بن
 حصین وغیرہما فغند ذلک صار لہی عالم من علماء التابعین مذہب علی حاکم
 فانصرت کل بلہ امام مثلاً سید بن المسیب و سکاہ بن عبد اللہ بن عمر فی المدینہ و
 بعدہما الزہری والقاضی یحییٰ بن سعید ودریغہ بن عبد الرحمن فیہما وخطاب
 بن ابی رباح وبراہیکو الخفی الشعمی بکوفہ و الحسن البصری بالبصرہ و طاووس
 بن کيسان باليمن و یحییٰ بالشام فاضلاً الیہ اکباد الی علوہم فرغوا فیہا واخذوا
 عنہم الحدیث وفقوا لہما و اقاویلمہ و منذ اطلب ہوا لکمال العلماء
 و تحقیقاتہم من عند انفسہم واستفتی منہم المستفتون ودارت المسائل

بنیہم ورفعت الیہم الا قضیۃ

ترجمہ اور جمع کیا مختلف کو اور اس طور کے کہ اس کے لیے آسان تھا اور ترجیح دی
 بعض قول کو بعض پر اور مضمل ہو گئے اور انکی نظریں بعض قول اگرچہ وہ ماورائے ہرے
 ہرے صحابہ سے جیسے کہ مذہب مالک اور عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے تیم خب میں مضمل
 ہو گیا نزدیک اونکے جبکہ مشہور ہوئیں حدیثیں عمار اور عمران بن حصین وغیرہما کے پس
 اسوقت علما تابعین میں سے ہر عالم کا بمقابل اس کے ایک ایک مذہب ہو گیا اور ہر شہر
 میں ایک ایک امام قائم ہوا مثل سعید بن مسیب اور سالم بن عبد اللہ ابن عمر کی مدینہ میں اور
 یزید بن زہری اور قاضی یحییٰ بن سعید اور ربیع بن عبد الرحمن بنی اوسی مدینہ ہی میں اور خطاب
 بن ابی رباح مکہ میں اور براہیم نخعی اور شعبی کوفہ میں اور حسن البصری بصرہ میں اور طاووس بن
 کيسان یمن میں اور محول شام میں پس پایا گیا لوگوں نے اپنے جگروں کو اونکے اور اونکو
 علوم کی طرف پس رغبت کیا اون لوگوں نے اوس میں اور لیا اون سے حدیث اور فتویٰ اسی اور
 اونکے اقوال اور اون علما کے مذاہب اور اونکی تحقیقات جو انہوں نے خود کی تھی اور فتوے
 پر چلا دئے فتویٰ پوچھنے والوں نے اور دائرہ ہر کے کے آپس میں اور لائے گئے اور انکی پیاس جگر تڑپ

بہار
 شیعہ
 پیس
 مکتبہ

بہار
 شیعہ
 پیس
 مکتبہ

وكان سعيد بن المسيب ابراهيم النخعي امثالهما جمعوا ابواب الفقه اجمعها
 وكان له في كل باب اصول تلقوها من السلف فكان سعيد واصحابه يذهبون
 الى ان اهل الحرم اثبت الناس في الفقه واصل مذهبهم فتاوى عمر بن عثمان
 وقضاياهما فتاوى عبد الله بن عمر عائشة وابن عباس قضايا قضاء المدينة
 فتعوا من ذلك ما يسهل الله لهم ثم نظر فيهم بالنظر اعتبارا وتفديس فما كان منها
 مجمعا عليه بين علماء المدينة فالتزموا به واخذوا عليه بنوا حزم وما كان
 فيه اختلاف عندهم فانهم ياتخذون باقواها وازجروا ما اكثره من
 اليه منهم او لموافقه بقياس قوس او يخرج صريح من الكتاب السنة و
 نحو ذلك واذا لم يجدوا فيها حفظوا منهم جوابا لمسئلة يخرجوا من كلامهم و
 متبعوا الايام والاقتضاء فحصل لهم مسائل كثيرة في كل باب باب
 من حجاب اور سعيد بن سيب اور ابراهيم نخعي اور انكے مانند لوگون نے فقہ کے فتاویٰ اور
 کو جمع کیا اور انکے پاس ہر باب میں ایک ایک اصول تھے جن کو انہوں نے
 سلف سے حاصل کیا تھا اور حجاز اور اصحاب اور انکے اس طرف گئے کہ اہل حرمین ثابت رہا
 لوگوں میں فقہ میں اور اہل مدینہ و مکہ اور اسے عمر اور عثمان اور قضا یا اون دونوں کے
 اور فتاویٰ اور عائشہ اور ابن عباس اور قضا یا سے قاضیان مدینہ کے تھے
 پس میں کیا لوگوں نے اس سے کہ وہ آسان کیا اور قضا سے ان کے لیے پھر نظر کیا اون لوگوں
 نے نظر اعتبار اور تقیث کے پس او میں سے پھر علیہ درمیان علماء مدینہ کے تھا اور
 اون میں اپنے ذاتوں سے یکڑ اور میں کہ اون لوگوں کا اختلاف تھا او میں سے اس کے
 اور راجح کو اخذ کیا یا تو اس سے کہ او میں سے بہت لوگ اس طرف گئے یا اس سے کہ وہ
 قیاس قوس کے ساتھ موافق ہیں یا اس وجہ سے کہ کتاب و سنت سے اون کی ترجیح صحیح ہے
 اور مانند اس کے اور وہوں سے اور حجاز اون لوگوں نے او میں کہ حیکو اونوں سے
 ان سے یاد کیا تھا جواب کہ مسئلہ کا پتہ یا ان کے کام سے اس کی ترجیح شروع کر دی اور
 ایما اور اقتضاء کی ترجیح کی پس ہر باب میں ان کے لیے بہت سے سلف حاصل ہوئے

لکھ
 مسند
 دارالحدیث
 اقامہ ۱۲
 گنجینہ

۵۰
 بیخبر
 اور انہوں
 سے

وکان ابراہیمؑ صاحب برکت ان عبد اللہ بن مسعودؓ و احبابہ الثبت انما من فی الفقہ
 بما قال علیہ مسروق لا احد منهم اثبت من عبد اللہ و قول ابی حنیفہ لا و راوی ابراہیم
 افقہ من سالم و لو لا فضل الصحبہ لقلت ان علیہ افقہ من عبد اللہ بن عمر و عبد
 ص عبد اللہ و اصل منہ زید فساوی عبد اللہ بن مسعودؓ و قضایا علی رضی اللہ
 و فتاواہ و قضایا شریعہ و غیرہ من قضائہ کو فہم جمع من ذہن ما یسر اللہ تم صنف
 فی آثارہم کما صنف اهل المدینہ فی آثار اهل المدینہ و خرج کما خرج فی تفسیر لسان
 الفقہ فی کل باب بوکان سعید بن السیب لسان فقہاء المدینہ و کان احفظہم
 لقضایا ہر و حدیث الی ہر نثر و ابراہیم لسان فقہاء کو فہم فلا تکمل البشی و لہ
 یلبسہ الاحدھا فانہ فی کما کثر منسوخ الی احد من السلف صریح او ایماہ او نحو
 ذلک فاجمع الیہما فترا عبدہا و اخذوا عنہما فتعلیوہ و خرجوا علیہ و اللہ اعلم
 فوضعتہ او لعلہم اور احباب او کے خیال کرتے تھے کہ بیشک عبد اللہ ابن عمر و ابراہیم
 او کو ثابت ترین لوگوں میں فقہ میں جیسا کہ کہا علیہ کے مسروق سے ان میں سے کوئی عبد اللہ
 سے ثابت ترین نہیں اور قول ابی حنیفہ کا ادراعی سے یہ کہ ابراہیم فقیہ ترین سالم سے اور اگر
 فضل صحبت کا ہوتا تو میں کہتا کہ علیہ فقیہ تر عبد اللہ ابن عمر سے اور عبد اللہ تو عبد اللہ بن
 اور اصل مذہب اور کا فتویٰ عبد اللہ ابن عمر و قضایا علی رضی اللہ عنہما اور فتاویٰ او کو
 اور قضایا شریعہ و غیرہ قاضیان کو فی کتابیں جمع کیا اس سے جو اللہ تعالیٰ فی او کے لیے
 آسان کیا پھر ان کی پیروی میں دیا ہی کیا جیسا کہ مدینی والوں نے اہل مدینہ کی پیروی میں
 کیا اور ترجیح کیا جیسا کہ انہوں نے ترجیح کیا پس انھیں کہہ دو کہ لسان فقہ کہہ رہا ہیں اور سعید بن
 سبیب کو یا فقہاء مدینہ کی زبان سے اور ان لوگوں میں سے قضایا حضرت عمرؓ اور آثار
 انی ہریرہ کے بڑی حافیہ اور ابراہیم فقہاء کو فہم کی زبان سے جس جیسا یہ دونوں کسی
 شے کے ساتھ کلام کرتے تھے اور اسکی نسبت کسی طرف نہ کرتے تھے تو وہ اکثر صاحبین سے
 کسی طرف صریح یا ایماہ و غیرہ ضروری منسوب ہوا کرتی تھی پس صحیح ہے ان دونوں طرف
 او کو شہر کے فقہاء اور اخذ کیا ان دونوں سے اور یاد رکھا و تفریما انہو اور ترجیح کی ابراہیم دائرہ

ابی حنیفہ
 و لعلہم

باب اسباب اختلاف مذہب الفقہاء و علمائے اللہ ان شاء اللہ تعالیٰ
 انشاء من جملة العلماء انما انما وعدہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث قال
 یجعل من العلم من کل خلف عدولہ فاحذروا عن اجتمعوا معہ منہم صفیۃ
 لوصوہ والنسل والصلوۃ والنکاح والبیع وسایر ما یکثر وقوعہ و سروروا
 حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم و سمعوا قضایا قضایۃ البلدان و فتاوی
 مفتیہا و سألوا عن المسائل واجتهدوا فی ذلک کلہ ثم صاروا کبارا
 قوم و رسول الیہم کاکثر فتشکوا علی منوال شیوخہم ولہم کیا لو انی تتبع
 الاہیاء و لا قضایات فقطوا و اختاروا و ردوا و علموا و کان صنیع العلماء
 فی ہذہ الطبقة متشابهة و احادیثہم ان یمسکوا بالمسند من حدیث رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمرسل جمیعاً و یستدلّ بالقبول الی الصحابة و التابعین
 ثم یرجع بہم باب اسباب اختلاف مذہب فقہاء جان تو اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے
 بعد تابعین کے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وعدہ پورا کرنے کے واسطے
 ایک جماعت عاملان علم کی پیدا کی کہ فرمایا تھا آپ نے کہ اور جو اپنے اس علم کو سچیلے
 گو کہ نہیں سے جو انہیں کے عادل ہو گویں انہیں کیا گو کہ انہیں نے پہلے لو کہوں میں سے جو
 سیکو ملا صفت وضو و غسل اور نماز اور نکاح اور بیع اور ان سب امور کو جو اکثر و
 ہوا کرتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو روایت کیا اور اپنے شہر کے قاضیوں
 اور مفتیوں کے فتوے کو سنا اور سکو گویا چچا اور ان سب میں ہتھ دیا کیا پھر وہ لو کہ قوم
 کے سردار ہو گئے اور شریعت کے تاحی امراؤں کے حوالے کیے گئے اور ان لو کہ اپنے
 شیخوں کی پیروی کی اور انہوں نے اپناؤں اور فقہانوں کی تتبع میں کو تا ہی ملی اور
 ہر گز سے نبیل کیے اور فتوے دیے اور روایت و تعلیم کیا اور اس طبقے میں علما و کما
 ڈ ہنگ آپس میں ملتا جلتا تھا اور حاصل و خلاصہ کلام ان کا احادیث مسندہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مرسل کے ساتھ شک کرنا تھا اور وہ
 لو کہ اقوال صحابہ اور تابعین کے تھیں ہر حال کیا کرتے تھے یہ

باب اسباب اختلاف مذہب فقہاء

4. 10. 1944

[illegible]

مجلس شورای ملی

یہاں سے جواب سنا کہ اگر کسی نے اس طرح کی بات کی تو اس کا نام سب سے بدترین ہے

و الیہموا فی ہلہ الطبقة التدوین فذلک مالک و محمد بن عبد الرحمن بن
 ابی ثبب بالمدينة و ابن جریر و ابن عیینہ بمکہ و الثوری بکوفہ و دبیع بن صبیح
 بالبصرة و کلہم مشوا علی حال النسخ الی ذلک و فلما جمع المسوور قال مالک قد بین
 ان امر بکتاہل هذه التی و صنعتها فخرتم الیثم الیثم فی کل مصر من امصار المسلمین
 منہا نسخة و آخرہم بان یعلموا بما فیہا ولا یبعدہ الی غیرہ فقال یا امیر المؤمنین لا یخاف
 هذا فان الناس قد سبقت الیہم اذیل و سمعوا احادیث و روؤا و روایا
 فاحذ کل قوم بما سبق الیہم و الذابہ من اختلاف الناس فذلک الناس و ما
 اختار اهل کل بلد منہم لنفسہم و یحکم فی ہذہ القصۃ الی ہارون الرشید
 و انہ شاد مالک فی ان یعلق المسوطا فی الکعبۃ و یجعل الناس علی ما فیہ
 لیس یسموہم و اسر طبعہ من علم شریعت کے تدوین کرنے کے ساتھ وہ لوگ الہام کیے گئے
 پس مدون کیا امام مالک اور محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب نے مدینہ میں اور
 ابن جریر اور ابن عیینہ نے مکہ میں اور الثوری نے کوفہ میں اور دبیع بن صبیح نے بصرہ
 میں اور یہ سب لوگ اسی روش پر چلے جسکو میں نے ذکر کیا اور جب حج کیا تو خلفاء
 عباسیہ نے تو امام مالک سے کہا کہ میں نے یہ قصد مقصود کیا ہے کہ تمہاری اس کتاب کو جب
 تم نے بنایا ہو لکھو اور کا حکم دوں اور یہ مسلمانوں کے ہر شہر وں میں اسکا ایک ایک نسخہ
 بھیجوں اور انکو یہ امر کروں کہ جو امین ہو اسی پر عمل کریں اور اسکے دستے ہو گئے اسکے
 غیر کی طرف نہ تجاوز کریں تب امام مالک نے کہا یا امیر المؤمنین ایسا نہ کرو کیونکہ جسے بہت
 لوگوں کو پاس صحابہ اور تابعین کے اقوال پہنچ چکے ہیں اور وہ لوگ حدیث و کتب و احادیث
 روایت کر چکے ہیں اور اخذ کیا ہے ہر قوم نے ساتھ لے لے کر اسکے پاس پہنچ رہا ہے اور لوگوں کے
 اختلاف اور کوفہ پاس آچکے ہیں پس لوگوں کو اویس کے ساتھ چھوڑ دو کہ جسکو ہر شہر وں نے
 اپنے نفس کے لیے اختیار کر لیا ہے اور اس قصہ کی نسبت ہارون رشید کی طرف بھی کی گئی
 اور اوس میں یہ ہے کہ اوسنے امام مالک سے یہ مشورہ کی کہ موطا لکھے من لکھا
 دیجائے اور اسی پر عمل کرنے کے لیے لوگوں کو تکلیف دیجائے

بنایا
 نسخہ
 لوگوں کو

فقال لا تفعل فان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا في الفروع فمختلف
 في البلدان وكل سنة مضت قال وفقد الله يا ابا عبد الله حكا السيوط رحمه
 عليه فكان ما انت البتة في حديث المدينيين عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 واوثقهم اسنادا واعلمهم يقضا يا عمر واذا قيل عبد الله بن عمر وعائشة واصحابهم
 من الفقهاء السبعة وبر وبما مثاله قام علم الرواية والفتوى فلما وصل السيد
 الامام حدث واقفي واقاد واجاد وعليه النطبق قول النبي صلى الله عليه وسلم
 يوشك ان يضرب الناس كباد الا بل يطلبون العلم فلا يجدون احدا اعلم من
 عالم المدينة فلي ما قاله ابن عيينة وعبد الرزاق وناهيك بما يشتم اصحابه
 رواياته ومختاراته ومخصوصها وحررها وشرحوها ومخرجوها عليهم راد كل
 في اصولها وكل يلها وقرعوا الى المضرب ولواحي الا دعي قضي الله بهم كل ما خفي
 قوله من كما امام ما كنت ايسا نكر كيونك اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في فروع
 من مختلف بين اوروه لوگ شهر و زمین تفرق ہو گئے اور ہر سنتین گذر گئے تب آگیا بار
 رشید نے توفیق دلو سے شجر کو اللہ تعالیٰ یا ابا عبد اللہ حکایت کیا اسکو سیوطی رحمہ اللہ علیہ نے
 اور امام مالک رحمہ اللہ اہل مدینہ کی اولن احادیث میں جو رسول اللہ سے مروی ہیں ثابت تراور
 اونکو اسناد میں مضبوط تراور قضایا عمر اور اقادیل عبد اللہ بن عمر اور عائشہ اور فقہاء
 سبعہ وغیرہ انکے اصحاب کے طرے جاننے والے تھے اور اسکے اور اسکے ناندے روایت اور
 فتویٰ کا علم قائم ہو ایں جبکہ امر شریعت کا اونکے حوالے کیا گیا تو ادھون نے حدیثیں روایت کیں
 اور فتویٰ دیے اور لوگوں کو فائدہ پہونچا کے اور ٹھیک ٹھیک بیان کیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و
 سلم کا یہ قول اور میں پر بنطبق ہوا کہ غفر لی لوگ طالب علم میں اینی شتر و نادر جابرون اسکے
 یکس سیکو مدینے کے عالم سے بڑھکر نیا پیشے بنبارو سکی کہ کہا ہوا ابن عیینہ اور عبد الرزاق نے
 اور اسمین انہیں دونوں کی گواہی کافی ہے ایں اسکے اصحاب نے اونکی روایتوں اور اونکو
 فخر انکو جمع کیا اور اسکے تلخیص اور تحریر اور شرح اور تخریج کی اور اسکے اصول اور دلائل میں
 کلام کیے اور مغرب اور اطراف زمین تفرق ہو سکے تیس اللہ تعالیٰ نے اینی بہت مخلوق

۱۰۰

وان شئت ان تعرف حقیقتہ ما قلنا من اصل مذہبہ فانظر فی کتابنا
تجدد و کما ذکرناہ و کان ابو حنیفہ الزہری من مذہب ابراہیم و اقرانہ لا یجوز ان الاماثل
و کان عظیم الشان فی التخریج علی مذہبہ د قیق النظر فی وجوہ التخریجات مقبلا
علی الفروع اتم اقبال و لان شئت ان تعلم حقیقتہ ما قلنا فخص احوال ابراہیم من
کتا بکاتار حیدر و جامعہ عبد الرزاق و مصنف ابی بکر بن شیبہ ثم قاسم
ہذا مذہبہ کما یفارق تلك المجتہد الا فی مواضع و قد فی تلك الیسیر
ایضا کما یخرج عما ذہب الیہ فقہا کو فہ و کان اشہر اصحابہ ذکر ابو یوسف
توفی قضاء القضاة ایام ہارون الرشید فکان نسیبا بظہر مذہبہ القضاء
بہ فی اقطار العراق و خراسان و ماورد للیث فکان اصحابہ قاضیا الزہری
درسا محمد بن الحسن فکان من خبرہ انہ تفقد علی ابی حنیفہ و ان یوسف
تو کتابہ و طامین نظر کر و پس دیا ہی پاؤں کے جیسا میں نے ذکر کیا اور ابو حنیفہ ابراہیم
اور اوس کے اقران کے مذہب کے ساتھ ایسے ملازم تھے کہ اوس کے پیشی تجاوز کر کے تھے الاماثل
اور اوس کے مذہب پر تخریج کر نہیں پڑی تھا انسان اور وجوہ التخریجات میں جو دقیق النظر
اور فروع پر پڑی توجیہ کرنے والے تھے اور اگر چاہو کہ جو میں نے کہا ہے اسکی حقیقت کو جان
تو احوال ابراہیم کو کتاب انارام محمد رحمہ اور جامع عبد الرزاق اور مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ
سے تلخیص کر لو پھر خفی مذہب سے اوسکو موازنہ کر کے دیکھو تو تم ہی پاؤں کے کہ ایام
اوس بعض میں ہی اوس سے نہیں خارج ہیں جسکی طرف فقہاء کو فہ کے ہیں اور اوس کے
مشہور اصحاب میں سے ابو یوسف رحمہن جو ہارون الرشید کے زمانہ میں قاضی ہوئے
جس خفی مذہب کے مشہور ہوئے اور تمامی اطراف عراق اور خراسان اور ماوراء النہر میں اسکے پیرو
جائز کا یہ ایک بہت سی بڑا سبب ہوا اور محمد بن حسن تصنیف کرنے میں بہت اچھے اور درس
کے پر سے ملازم تھے اور یہ خبر مشہور ہے کہ انہوں نے پہلے ابو حنیفہ اور ابو یوسف فقہ حاصل کی تھی پ

ابو حنیفہ
ابو یوسف
ابو حنیفہ
ابو یوسف

ثم خرجوا الى المدينة فزاروا الموطأ على ما كانت اخرجهم الى نفسه فخلقوا مذهباً صحابياً
 على الموطأ مسئله مسئله فان وافقوا فبأولادهم فبأولادهم فبأولادهم فبأولادهم
 والتابعين ذاهبين الى مذهب اصحابه فكذلك وان وجد قيساً شافعي
 او تشريفاً لينا فبأولادهم فبأولادهم فبأولادهم فبأولادهم فبأولادهم
 الى مذهب من مذاهب السلف ما يراه ارجح ما هناك وهذا لا يركن على
 حجة ابراهيم ما امكن لولم كان ابو حنيفة رحمه الله يفعل ذلك وانما كان
 اختلافهم فاحد شيعتين اما ان يكون لشيعتهما تخيير على مذهب ابراهيم فبأولادهم فبأولادهم
 هناك لا يركن على نظر انه اقوال مختلفة في الكفان في ترجمه بعضها على بعض فتنف
 صحيح رحمه الله وجمعه راي هؤلاء الثلاثة ونفع كثير من الناس فتوجروا
 ابو حنيفة رحمه الله الى تلك التصانيف فلهذا وتقريرا وتقريرا وتقريرا
 ترجمه اور اسکے بعد مدینہ جا کر امام مالک سے موطا پر عمل پیر و ان سے لوگوں کو خود ترجمہ پوچھ کر
 اپنے اصحاب کے مذہب کی ہر ہر سکہ کو موطا پر ثابت کیا پس اگر اس کے موافق پایا تو اس کو
 بہتر سمجھا اور اگر نہیں تو صحابہ اور تابعین کی کسی جماعت کے اگر کوئی ایسی روایت کی ہو
 جو اس کے اصحاب کے مذہب کی طرف جاتی ہو تو اس کو بھی بہتر سمجھا اور اگر کسی ضعیف قیاس یا
 ایسی نرم تخریج کو پایا جو ایسی حدیث صحیح کی جیسے بہت سے فقہاء نے عمل کیا ہو مخالف ہو اور عمل
 اکثر علما کا بھی اس کے خلاف ہے تو اس کو سلف کے مذہبوں میں سے کسی مذہب کی طرف
 جس کو وہ ان مخرج تھے چوڑ دیا اور یہ دونوں جہات تک ممکن ہو سکا برابر ابراہیم کی روایت
 پر تھے جیسا کہ ابو حنیفہ اور اس کو کرتے تھے اور سوائے اسکے نہیں ہو کہ اختلاف انکا ان دونوں
 میں سے ایک میں تھا یا تو یہ کہ انکی شیخ کی کوئی تخریج ابراہیم کے مذہب پر ہوتی تھی تو
 او میں یہ دونوں نزاجت کرتے تھے یا ابراہیم اور ان کے مانند لوگوں کے اقوال او میں
 مختلف ہوتے تھے تو یہ دونوں بعض کو بعض پر ترجیح دینے میں خلاف کرتے تھے کیس
 امام محمد نے تصنیف کی اور ان تینوں کی رائے کو جمع کیا اور بہت لوگوں کو نفع پہنچایا
 پس اصحاب ابو حنیفہ رحمہم ان تصانیف کی تلخیص اور تقریب اور تخریج اور تالیف اور تالیف

ثم تفرقوا الى خراسان وما وراء النهر فسمي ذلك مذهب ابى حنيفة رحمه الله
 عليه واما عند مذهب ابى حنيفة رحمه الله مذهب ابى يوسف وعلمه واسمهم اسماء
 محمد بن مطلقان وعلمهم اسماء يسيرة قليلة في الاصول والفروع والفقهاء في هذا
 الاصل ولست بدین مذاہبہم جمیعاً فی البسوط والحکام الکبیر ونشاء الشافعی رحمہ اللہ
 علیہ واول ظهورہ اربعین ورتیب اصولہا وفروعہا فتنظر فی صنیعہ الاوائل
 فوجد فیہ اموراً کثرت عنانہ عن الجریان فی طریقہم وقد ذکرہا فی اوائل کتاب
 اہم منها انه وجدہم یاخذون بالمرسل والمنقطع فیدخل فیہما الخلل فانه اذا جازم
 طریق الحدیث یظہر انہ کم من مرسل لا اصل لہ وکم من مرسل یتخالف منہ
 فقرہان لا یاخذ بالمرسل الا عند وجود شرط وہی مذکورۃ فی کتب الاصول
 ثم جہم اور یہ سب خراسان اور ماوراء النہر میں تمام ہیں اور اسکا نام حنفی
 مذہب رکھا گیا اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ابی یوسف رحمہ اللہ کے ساتھ ایک ہی
 مذہب شمار کیا گیا باوجودیکہ یہ دونوں مجتہد مطلق ہیں اور ان دونوں کے اصول و
 فروع میں مخالفت بہت ہے کم ہے اسلئے کہ اصل میں انکی موافقت ہی اور اسلئے
 کہ ان دونوں نے اپنے مذاہب کو بسوط اور جامع کہیں ہیں بدون کیا ہو اور اور
 ان دونوں مذہبوں کے اوائل ظہور اور انکے اصول اور فروع کی ترتیب ہی کے
 زمانے میں امام شافعی ظاہر ہوئے پس انہوں نے پہلوں کے افعال میں نظر کیا
 تو اوسمیں انہوں نے چند امور ایسے پائے جس سے انکی بابا اور ان لوگوں کے طریقوں
 میں جاری ہونے سے رک گئی اور ان سب امور کو امام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے
 اوائل کتاب اہم میں ذکر کیا ہے۔ اوسمیں کے یہ ہیں کہ وہ لو مرسل اور منقطع
 کے ساتھ اخذ کرتے ہیں پس اوسمیں خلل داخل ہوتا ہو کیونکہ جب تمامی طریقہ درست
 کے جمع کیے جاتے ہیں تو ظاہر ہوتا ہو کہ بہت سے مرسل ایسے ہیں کہ جنکی کچھ اصل نہیں
 اور بہت سے مرسل ایسے ہیں جو سند کے خلاف ہیں پس یہ امر ثابت ہوا کہ مرسل سے
 نہ استدلال کیا ہو مگر بوقت موجود ہونے اور شرطوں کے جو اصول میں مذکور ہیں

یہ سب خراسان اور ماوراء النہر میں تمام ہیں اور اسکا نام حنفی
 مذہب رکھا گیا اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ابی یوسف رحمہ اللہ کے ساتھ ایک ہی
 مذہب شمار کیا گیا باوجودیکہ یہ دونوں مجتہد مطلق ہیں اور ان دونوں کے اصول و
 فروع میں مخالفت بہت ہے کم ہے اسلئے کہ اصل میں انکی موافقت ہی اور اسلئے
 کہ ان دونوں نے اپنے مذاہب کو بسوط اور جامع کہیں ہیں بدون کیا ہو اور اور
 ان دونوں مذہبوں کے اوائل ظہور اور انکے اصول اور فروع کی ترتیب ہی کے
 زمانے میں امام شافعی ظاہر ہوئے پس انہوں نے پہلوں کے افعال میں نظر کیا
 تو اوسمیں انہوں نے چند امور ایسے پائے جس سے انکی بابا اور ان لوگوں کے طریقوں
 میں جاری ہونے سے رک گئی اور ان سب امور کو امام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے
 اوائل کتاب اہم میں ذکر کیا ہے۔ اوسمیں کے یہ ہیں کہ وہ لو مرسل اور منقطع
 کے ساتھ اخذ کرتے ہیں پس اوسمیں خلل داخل ہوتا ہو کیونکہ جب تمامی طریقہ درست
 کے جمع کیے جاتے ہیں تو ظاہر ہوتا ہو کہ بہت سے مرسل ایسے ہیں کہ جنکی کچھ اصل نہیں
 اور بہت سے مرسل ایسے ہیں جو سند کے خلاف ہیں پس یہ امر ثابت ہوا کہ مرسل سے
 نہ استدلال کیا ہو مگر بوقت موجود ہونے اور شرطوں کے جو اصول میں مذکور ہیں

و منها انه لم يكن في قوائمهم من المجلدات مضبوطة عندهم فيطرق بذلك الخلل
 في تصحيحهم فوضع لنا اصولا ودوناق كتاب هذا دل تدوين كان في اصول
 الفقه مثاله ما بلغنا انه دخل على محمد بن الحسن وهو يطعن على المدينة في قضائهم
 بانماض واحد مع البعدين ويقول هو هذا زيادة على كتاب الله تعالى الشافعي
 اثبت عندك انه لا يجوز الزيادة على كتاب الله بخير الواحد قال نعم قال فلم قلت
 ان الوصية للوارث لا يجوز له قوله صلى الله عليه وسلم الا كوصية لو ارث وقد
 قال الله تعالى كُتِبَ عَلَيْكُمُ اِذَا احْصَا أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ الْكَلِمَةَ واورد عليه شيئا
 من هذا القليل فانقطع كلام محمد بن الحسن ومنها ان بعض الاثبات الصحيحة
 لم يبلغ علمه التابعين من وسد البيهقي الفتوى فاجتهد ما بارأيه واتبعوا
 القوم ما استأخذوا من معنى من الصحابة فافترسوا حسب ذلك
 ترجمه اور بعض اوسمیں سے یہ ہر کہ اس کے نزدیک مختلفات کی جمع کے قاعدہ میں مضبوط نہ تھے
 اس سبب اس کے مجتہدات میں خلل عارض ہوا کرتا تھا پس اس کے لیے امام شافعی رحمہ فرمایا
 وضع کیا اور اس کو ایک کتاب میں تدوین فرمایا اور یہ اصول فقہ میں پہلے تدوین ہی تھی
 مثال اس کی وہ ہر جس کی خبر مجھ کو یوں پہنچی ہر کہ امام شافعی رحمہ امام محمد بن حسن کے پاس تھا
 ایسے وقت میں جا پڑے کہ وہ مریضے والوں پر اس بات میں طعن کر رہے تھے کہ وہ لو
 ایک ہی گواہ سے قسم کر لیا کہ فیصلہ کر دیا کرتے ہیں اور کہ رستہ تھو کہ یہ زیادتی ہر کتاب
 میں کہا شافعی رحمہ اللہ علیہ نے کیا تمہارے نزدیک ثابت ہوا کہ کتاب اللہ سے زیادتی خبر
 کے ساتھ جائز نہیں ہر کہ انان تب کہا شافعی نے نہیں کیوں کہتے ہو تم کہ وارث کے لیے
 وصیت جائز نہیں ہر دلیل قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے (خبردار ہو جاؤ ای لوگو کہ وارث
 کر لیے وصیت نہیں) مالا لکہ فرمایا ہر اللہ تعالیٰ نے جب حاضر ہو تم میں سے کسی کو موت آخرت
 ملک اور وارث کے اوپر اسی قبیل کے بہت اعتراضات پس منقطع ہو گیا کلام محمد بن حسن کا اور
 اور وہیں سے یہ ہر کہ بعض احادیث صحیحہ یوں علماء تابعین کو جو فترہ دیا کرتے تھے نہ پہنچیں
 ایسے ادھون نے اپنی اس سے اجتہاد کیا اور عروا کی پیروی اور جو عصبیہ گذر کر تھی

اور ان کے بعد اس کے مطابق اس کے تراویح کے

تھیں بعد ذلک فی الطبقة الثالثة فلم یجاء بها قطا منهم انما خالف عمل
 اهل مدینہم وستمہم التي لا اختلاف لهم فيها وذلک قاضی فی الحدیث
 وعلیہ مسقطہ لہ او لم یظهر فی الطبقة الثالثة وانما اظهر بعد ذلک عندہما من
 اهل الحدیث فی جمیع طرق الحدیث ورحلوا الی قطار کلاس من وجہ ثواب عن حملہ
 العلم فکثیر من کلا حدیث کایر وید من الصحابة کالرجل اور جلان وکایر وید عنہ
 او عنہما کالرجل اور جلان وہم جرائقی علی اہل ہذا وظهر فی عصر الحنفیہ
 الجامعین بطرق الحدیث وکثیر من کلا حدیث رواہ اہل ہذا مثلاً وسانثر
 الاقطار فی غفلتہ منہ فین المشافعی ان العلماء من الصحابة والتابعین لم یزل شافع
 انہم یطلبون الحدیث فی ہذا فاذالم یجدوا عسکوا بنوع آخر من الاستدلال
 ثم اذا ظہر علیہم الحدیث بعد رجوعہم من اجہادہم الی الحدیث

ترجمہ اسکے بعد تیسرے طبقے میں وہ حدیثیں ظاہر ہوئیں تو او نہروں نے یہ خیال کر کے کہ یہ
 اس کے اہل مذہب اور اس کے اولی طریقوں کے یہاں دیکھو کچھ اختلاف نہیں ہے خلاف ہوا وین
 عمل نکلیا اور یہ حقیقت حدیث میں قاضی اور اس کے لیے علت مسقط تھی یا کہ اسے طبقے میں بھی
 وہ حدیثیں نہ ظاہر ہوئیں مگر ان کے بعد جب اہل حدیث نے اس کے سب طریقوں میں بغور نظر کیا تو
 اس کی تحقیقات کے لیے تمامی اطراف زمین میں چلے اور علما و اولیاء سب مباحثہ کیے تو بہت سی حدیثیں
 ظاہر ہوئیں جنکو صحابیہ میں سے فقط ایک یاد و شخص نے روایت کیا تھا اور علی ہذا القیاس
 اونے بھی ایک ہی یاد دوسرے روایت کی تھی اور علی ہذا القیاس اونے بھی ایسی ہی مرضی
 اور انکو بعد بھی یوں ہی منقول ہوتی چلی آئی تھی پس اہل فقہ پر وہ حدیثیں چھپی رہیں اور
 اولی حافظوں کے زمانے میں کہ حدیث کے تمامی طرق کی جمع کرنیوالے تھو ظاہر ہو گئے کہ
 بہت سی ایسی حدیثیں ہیں کہ مثلاً اہل ہذا نے انکو روایت کیا ہوا اور تمامی ملک لوگ
 اوس سے غافل ہیں پس بیان کیا شافعی رحمہ اللہ نے کہ علما و صحابہ اور تابعین کے برابر یہ شان
 تھی کہ ہمیشہ وہ لوگ ہر مسئلہ میں حدیث طلب کیا کرتے تھے اور جب حدیث نہ پاتے تھو تو ان کے
 شرح کی استدلال سے تمسک کرتے تھو مگر ہر جب اسکے بعد ان پر حدیث ظاہر ہوتی تھی تو اپنی اجتہاد سے

و منہ ان احوال الصحابة جمعت فی خصال الشافعی شکرت و التفت و تشعبت
 درای کثیر منہ ما یخالف الحدیث الصیح حیث لم یصلح مدوی السلف لم یزالوا
 فی مثل ذلک الی الحدیث فترك التمسک باقوالہم لکم بتفقوا و قال ہم رجال و نحن
 رجال و منہ انہ لای قوام من الفقہاء یخلفون الرای الذی لم یسوغہ الشریع
 بالقیاس الذی اثبتہ فلا یمیزون و احدا منہما من الآخر و یسمونہ تارة بکلمۃ
 و لہنی بالراۃ ان ینصب منہم جرح او مصلحة علیہ حکمہ و انما القیاس ان ینحصر
 العلة من الحكم المنصوص و یدار علیہ الحكم فایطل هذا النوع اتم ابطال و قال
 من استحسن فانه اراد ان یکون سادھا حکما بالحصن فی شرح مختص
 اہم۔ ہل مشکا، شد الیتم لہ رخصی فاقاموا منہم الرشد و هو بلوغ خمس و عشرين سنة
 منہما قالوا الذابلہ الیتم هذا الامر لیس الیہ مالہ قالوا هذا السخسان و القیاس ان لا یسألہ
 تہم جرح اور انہین امرون میں سے یہ ہو کہ جب امام شافعی کے زمانہ میں اقوال صحابہ جمع کی گئی
 تو بہت اور مختلف اور شاخ شاخ پائے گئے اور انہوں نے بہتوں کو ایسا معلوم کیا کہ یہ حدیث
 صحیح و ظاہر ہیں اس حیثیت سے کہ اول کو حدیثیں نہیں پہنچیں اور سلف کے حالات اول کو
 ایسے معلوم ہوئے کہ ایسی حالتوں میں وہ لوگ برابر حدیث کی طرف رجوع کرتے رہیں ان
 لوگوں کو ان اقوال کے ساتھ کہ جو متفق نہ تھے اور نہ ہو تھے شک کرنا چھوڑ دیا اور کہا اس بارہ میں
 وہ بھی مردہ ہیں اور ہم بھی مردہ ہیں اور انہیں امرون میں سے یہ ہو کہ انہوں نے فقہاء و ایک ایسی
 قوم کو پایا جس کو اس راۃ کو جس کو شریعت نے نہ جائز رکھا تھا اس قیاس کے ساتھ جس کو انہوں
 نے ثابت کیا تھا ایسے طور پر ملا دیا کہ ایک دوسرے سے تمیز نہیں ہو سکتی تھی اور اس کا نام وہ لوگ
 سخسان رکھا کرتے تھے اور مرد و لیتا ہوں میں سے اس سے یہ کہ قائم ہو منہ کسی حج کا یا صلحت علت
 کسی حکم کے اور قیاس یہ کہ خارج ہو علت حکم مخصوص ہے اور دائرہ ہوا دس پر حکم یہ امام شافعی نے
 اس کو خوب اچھی طرح سے باطل کیا اور کہا کہ جسے سخسان قائم کیا اس نے شریع ہو نہ کیا ارادہ کیا
 حکایت کیا اس کو غصہ سے شرح مختصر الاصول میں مثال اس کے عاقل ہونا یتیم کا کہ ایک شخص
 پس پندرہ برس کی ہو کر لوگوں نے اس کی جگہ قائم کیا اور کہا کہ جب یتیم اس عمر کو پہنچ جاوے

امام شافعی نے اس راۃ کو قیاس کہ تہم جرح اور انہیں امرون میں سے یہ ہو کہ جب امام شافعی کے زمانہ میں اقوال صحابہ جمع کی گئی تو بہت اور مختلف اور شاخ شاخ پائے گئے اور انہوں نے بہتوں کو ایسا معلوم کیا کہ یہ حدیث صحیح و ظاہر ہیں اس حیثیت سے کہ اول کو حدیثیں نہیں پہنچیں اور سلف کے حالات اول کو ایسے معلوم ہوئے کہ ایسی حالتوں میں وہ لوگ برابر حدیث کی طرف رجوع کرتے رہیں ان لوگوں کو ان اقوال کے ساتھ کہ جو متفق نہ تھے اور نہ ہو تھے شک کرنا چھوڑ دیا اور کہا اس بارہ میں وہ بھی مردہ ہیں اور ہم بھی مردہ ہیں اور انہیں امرون میں سے یہ ہو کہ انہوں نے فقہاء و ایک ایسی قوم کو پایا جس کو اس راۃ کو جس کو شریعت نے نہ جائز رکھا تھا اس قیاس کے ساتھ جس کو انہوں نے ثابت کیا تھا ایسے طور پر ملا دیا کہ ایک دوسرے سے تمیز نہیں ہو سکتی تھی اور اس کا نام وہ لوگ سخسان رکھا کرتے تھے اور مرد و لیتا ہوں میں سے اس سے یہ کہ قائم ہو منہ کسی حج کا یا صلحت علت کسی حکم کے اور قیاس یہ کہ خارج ہو علت حکم مخصوص ہے اور دائرہ ہوا دس پر حکم یہ امام شافعی نے اس کو خوب اچھی طرح سے باطل کیا اور کہا کہ جسے سخسان قائم کیا اس نے شریع ہو نہ کیا ارادہ کیا حکایت کیا اس کو غصہ سے شرح مختصر الاصول میں مثال اس کے عاقل ہونا یتیم کا کہ ایک شخص پس پندرہ برس کی ہو کر لوگوں نے اس کی جگہ قائم کیا اور کہا کہ جب یتیم اس عمر کو پہنچ جاوے

امام شافعی نے اس راۃ کو قیاس کہ تہم جرح اور انہیں امرون میں سے یہ ہو کہ جب امام شافعی کے زمانہ میں اقوال صحابہ جمع کی گئی تو بہت اور مختلف اور شاخ شاخ پائے گئے اور انہوں نے بہتوں کو ایسا معلوم کیا کہ یہ حدیث صحیح و ظاہر ہیں اس حیثیت سے کہ اول کو حدیثیں نہیں پہنچیں اور سلف کے حالات اول کو ایسے معلوم ہوئے کہ ایسی حالتوں میں وہ لوگ برابر حدیث کی طرف رجوع کرتے رہیں ان لوگوں کو ان اقوال کے ساتھ کہ جو متفق نہ تھے اور نہ ہو تھے شک کرنا چھوڑ دیا اور کہا اس بارہ میں وہ بھی مردہ ہیں اور ہم بھی مردہ ہیں اور انہیں امرون میں سے یہ ہو کہ انہوں نے فقہاء و ایک ایسی قوم کو پایا جس کو اس راۃ کو جس کو شریعت نے نہ جائز رکھا تھا اس قیاس کے ساتھ جس کو انہوں نے ثابت کیا تھا ایسے طور پر ملا دیا کہ ایک دوسرے سے تمیز نہیں ہو سکتی تھی اور اس کا نام وہ لوگ سخسان رکھا کرتے تھے اور مرد و لیتا ہوں میں سے اس سے یہ کہ قائم ہو منہ کسی حج کا یا صلحت علت کسی حکم کے اور قیاس یہ کہ خارج ہو علت حکم مخصوص ہے اور دائرہ ہوا دس پر حکم یہ امام شافعی نے اس کو خوب اچھی طرح سے باطل کیا اور کہا کہ جسے سخسان قائم کیا اس نے شریع ہو نہ کیا ارادہ کیا حکایت کیا اس کو غصہ سے شرح مختصر الاصول میں مثال اس کے عاقل ہونا یتیم کا کہ ایک شخص پس پندرہ برس کی ہو کر لوگوں نے اس کی جگہ قائم کیا اور کہا کہ جب یتیم اس عمر کو پہنچ جاوے

والمجمل فی طهارای فی حنیف الا وائل مثل اصل الا وائل من الفقر من الراس
 فان شئ الاصول وخرق الفروع وصنف الكتب فليجاءوا فادوا وستم عليه الفقهاء
 وتصرفه الضحالا وشرحها واستكملها لا وتصرفها ثم تفرقوا في البلدان فكان هذا
 مذهبا للشافعي ومنه الله تعالى والله اعلم باب اسباب اختلاف بين اهل
 الحديث واصحاب الراي آتلم ان كان بين العلماء في عصر سعيد بن المسيب ازرهري
 و ابراهيم وفي عصر مالك وسفيان وبعد ذلك قوم يكرهون الخوض بالراوي يابون
 الفضا وكاستنباط الا لضرورة لا يحدون منها بدار كان اكبرهم روايه عن
 رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل عبد الله بن مسعود ومن شئ فقال ان
 لا كره ان اهل لك شئنا اخر صر الله عليك ادا حرم ما احله الله لك وقال معاوية
 يا ايها الناس كنوا على ابايكم لا تفرقوا فليعلم ان يكون فيهم من اهل
 لرحمة اهل اصل انام شافعي رجع فوجب يملكون كوعلمدرا رعين اليسر امور فيكم لوفقه كوسر
 اقتديا اورصول قائم كيه اورفروع جيا شئ اوركتا بين بقميف كين اورخوب شريك
 كام كيا اورخلق الله كوفائده پورنجايا اورفقها كين ان امور بين اتفاق اوراجتماع كيا اوربطور
 اختصار وشرح و استدلال و تخرج كيا اوهورن آهين بصر كيا اورپروه تمام ملكون بين تفرق
 يوكي اوربي سب انام شافعي رح كاندسب هو كيا والله اعلم باب اسباب اختلاف
 درميان اهل حديث واصحاب راك جان كوك سعيد بن سيب اورزهرى اورابراهيم اورامام
 مالك اورسفيان كوزاينمين اوراونكر كيدسبي علمائون بين سوا كاي بي جماعت كراوك كوك جورا
 بين خوض كرنيكو كروه جيا شئ اوربخر فوري اورنهایت زابدي كرام وحوالت كفقوا اورشباط
 بين بربت هي خوف كرتي شو اوربصري همت اورنكي رسول الله صلى الله عليه وسلم كحديثون كيا
 روايت كرنين بنزول هو جيا نجه عبد الله بن مسعود كاي شئ سويجه كرتو اورهورن كيا
 كمين اسكو همت هي كروه جيا شهورن كرحلال كردن تمهاري كيا اوس خيز كوك الله كتمير اوسكو
 حرام كيا هو يا حرام كردن اوسكو كوك الله كني اوسكو تمهاس سويجه حلال كيا هو اور كيا معاوية بن جبر
 كني كراو كوك اكر او كرتي كس يلهي اوسكو همت اوارو كني كني مسلمانون بين برابر كيه كراو

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

وقال لشعبي ما حدثك هؤلاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فخذ به وما قالوه
 يروا بهم فانقص في الحديث اخرج هذه الآثار عن اخرها الدارمي فوقع شيوخ
 تدوين الحديث ولا ترفي بل ان الاصول وكثيرة الكتب والنسب حتى
 قل من يكون اهل الرواية الا كان له تدوين الحديث او حقيقته او لشخصه
 من حاجتهم بموقع عظيم فطاف من ادرك من عظمائهم فخذ الزمان بلاذ
 الحجاز والشام والعراق والمصر واليمن والحراسان وجميع الكتب وتبعوا النسب واخذوا
 في التخصيص من غريب الحديث ونواحر الاثر فاجتمع باهتمام اولئك من الحديث
 والاثر ما لم يمتنع لاحد قبلهم وتيسر لهم ما لم تيسر لاحد قبلهم وخلص اليهم
 من طرق الاحاديث شيء كثير حتى كان لكثير من الاحاديث عندهم فانه تطابق
 فافرقها فكشف بعض الطرق ما استتر في بعضها بالآخر وعرفوا اصل كل حديث من الغريب ولا استغنى
 فوجدت اور كما شعبي سئله ان لوگ جو تکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر رہے
 او سکولے لاء اور جو اپنی رائے سے کہیں او سکولے ضرور میں ڈال دیکھا لا ان سب کتار
 کو دارمی سے پس واقع ہوا شیوخ تدوین حدیث اور اثر کا اسلام کے شہرون امین اور کتب
 صحیفوں کی اور نسخ کی انکار ہائیک کہ ایسے اہل روایت بہت ہی کم تھے جنکے پاس تدوین حدیث
 یا کوئی صحیفہ یا نسخہ اونکی حاجتوں سے جو واقع غلیظ میں واقع ہوئی تھی نہوں پس پھر سے اوس
 زمانہ کے علما حجاز اور شام اور عراق اور مصر اور یمن اور خراسان کے شہرون امین اور بڑے
 بڑے علماؤن سے ملاقات کی اور اوسنے علوم حاصل کر کے کتابیں جمع کیں اور نسخ کی ترقی
 کی اور احادیث غریب اور آثار نادرہ کے تفحص و تلاش میں خوب ہی باریک بینی کی پس انکے
 اتمام سے وہ حدیثیں و آثار جمع ہو گئے کہ جو انکے پہلے وہ نہیں سہے کیکے پاس نہ تھے حتیٰ اور ان
 لیے وہ آسانیاں ہو گئیں کہ جو انکے پہلے کیونہ حاصل تھیں اور طرق احادیث سے انکے پاس
 چیزیں پہونچ گئیں بھائیک کہ انکے پاس بہت سی حدیثوں کی سوسو یا اس سے بھی زیادہ طریقے
 سے ہیں اس طریقے سے احادیث کے بعض طرق جو بعض روایتوں میں پوشیدہ تھے
 سب کھل گئے اور ان لوگوں نے حدیث کی غریب و شہرت وغیرہ تمام محل کو پہچان لیا

و امکنہ النظر فی متابعات و الشواہد فظہر علیہم احادیث صحیحہ کثیرہ لم تظہر علی اہل
 الفتوی من قبل قبل الشافعی لا حد انتم اعلم بالاخبار الصحیحہ منا فاذا کان خبر صحیح
 فاعلمون حتی اذہب الیہ کو فیما کان اوجہ یا او شامیاً حکاہ ابن الہمام و ذلک
 لانہ کہ من حدیث صحیح لا یروہ الا اہل بلد خاصہ کا فراہ الشامیین
 والعراقیین و اہل بیت خاصہ کمنسخۃ بریدہ عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ و
 نسخۃ عمر بن شعیب عن امیہ عن جدہ او کان الصحابی مقلداً لما لا ینحیل عنہ
 الا شذیتہ قلیلون فمثل ہذا الحدیث یغفل عنہا عامۃ اہل الفتوی اجتمع
 عنہم اذا تفقہاء کل بلد من اصحابہ و التابعین کان الرجل فیما قبلہم لا یتکلم الا من
 جمع حدیث بلدہ و اصحابہ و کان من قبلہم یعتقدون فی معرفۃ اسماء الرجال و مراتب
 عدالتہم علی ما یتخلص الیہم من مشاہدۃ الحال و تتبع القرآن
 ترجمہ اور اس سبب سے متابعت اور شواہد پر نظر کرنے میں وہ قادر ہو گئے اور انہیں بہت سے
 ایسی حدیثیں ظاہر ہو گئیں کہ جو ان کے پہلے اہل فتویٰ پر نہ ظاہر ہوئی تھیں چنانچہ امام شافعی رحمہ
 امام احمد رحمہ سے کہا کہ اخبار صحیح کو تم ہلو گون سے زیادہ جانتے والے ہو لیکن جب کوئی خبر صحیح ہو تو اسکی
 خبر مجھے کر دو تاکہ میں اس پر بطون پاس ہے اور سکا راوی کوئی ہو یا یسری یا شامی حکایت کیا اسکو
 ابن الہمام نے اور اسکی یہ وجہ ہے کہ بہت سی صحیح حدیثیں ایسی ہیں کہ جسکو فقط ایک ہی
 شہر والوں نے روایت کیا ہے جیسے بہت سی حدیثوں کی روایت کرنے میں شام والے
 اور علی بن القیاس عراق والے فردین یا فقط ایک ہی خاندان کے لوگوں نے روایت کی
 ہے جیسے نسخہ بریدہ کہ وہ فقط ابی بردہ اور ابی موسیٰ سے مروی ہے اور نسخہ عمر بن شعیب کہ وہ
 ان کے باپ و دادا ہی سے منقول ہے یا یہ کہ صحابی غیر معروف و قلیل الحدیث تھا اس سے بہت ہی
 کم لوگوں نے روایت کی ہے لیکن عامہ اہل فتویٰ ایسی حدیثوں سے غافل رہے اور ان کے نزدیک خبر
 کے فقہا و صحابہ و تابعین کے آنا مجمع ہوئے اور پہلے کے لوگ نہ قادر تھے مگر فقط اپنے شہر یا ہجرت
 کی حدیثوں کے جمع کرنے میں اور ان کے پہلے کے لوگ اعتماد کرتے تھے معرفت اسماء الرجال اور
 مراتب عدالت میں جو ان کے پاس مشاہدہ حال اور تتبع قرآن سے پہونچے تھے

بخبر قلیل
 الحدیث
 ۱۱

ہام من هذه الطبقة في هذا الفن وجعلوه شيئاً مستقلاً بالتدوين
والبحث وناظر في الحكم بالضرورة وغيرها فانكشت عليهم هذا التدوين
والمنظرة ما كان خفياً من حال الاتصال والافتقار وكان سفیان وروکیج
امثالهما یجتهدون غاية الاجتهاد فلا یکنون من الحديث المرفوع المتصل
او من دون الف حديث كما ذکر ابو داؤد والبخاری فی رسالته الى مسکة
وكان اهل هذه الطبقة يروون اربعين الف حديث فما يقرب منه
بل خص عن البخاری رحمه الله تعالى انه اختصر صحیحه من مائة الف
حديث وعن ابی داؤد انه اختصر سننه من خمسمائة الف حديث وجعل
احمد مسنده مینراً یعرف به حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
فما وجد فيه ولو بطريق واحد من طرقه فله اصل والا فلا اصل له
تقریراً اور اس طبقے والوں نے اس فن میں خوب غور و فکر کیا اور اس میں بہترین
کے اسکو ایک مستقل سے قرار دیا اور حکم میں اس کے صحت وغیرہ کے ساتھ انہوں نے
مناظرہ کیا پس اس تدوین و مناظرہ میں جو جو امور حالات اتصال و افتقار سے
پوشیدہ تھے ان پر سب منکشف ہو گئی اور سفیان اور روکیج اور ان کے مانند لوگ اگرچہ
اس میں بڑی کوشش کرنے والے تھے مگر تو بھی ہزار سے کم ہی احادیث مرفوع متصل
کی روایت پر تیار تھے جیسا کہ ابو داؤد و بخاری نے اپنے اس رسالے میں جو کہ والوں
کی طرف لکھا ہو ذکر کیا ہے اور اس طبقے کے لوگوں نے چالیس ہزار کے قریب تک روایت
کیا ہے بلکہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے بطور صحیح منقول ہے کہ انہوں نے اپنے صحیح کو چھ لاکھ
حدیثوں سے اختصار کیا ہے اور ابی داؤد سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے سنن
کو پانچ لاکھ حدیث سے اختصار کیا ہے اور امام احمد نے اپنے مسند کو ایک مینران مقرر
کیا ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں پہچانی جاتی ہیں پس جو تدوین
ہے اگرچہ ایک ہی طریقہ سے پائی جائے تو یہ باتنا چاہیے کہ اس کے لیے کوئی اصل
سے اور نہیں تو یہ محض سلسلے اصل ہے۔

۴
نہیں اس میں
کے احادیث
عن الآثار
میں ہے
سنن میں

وکان رؤس هؤلاء عبد بن محمد بن الحسن و یحیی القطان و یزید بن هارون و
 عبد الرزاق و أبو بکر بن شیبہ و مسدد و أحمد بن حنبل و اسحق
 ابن راهویہ و الفضل بن وکیع و علی المدنی و اقراہم و هذه الطبقة هي الطراز الاول
 من طبقات المحدثين فرجع المحققون منهم بعد احكام فن الرواية و معرفة مراتب
 الاحاديث الى الفقر فلم يكن عندهم من الراي ان يجمع على تقليد رجل من مضمي
 مع ما يرون من الاحاديث و الاثار المناقضة لكل من ذهب من تلك المذاهب
 فاحذوا و يتبعون احاديث النبي صلى الله عليه وسلم و اثار الصحابة و التابعين
 و المجتهدين على قواعد احكامها في نقوسهم و انا ابينها لك في كلمات يسيرة كان
 عندهما انه اذا وجد في المسئلة قرآن ناطق فلا يجوز الحصول
 منه الى غيره و اذا كان القرآن مصحفا لا يوجد جوة فالسنة قاضية عليه
 في صحته ثم اوردوا اس قافله كعبد الله بن محمد بن الحسن ابي القطان و يزید بن
 هارون و عبد الرزاق و أبو بکر بن شیبہ و مسدد و احمد بن حنبل و اسحق
 بن راهویہ و الفضل بن وکیع و علی المدنی و اقراہم ان اس کے ہیں اور یہی طبقہ
 طبقات محدثین کا نقش اول ہے پس بعد مشہود کرنے فن روایت و مستند
 مراتب احادیث کے ان کے محققین فقہ کی طرف رجوع لائے تو بمقتضا سے
 و قیاس کے ان کے نزدیک یہ بات نہ تھی کہ ان لوگوں میں سے کہ گزری تھی کسی
 ایک شخص کی تقلید پر مجتمع ہو جائیں باوجودیکہ ان مذاہب میں سے ہر ایک مذہب
 کی احادیث اور اثار مسند و کتب روایت کرتے اور خوب سمجھتے اور جھٹکتے
 پس وہ لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں اور صحابہ اور تابعین کے اثار اور
 مجتہدین کے ان قواعد کے جسکو انھوں نے خود حکم کیا تھا پر دی کر سنے لگے
 اور اسکو میں تیرے سے پیچیدہ کلون ہیں بیان کر دیتا ہوں کہ انکا یہ داب تھا کہ جب وہ
 لوگ کسی مسئلہ میں قرآن ناطق پاسے تو اس سے اس کے غیر کی طرف نقل نہ کرتے تھے
 اور جب قرآن کو چند وجوہ سے فاضل پاسے تو سنت کو اس پر قاضی ٹھہراتے تھے

اس طبقات محدثین

فاذا لم يجدوا في كتاب الله احداً من سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم سوا ذلك
 مستفيضاً من ائمة الفقهاء او يكون مختصاً باهل بلد او اهل بيت او
 بطريق خاصة وسواء عمل به الصحابة والفقهاء او لم يعمل به ومتى كان في المسئلة
 حديث فلا يتبع فيها خلافة ائمة من الاثر ولا اجتراء احد من المجتهدين
 واذا افرغوا جملتهم في تتبع احاديث ولم يجدوا في المسئلة حديثاً ائمة اباؤهم
 جماعة من الصحابة والتابعين ولا يتقيدون يقوم حزون ولا يسلطون
 بلد كما كان يفعل من قبلهم فان اتفق جمهور الفقهاء على شيء فهو
 المتبع وان اختلفوا اخذوا بحديث اعلمهم علماً واورعهم ورعاً و
 اكثرهم اشتهار عليهم فان وجدوا شيئاً يتوهم فيه قولاً في مسئلة
 ذات قولين فان عجزوا عن ذلك ايضا فاضلوا في عمومات الكتاب
 السنة واما ائمة واقضوا امتهما وحملوا نظير المسئلة عليهم في الجواب
 ثم جعلت في كتب كتاب الله من نهجائے تھے تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اخذ کرتے
 تھے چاہے سنت مشہور اور فقہائین دایر ہو یا کسی شہر یا خاندان یا طریقہ خاصہ کے ساتھ مقتضی ہو اور چاہے
 صحابہ اور فقہائے ائمہ اس پر عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو اور جب کسی مسئلہ میں حدیث مشہور ہو اگر قوی تھی تو اس کے
 خلاف میں کسی آثار یا اجتہاد مجتہدین کے ساتھ پیروی نہ کرتے تھے اور جب وہ لوگ حدیث کی
 تلاش میں ان کو شش کر کے تھک جاتے تھے اور اس مسئلہ میں حدیث نہ پاتے تھے تو صحابہ و
 تابعین کے کسی ایک جماعت کے اقوال کے ساتھ اخذ کرتے تھے اور کسی قوم یا شہر کے تقید
 جیسا کہ ان کے پہلے کے لوگ نہ کرتے تھے یہ بھی نہ کرتے تھے پس اگر جمہور خلافاً اور فقہاء کسی شے پر
 متفق ہوتے تھے تو اس کو وہ لوگ امر متبع اور پیروی کے لائق سمجھتے تھے اور اگر مختلف ہوتے
 تو ان میں سے جو بڑا عالم اور پرہیزگار اور متقدمی و مشہور ہو اگر تاقوا کسی حدیث کو اخذ کرتے
 تھے اور اگر اس میں ایسی شے پاتے جہاں دونوں قول مساوی ہوتے تو اس کو دو قول والا
 مسئلہ نہ مانتے اور اگر اس سے بھی عاجز آجاتے تو عمومات کتاب و سنت اور اس کے امیسا و
 اقتضائیں مان لیتے اور جواب لطیف مسئلہ کو اس مسئلہ پر منسلک کرتے

واذا انما مقتداً مبین بأدبى الراى لا یعتمدون فی ذلك على قواعد من الاصول
ولكن على ما یصلح من الی القوم ویشیع به الصدور كما انه لیس میزان التواتر عند الرواة
ملا حاکمهم ولكن البشیر الذى یحقیقه فی قلوب الناس كما یفهمنا على ذلك فی بیان
حال القیابة وكانت هذه الاصول مستخرجة من صنیع الاول وایل وقرص حیاتهم
وتحق میمون بن مهران قال کان ابوبکر اذا ورد علیه الخضم نظر فی کتاب الله
فان وجد فیہ ما یقضى بینهم قضی به وان لم یکن فی الکتاب علم من رسول
صلی الله علیه وسلم فی ذلك الامر سنة قضی به فان اعیاه خرج
فقال المسلمین وقال انابى کذا وکذا ففعل علمهم ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قضی فی ذلك بقضاء فریما اجمعت علیه النفر کلهم یدکر من
رسول الله فیهم قضاء فیقول ابوبکر الحد لله الذى جعل فینا من یحفظ علینا
شیء من امرنا ورجب ظاهرین وه دولون متقارب ہوتے تو اسمین قواعد اصول کے مطابق وہ لوگ
نہ انتہا کر سکتے لیکن جواب دہ کی فہم میں آجاتا اور جس سے اونکا سینہ ٹھنڈا ہو جاتا اوس سیکو مستعد جانتے
جیسا کہ میزان تو اتر میں عدد رواۃ اور اونکا حال مستعد نہیں ہے بلکہ وہی یقین مستعد ہو جو
لوگوں کے دولون میں بوجہ مشاہدہ کسی امر کے جانشین ہو جائیگا کہ تاہی جیسا کہ تکوین سے اس پر
بیان حال صحابہ میں آگاہ کیا ہے اور یہ اصول پہلوان کی عمل درآمد اور انکی تصریحات سے مستخرج تھا
چنانچہ میمون بن مهران سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو فی ان خصوصیت کا پیش آتا تو وہ
کتاب الشارین نظر کرتے ہیں اگر اوس میں دو اس امر کو پاس ہے جس سے تنہا ہمیں اس کے درمیان
فیصلہ ہو جاتا تو اوس سے فیصلہ کر دیتے اور اگر کتاب الشارین ایسا نہ ہوتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس بارہ میں کوئی طریقہ مسنونہ جانتے ہوتے تو اوس سے حکم کر دیتے اور اگر ان دولون سے حکم
تو جمع ہام میں نکلتے اور مسلمانوں کے پوچھتے اور یہ کہتے کہ میرے پاس ایسا ایسا اور خصوصیت ایسا ہے یا ایسا
جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی فیصلہ کیا ہے اور کوئی امر فرمایا ہے یا نہیں اکثر اوقات تمام لوگ اون پر
مجتہد ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت ہوا ہوتا کر سکتے تب وہ یہ سب دیکھ کر فرماتے شکریہ
خدا کا جس نے ہم میں ایسے لوگوں کو جو دیکھا جنہوں نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و احکام کو یاد رکھا

یہ لوگ
یقین کامل
ہو جاتا
ہو جاتا

فان اتبعنا ما لا يجل فيه سنة من رسول الله صلى الله عليه وسلم جميع رؤس
 الناس وسياهم فاستشارهم فاذا اجتمعوا فاعلموا على امر قضي بقرآن شريف ان
 عمر بن الخطاب كتب اليه ان جاءك شيء في كتاب الله فاقض به ولا يلتصق
 عنه الرمال فان جاءك ما ليس في كتاب الله فانظر سنة رسول الله صلى
 الله عليه وسلم فان جاءك ما ليس في كتاب الله ولم يكن فيه سنة رسول
 صلى الله عليه وسلم فانظر ما اجتمع عليه الناس فخذ به فان جاءك ما ليس
 في كتاب الله ولم يكن فيه سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يتكلم
 فيه احد قبلك فاختر اي الامرين شئت ان شئت ان تحتهد براءت ثم تقدم
 فتقدم وان شئت ان تتأخر فتأخر ولا اري الشاخر الا خيرا لا
 ثم جئت اورا اگر اس بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پانے سے بھی تھا کہ
 جاتے تو سرداروں اور اچھے لوگوں کو جمع کر کے مشورت کرتے اور جیسے اونکی رائے مجمع
 ہوتی اس کے مطابق حکم فرماتے اور شریعت سے منقول ہر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
 عنہ نے اونکو لایا پھر کیا اگر تمہارے پاس کوئی ایسی چیز آئے جو کتاب اللہ میں ہے تو مطابق
 اس کے فیصلہ کیا کرو اور دیکھو لوگ تمکو اس سے ڈگا نہیں اور اگر کوئی ایسی چیز آئے جو کتاب
 اللہ میں نہ تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں او سکو دیکھو اور مطابق اس کے فیصلہ
 کرو اور اگر کوئی ایسا امر تمہارے پاس آئے کہ جو نہ کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ
 میں نہ تو دیکھو کہ لوگ جیسے مجمع ہوں او سیکو اخذ کرو اور اگر کوئی ایسا امر آیا کہ نہ
 کتاب اللہ میں ہے اور نہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور نہ اس میں
 تیرے پہلے کسی نے کچھ کلام کیا ہے تو ان دونوں امور میں سے جسکو چاہے
 تو اختیار کر لیجئے اگر چاہے تو اپنی رائے سے اجتہاد کر پیسہ بڑھ اور بڑھ
 اگر چاہے تو مجھے بہر اور مجھے بہر مگر میں تیرے لیے پیچھے ہٹتا ہی بہتر دیکھتا
 ہوں ۔

ترجمہ
 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
 کے یہ الفاظ ہیں

وہن قتادہ قال حدثنا ابن سيرين رجل جليل يثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال
يحدثني فلان كذا وكذا قال ابن سيرين احذثني عن النبي صلى الله عليه وسلم وتقول
قال فلان كذا وكذا عن كذا وذاي قال كتب عمر بن عبد العزيز انه لا رأى احد من كتبة الله
واذا رأى الا قتادہ فقال فيہ کذاب لم تفتني فيه سنة تفت رسول الله صلى الله عليه
وسلم ولا رأى الا في سنة سني رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن كذا وذاي قال كان
ابراهيم يقول يقولون من لسانه قد شئت من جميع الزيات قلت يا ابن النضر اني
اذا مر عن يمينه فاحذبه وهن الشعبي جابله رجل يسأله عن شيء فقال كان ابن
مسعود يقول فيه كذا وكذا قال اخبرني انت بربك فقال لا تفتون من هذا اخبرته
عن ابن مسعود وبسألني عن رأي وديني اترعندي من ذلك والله كان اغنيه
يفتير احب الي من ان اخبرك برأي اخبر هذه الاثار كلها الدارحي
مؤخر او قتادہ سے منقول ہے کہ کہا کہ ابن سيرين نے ایک شخص سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث
بیان کی تو اس نے کہا کہ فلا نا ایسا ایسا کہتا ہے تب ابن سيرين نے کہا کہ میں تجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
ہے کہ چون اور تو کہتا ہے کہ فلا نا ایسا ایسا کہتا ہے اور ذرا سی سے منقول ہے کہ عمر ابن عبد العزیز نے کسی کو کہہ دیا
کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کسی راوی کو دخل نہیں اور انہوں نے راوی کا اوس پر اختیار نہ کیا کہ جس میں کتاب العزیز
میں ہوئی اور اوس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہیں گذری اور اوس طرحی میں کہ
رسول نے اس کو مقرر کیا ہے کسی راوی کا اوس میں اختیار نہیں ہے اور غرض سے منقول ہے کہ ابراہیم امام کی
میں بجانب سے کہڑے ہو نہ کہ کہتے تھے پس حدیث روایت کی نہ اور ان کو مع زیات سے کہ وہ روایت
نے تھے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دہنی جانیس کہہ کر کیا ابن ابراہیم نے اس کو قبول کیا
رسول سے منقول ہے کہ اس نے پاس ایک شخص آیا اور اس سے کہہ سوال کیا تو اس نے کہا کہ ابن خود
ایسا کہتے تھے تب اس نے کہا کہ تم اپنی غزیر اور اس سے مجھے خبر دو تب انہوں نے کہا کہ تم لو کہ
شخص سے تعبیر نہیں کرتے کہ میں اس کو اس سے خبر دیتا ہوں اور یہ میری رائے ہے پوچھا ہے اور میں
امیر سے نزدیک بہت ہی اختیار کرنے کے لالین ہوں اس سے قسم ہے خدا کی کہ بالکل ہی بے پردہ ہوں
غزیر کہ مجھ سے اس کو خبر دوں میں تجھ کو اپنی رائے سے لگالان سبب اتار کو داری ہے۔

کتابخانه
مکتبہ اسلامیہ
دہلی

وخرج المترصدی عن ابی السائب قال كنا عند وكيع فقال الرجل من ينظر في الرأى اشترى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقول ابو حنيفة صومثارة قال الرجل فانه قد روى عن ابراهيم
انتهى انه قال الاشعار مثله قال رايت وكيعا غصبا غصبا شديدا وقل قول لك
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول قال ابراهيم ما احقك بان تهجس ثم لا تهجس
حتى تنزع عن قولك وعن عبد الله بن عباس وعطاء وعجاء ومالك بن النضر
كانوا يقولون ما من احب الامة وما خوذ من كراهه ومروءة عليه الا رسول الله صلى الله عليه وسلم
وبالحمد فلما عهد الفقهاء هذه القواعد فلم يكن مسئلة من المسائل التي تكلم فيها من تعليم والتمسك
في زمانهم الا وجروا فيها حديثا مرفوعا متصلا ومرسالا او موقوفا صريح او حسنا او صالحا
للاعتبار او وجروا اثر من اثار الشيوخ اذ سائر الخلفاء وقضاة الامصار وفقهاء البلدان
او استباطا من مضمون او ايماء او اختصاء **اللهم العمل بالسنة على هذا الوجه**
توجه اور نکالائے ترمذی نے ابی السائب سے کہا کہ ہلوگ وکیع کے پاس تھے کہ ایک شخص نے اہل راہ
میں سے کہا کہ اشعار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ یہ مثله ہو اور کہا اوسنی
کہ بیشک مروی ہے ابراہیم بخاری سے کہ اوہوں نے بھی اشعار کو مثله کہا ہو کہا اوسنی نے کہ دیکھا میں نے وکیع کو کہ یہ
شکر بہت ہی غضبناک ہوئے اور کہا کہ میں تم کو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اور تم کو کہتا ہوں کہ ابراہیم نے کہا تو اسی لایق ہے کہ قیدین و الاجاوسے اور جب تک اپنے اس قول
سے باز آوے قید خانہ سے نہ نکالاجاوسے اور عبد اللہ بن عباس اور عطاء اور مجاہد اور مالک
ابن انس رضی اللہ عنہم کہتے تھے ایسا کوئی نہیں ہے کہ جکا قول اوس سے نکلے اور پیر ابراہیم مروی
نہو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اور نکال کوئی قول مردود نہیں ہے الحاصل جب فقہ کو تو کو کہنے
ان قواعد پر درست کیا تو کوئی مسئلہ جمین ان کے پہلے سے لوگوں نے کلام کیا ہو یا ان کے زمانہ میں
واقع ہوا ہو البتہ تھا جمین اوہوں نے کوئی حدیث متصل و مرسل یا موقوف صحیح
یا حسن یا وہ کہ جو اعتبار کے لائق ہے یا کوئی اثر اثار شیعین یا تائید غنیوں و ملکوں کے قاضیوں
اور شہروں کے فقیہوں کی اوہوں نے نہ پایا ہو یا کوئی استنباط جو عموم نفوس سے ہو ہو
یا ایما یا اقتضا او نہ کو نہ ملا ہو پس اس طرح پر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سنت پر عمل کرنا آسان

۵۰
الاشعار
ابو حنيفة
صومثارة
من ينظر في الرأى
اشترى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ابو حنيفة
صومثارة
قال الرجل
فانه قد روى
عن ابراهيم
انتهى انه قال
الاشعار مثله
قال رايت
وكيعا غصبا
غصبا شديدا
وقل قول لك
قال رسول الله
صلى الله عليه
وسلم وتقول
قال ابراهيم
ما احقك بان
تهجس ثم لا
تهجس حتى
تنزع عن قولك
وعن عبد الله
بن عباس
وعطاء
وعجاء
ومالك بن النضر
كانوا يقولون
ما من احب الامة
وما خوذ من
كراهه ومروءة
عليه الا رسول
الله صلى الله
عليه وسلم
وبالحمد فلما
عهد الفقهاء
هذه القواعد
فلم يكن مسئلة
من المسائل
التي تكلم فيها
من تعليم
والتمسك في
زمانهم الا
وجروا فيها
حديثا مرفوعا
متصلا ومرسالا
او موقوفا
صريح او حسنا
او صالحا
للاعتبار
او وجروا اثر
من اثار
الشيوخ اذ
سائر الخلفاء
وقضاة
الامصار
وفقهاء
البلدان او
استباطا
من مضمون
او ايماء
او اختصاء
اللهم العمل
بالسنة على
هذا الوجه
توجه اور
نکالائے
ترمذی نے
ابی السائب
سے کہا کہ
ہلوگ وکیع
کے پاس
تھے کہ ایک
شخص نے
اہل راہ میں
سے کہا کہ
اشعار کیا
رسول اللہ
صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور
ابو حنیفہ
کہتے ہیں کہ
یہ مثله ہو
اور کہا
اوسنی کہ
بیشک مروی
ہے ابراہیم
بخاری سے
کہ اوہوں نے
بھی اشعار
کو مثله
کہا ہو کہا
اوسنی نے
کہ دیکھا
میں نے وکیع
کو کہ یہ
شکر بہت
ہی غضبناک
ہوئے اور
کہا کہ میں
تم کو کہتا
ہوں کہ رسول
اللہ صلی
اللہ علیہ
وسلم نے
فرمایا اور
تم کو کہتا
ہوں کہ
ابراہیم نے
کہا تو اسی
لایق ہے کہ
قیدین و
الاجاوسے
اور جب تک
اپنے اس قول
سے باز آوے
قید خانہ
سے نہ نکال
اجاوسے اور
عبد اللہ بن
عباس اور
عطاء اور
مجاہد اور
مالک ابن
انس رضی
اللہ عنہم
کہتے تھے
ایسا کوئی
نہیں ہے کہ
جکا قول
اوس سے
نکلے اور
پیر ابراہیم
مروی نہو
مگر رسول
اللہ صلی
اللہ علیہ
وسلم کہ
اور نکال
کوئی قول
مردود نہیں
ہے الحاصل
جب فقہ کو
تو کو کہنے
ان قواعد
پر درست
کیا تو کوئی
مسئلہ جمین
ان کے پہلے
سے لوگوں
نے کلام
کیا ہو یا
ان کے زمانہ
میں واقع
ہوا ہو
البتہ تھا
جمین اوہوں
نے کوئی
حدیث متصل
و مرسل یا
موقوف
صحیح یا
حسن یا وہ
کہ جو اعتبار
کے لائق
ہے یا کوئی
اثر اثار
شیعین یا
تائید غنیوں
و ملکوں
کے قاضیوں
اور شہروں
کے فقیہوں
کی اوہوں
نے نہ پایا
ہو یا کوئی
استنباط
جو عموم
نفوس سے
ہو ہو یا
ایما یا
اقتضا او
نہ کو نہ
ملا ہو پس
اس طرح
پر اللہ
تعالیٰ نے
ان کے لیے
سنت پر
عمل کرنا
آسان

[illegible]

مقدمہ میں لکھا کہ اس کتاب کی تصنیف کا زمانہ ۴۳۲ھ میں تھا۔

وہو کلام البخاری و مسلم و ابو داؤد و عبد بن حمید و الدارمی و ابن ماجہ و ابو یعلیٰ
 و الترمذی و النسائی و الدارقطنی و الحاکم و البیہقی و الخطیب الذہبی و ابن عبد البر
 و امثالہم و کان اوسہم علما عندی و انفعہم تصنیفا و اشہرہم ذکر ارجال
 الیوم متقاربون فی العصر اولہم ابو عبد اللہ البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ و کان
 غرضہ تخرید الاحادیث الصحاح و توفیر المتصلۃ من غیرہا و استنبط
 الفقہ و السیر و التفسیر منہا فاصنف جامع الصحیح فوقی ما شرط و بلیغنا ان
 رجلا من الصالحین رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منامہ و هو یقول
 ما لک اشغلت بفقر محمد بن ادیس و ترکت کتابی قال یا رسول اللہ و ما
 کتابک قال الصحیح البخاری و اکمل ما نال من الشہرة و القبول درجۃ کرام فوقنا
 محمد بن ادریس و ک البخاری و اوسلم و ابو داؤد و عبد بن حمید و ادری و ابن ماجہ و ابو یعلیٰ
 و الترمذی و النسائی و ادری و الدارقطنی و الحاکم و البیہقی و الخطیب و ادری و ابن عبد البر
 رحمہم اللہ تعالیٰ و درشل انکی بن اور امین سے میرے نزدیک کشادہ ترین از روی علم کے اور
 نافع ترین از روی تصنیف کے اور شہور ترین از روی ذکر کے چار شخص ہیں جو باوجود
 قریب قریب زمانہ میں تھے پہلے انکے ابو عبد اللہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ بن
 انکی یہ غرض تھی کہ صحیح مشہور مشمل حدیثین کو انکی غیر سے علیہ ذکر لیبین اور
 فقہ و سیر و تفسیر کو اول سے استنباط کریں پس اسکے لئے انہوں نے جامع صحیح
 تصنیف کی اور اپنی شرطوں کو اوتھیں پورا کیا ہم کو یہ تحقیق جب پہونچی ہے
 کہ جملہ کون میں سے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں
 دیکھا کہ آپ اوس سے فرماتے ہیں کہ مجھے کیا ہوا ہے کہ محمد بن ادیس کے فقہ میں
 لیتا ہے اور میری کتاب کو چھوڑ دیا ہے تو اوسے غرض کیا یا رسول اللہ تعالیٰ کہ
 علیہ وسلم آپ کی کون کتاب ہے کہ آپ نے فرمایا کہ صحیح بخاری اور یہ امر
 شہرت اور قبولیت سے ایسے فریقہ کہ پہونچ گیا ہے جسکے وہ پہونچا۔

الصحیح
 جامع
 کتاب
 الشریعہ
 و تخریس
 کتابی
 یا رسول اللہ
 و ما کتابک
 قال صحیح
 البخاری
 و اکمل ما
 نال من
 الشہرة
 و القبول
 درجۃ
 کرام
 فوقنا
 محمد بن
 ادریس
 و ک البخاری
 و اوسلم
 و ابو داؤد
 و عبد بن
 حمید
 و ادری
 و ابن
 ماجہ
 و ابو یعلیٰ
 و الترمذی
 و النسائی
 و ادری
 و الدارقطنی
 و الحاکم
 و البیہقی
 و الخطیب
 و ادری
 و ابن عبد البر
 رحمہم اللہ
 تعالیٰ
 و درشل
 انکی بن
 اور امین
 سے میرے
 نزدیک
 کشادہ
 ترین
 از روی
 علم کے
 اور
 نافع
 ترین
 از روی
 تصنیف
 کے
 اور
 شہور
 ترین
 از روی
 ذکر کے
 چار
 شخص
 ہیں
 جو
 باوجود
 قریب
 قریب
 زمانہ
 میں
 تھے
 پہلے
 انکے
 ابو عبد
 اللہ
 بخاری
 رحمہ
 اللہ
 تعالیٰ
 بن
 انکی
 یہ
 غرض
 تھی
 کہ
 صحیح
 مشہور
 مشمل
 حدیثین
 کو
 انکی
 غیر
 سے
 علیہ
 ذکر
 لیبین
 اور
 فقہ
 و
 سیر
 و
 تفسیر
 کو
 اول
 سے
 استنباط
 کریں
 پس
 اسکے
 لئے
 انہوں
 نے
 جامع
 صحیح
 تصنیف
 کی
 اور
 اپنی
 شرطوں
 کو
 اوتھیں
 پورا
 کیا
 ہم
 کو
 یہ
 تحقیق
 جب
 پہونچی
 ہے
 کہ
 جملہ
 کون
 میں
 سے
 ایک
 شخص
 نے
 رسول
 اللہ
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 کو
 خواب
 میں
 دیکھا
 کہ
 آپ
 اوس
 سے
 فرماتے
 ہیں
 کہ
 مجھے
 کیا
 ہوا
 ہے
 کہ
 محمد
 بن
 ادیس
 کے
 فقہ
 میں
 لیتا
 ہے
 اور
 میری
 کتاب
 کو
 چھوڑ
 دیا
 ہے
 تو
 اوسے
 غرض
 کیا
 یا
 رسول
 اللہ
 تعالیٰ
 کہ
 علیہ
 وسلم
 آپ
 کی
 کون
 کتاب
 ہے
 کہ
 آپ
 نے
 فرمایا
 کہ
 صحیح
 بخاری
 اور
 یہ
 امر
 شہرت
 اور
 قبولیت
 سے
 ایسے
 فریقہ
 کہ
 پہونچ
 گیا
 ہے
 جسکے
 وہ
 پہونچا۔

ابن عبد اللہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

وذا ینسب مسلم النبیسا بونی ثوی فی غیر ذلک لجماع الجمع علیہا میں تجدیدیں
 علم فرماتے ہیں کہ منہ السنہ واد تشریح میں اہل الاذعان و تسمیہ الاستنباط متبادر
 ترتیباً جیسا کہ ہم ہر فی کل حدیث فی موضع واحد لیکن اختلاف المتون واللفظ
 اکسا میں لیسرچ ویکون وجم بین اختلافات وایدہم من لم یعرفہم بکتابہم بحدیث
 فی کلامہم عن السنہ الی غیرہا وناقلہم ابو داؤد واد الجستان وکون ہمتہم اکسا
 الی استدلال بہا الفقہاء ودرت فیہم وبنی علیہا الاحکام علماء الامصار وفسف سندہ
 وجم نیما السیمر و الحسن والابن الصالح للعلی قال ابو داؤد وما ذکرک فی کتابی
 حدیثاً اجمعت الناس علی ترکہ واما کان متبعا ضعیفا صرح بضعفہ واما کان فیہ
 حسنة بین اختلافہ بوجہ یہ فہذا الثانی فی ہذا الشان و ترجم علی کل حدیث بما قد
 استنبط منہ علم اذہا لید ذاہب لذلک صرح الغزالی وغیرہ بان کتابہ کاف للبحر
 ترجمہ اور دوسری انکی مسلم نیسا پور میں ابن ابی ہشام نے یہ قصد کیا کہ وہ صحیح مقل ہر فرع حدیث میں جو
 در میان محدثین کے جمع علیہ میں اولیٰ نے فقہ سبقت ہوئی ہو اگرچہ کہ یہ بایں اور انہوں نے یہی ارادہ
 کیا کہ یہ یہی طور پر ہو کہ لوگوں کے ذہن سے قریب ہو اور استنباط کرنا اولیٰ سے سہل ہو جائے اور انہوں
 اسکا ایک نئی ترتیب سے مرتب کیا اور ہر حدیث کے سبب طر قوں کو ایک جگہ جمع کر دیا تاکہ متون کے اختلاف
 واضح ہو جائیں اور اسانہ کے افتراق وغیرہ جو کہ یہ میں جمعی تصحیح ہو جائے اور تمام مختلفہ کو جمع کر دیا
 ان سبب انہوں نے ان لوگوں کے لئے جو زبان عربی جانتی ہیں سنت اعراس کرنا کوئی عذر باقی نہ آیا اور یہ
 کتاب اور دو جستانی میں انکی ہمت اسیر نہ دل تھی کہ ان حدیثوں کو جمع کر یں جسے فقہاء متہم لال کئے ہیں اور
 ان کے ذریعہ انہیں دائرہ اور شرفان علماء وادبیر بار احکام کی ہو پس انہوں نے اسی غرض اپنی تصنیف
 کی اور صحیح ابویسن اور وہابین جریشین ہونے کے لئے باقیہ کو ابویسن میں لیا اور خود ابو داؤد نے کہا کہ میں
 اپنی اس کتاب میں کوئی ایسی حدیث نہیں لکھا ہوں جسکے ترک پر لوگوں کو اجاب کیا ہو اور جو ابویسن میں لکھا
 ہے نہ اسکی تصحیح کرنے اور نہ اسکی حدیث کوئی ایسی ہو بر بیان کر دیا جسکو میں نے میں نے
 کرنے والا کوئی پہچان نہ کر سکا اور نہ ہر حدیث کو سبب اور نہ فقہاء نے کیا ہو جسکو کسی نام نہ سبب نہ کیا
 اور اسکا عذر کوئی نہ پایا اور نہ اسکا اثر سبب غزالی وغیرہ نے تصریح کی کہ یہ کتاب مجتہد کے لئے کافی ہے

[illegible]

وکانہم ابوہنسی الترمذی وکانہ استحسن طریقہ الشیخین حیث بینا وما انجمہما
 وطریقہ ابی داؤد حیث جمع کل ما ذهب لہ ذاہب فجم کلنا الطریقین زاد علیہما
 بیان مذاہب الصحابة والتابعین وفقہاء الامصار فجم کتابا جامعاً واختصر طریق
 الحیث اختصاراً لطیفاً ذکر واحد ادا ما فی ما عدلہ و بین امر کل حق منہ عجم و حسن
 اذ ضعیفنا و منکر و بین جہ الضعف لیکون الطالب علی بصیرۃ من امرہ فیض مباحث للاعتبار
 ثم اذ نہ و ذکر نہ مستفیضاً و غریب ذکر مذاہب الصحابة وفقہاء الامصار و سہی
 من یحتاجہم الی التسمیۃ و کفی من یحتاجہم الی الکتبۃ فلم یدع حقاً لم یجد من جالہم
 و لذک یقال نہ کاف للجهتہ مغنی للقلہ و کان بارزاً ہواً فی حدہ ہمالہ
 و سیفان و بعدہم قوم لا یکرہون المسابلی ولا یجربون الفیاد یقولون علی نقضہ
 بناء الدین فلا بد من شاعرة و یجربون الروایۃ حیث انبوی صلی اللہ علیہ وسلم و الرفع الیہ

ترجمہ اور جو تھو انکے ابو عیسیٰ ترمذی بن اوہون طریقہ شیعین کو اس خشیت سے کہ اون دولون سے
 بیان کیا اور بہم خپوڑا اور طریقہ ابی داؤد کو اس خشیت سے کہ انہون تمامی مذہب کو جمع کیا تھا
 اور اپنی کتاب میں ان دولون طریقوں کو جمع کر دیا اور اس پر بیان مذاہب صحابہ اور تابعین اور
 امصار کو زیادہ کیا پس انہون نے اپنی کتاب کو ایک جامع کتاب بنایا اور طرق حدیث کو اختصار
 لطیف کے ساتھ مختصر کیا اور اسکی ایک یا اس سے زیادہ طریقہ کو ذکر کیا اور ہر حدیث کے اسرار کو
 بہ صحیح یا حسن یا ضعیف یا منکر ان سب امر و منکر ہی بیان کیا اور وہ ضعیف کو ہی بیان کیا تاکہ اونکے
 طالب کو اس امر سے بھی بصیرت ہو جاوے اور اوہین جو اعتبار کے لائق ہو اسکو اوہین جو اعتبار کے لائق
 نہیں ہو چکا نہ تیر کر لی اور یہ بھی ذکر کیا کہ یہ حدیث مشہور ہی یا غریب ہو اور صحابہ اور تابعین
 مذاہب کو ہی ذکر کیا اور ہر نام لینی کی حاجت تھی اسکا نام لیا اور ہر کسی کثیت بیان کر نیکی ضرورت
 تھی اسکی کثیت ذکر کی پس علمائے کوفی پوشیدگی پھوڑی اسکو کہا گیا ہے کہ جامع ترمذی جو تھو کے لاکانی
 اور متذکرہ اسطے مفتی ہو اور بتا بلانکے مالک اور سفیان کے زمانہ میں اور انکو بعد ہی ایک ایسی قوم کے لوگ تھو کہ جو
 مسائل کو مکر و تکرار تھی اور قوی و دینیہ میں کچھ خوف نہ کرتی اور کہتے تھو کہ فقہ پر دین کی بناء پر اسل کو شائع کرنا
 ضرور ہے اور غیر ہم کی حدیث کو روایت کرنی اور اسکو انتہت تک پہنچانے میں وہ خوف نہ کرتی تھی

وكانوا يعتقدوا في انهم في الدرجة العليا من التحقيق وكان قلوبهم اميل بشئ
الى اصحابهم وكل ميسر لما خلق له كما قال عليه السلام من اقبل مني فاني اقبل
وقال ابو حنيفة ابراهيم افقه من سألوه ولو لا فضل الصبغة لفلت علقمة افقه من
ابن عمر وكان عندهم من الفطنة والحدس وسرعة انتقال الذهن من شئ الى شئ
صايقدون به على خيبر جواب لمسايل على قول اصحابهم وكل ميسر لما خلق له وكل
حزب بما لديهم في حوز فهدو الفقه على قاعدة التخيير وذلك ان يحفظ كل
احد كتاب من مؤلفان اصحابه واعرفهم يا قول لقوم واصحهم نظر في التخيير
فيتشاكل في كماله مسألة وجه الحكم فكما سئل عن شئ او احتاج الى شئ
رائي فيما يحفظ من نصريجات اصحابه فان وجد الجواب فيها ولا نظر الى شئ
كلاما معهما فاجره على هذه الآية او اشارة ضمنية لكلام فاستبط منها
لترجمته اور اپنے اموات کو وہ تحقیق کے بہت ہی بڑے درجہ میں پہنچا ہوا اعتقاد کر رہے تھے اور ان کو اپنی
اپنے اصحاب کی جانب بہت ہی مائل تھا اور ہر شخص جیسے لیے وہ مخلوق ہوا آدمی اور کے لیے آسان بھی جانا
کر تا ہوں جیسا کہ علقمہ نے کہا کہ کیا کوئی عبد اللہ سے ہی بڑھ کر ثابت تر ہو اور ابو حنیفہ نے کہا کہ ابراہیم سالم سے
فقہ جانتے ہیں اور اگر فضل صحبت کا نہ تو توشیک میں کہتا کہ علقمہ ابن عمر سے زیادہ فقہ جانتے ہیں اور
ان لوگوں کو ملکہ فطانتہ اور حدس اور ایک شے سے ایک شے کی طرف سرعت انتقال ذہن وغیرہ وہ سب امور
اور حاصل تھے جسے وہ لوگ ہر سکون کے جواب میں اپنے اصحاب کے اقوال کے موافق تخییر پر قادر ہو جاتے تھے اور
ہر شخص جیسے لیے مخلوق ہوا وہ اس کے لیے آسان کر دیا جاتا ہوا اور ہر جماعت کے لوگ جو کچھ ان کے پاس ہے
اوہیں خوش ہیں اس حساب کے ان لوگوں نے فقہ کو تخییر کی قاعدہ ون پر دست کیا اور یہ اس طور پر ہوا کہ
اوہیں سے ہر شخص اس کی کتاب کو حفظ کرتا تھا جو ان کے اصحاب کی زبان اور اس قوم کے اقوال کا ذخیرہ
جانتے والا اور ترجیح میں ہر اسی صحیح نظر تھا پس شامل کرتا تھا ہر مسئلہ میں وجہ حکم کو اور جب جب کسی کو
سوال کیا جاتا یا کسی شے کا محتاج ہوتا تو جو اپنے اپنے اصحاب کی تصریح سے حفظ کیا تھا اوہیں نظر کرتا یا اس کو
انہیں پاتا تو ٹیکہ بہتر جانتا اور نہیں تو اوہ کے عموم کلام میں نظر کرتا اور اس کو اس حدیث پر جاری کرتا
اور اگر اوہ میں کسی کلام کے لیے ضمنی اشارہ پاتا تو اس سے اپنا جواب استنباط کر لیتا

بالدیہم
فقال لا
فی النہای
۱۱
منہ
۱۲
یہی فی باب
المنہ

دوہما کان البعض کلام ایما و اقضاء فہم المقصود و دہما کان المسئلۃ المصححہ
نظیر علی علیہا دہما نظر داف علیہ الحکم المصحح بہ بالتحریم و بالیسر و الحذف فاذا
رؤا مشککہ علی علیہ المصحح بہ و دہما کان کلاما مانع لاجتماع علی حیثۃ القیاس الاثر ان
و الشرطی اتجا جواب المسئلۃ دہما کافی کلامہم ما ہو معلوم بالمشال و التفسیر غیر معلوم
بالحدیث الامم اللانہ فی وجہ الی اہل اللسان یتکلفون تحصیل ذاتیاتہ و ترتیب حدیث
ہما ہما لہ و ضبط کثیرہ و تیز مشککہ و دہما کان کلامہم تحت لا لوجہ بین فی نظر ان
ترجمہ احدا المتعالمین دہما یا یکون تقریبا لکن لائل المسائل خفیاً فیسنون ذلک
و دہما استدلال بعض الخرجین من فعل ائمتہم و سکوتہم و نحو ذلک فیہذا
ہو الخرج و یقال الہ ا ب الخرج فلان کذا و یقال علی فلان کذا او علی اصل
فلان او علی قول فلان جواب المسئلۃ کذا و کذا و یقال لفقہاء المتعالمین فی المذہب
تو جہتہ اور کہیں بعض کلام کے لیے اگر ایسا اور افضل ہوتا تو اسی سے اپنا مقصد پوچھ لیتا اور کہیں
اوس مسئلہ کی جسکی ترجیح اوسکو منظور ہوتی نظیر ہوتی تو اوسکو اوس پر عمل کر دیتا اور کہیں نظر کرتے وہ کو
حلت اور حکم میں جسکی ترجیح اوسکو منظور ہوتی ترجیح یا یسر یا خف یا حذیث کے ساتھ پس جب دیکھتے
وہ لوگ اوسکو تو حکم کرتے اوسکو اور پھر مخرج بہ کے اور کہیں او کو ایسے دو کلام سے کہ اگر وہ دونوں بہت
قیاس اقترانی اور شرطی کی جمع کے جائے تو اون دونوں کا نتیجہ وہی جواب مسئلہ کا ہو جاتا اور کہیں
اوسکے کلام میں وہ امر ہوتا کہ مثال اور سمت سے تو وہ معلوم ہو جاتا اگر حد جامع مانع سے غیر مخرج
رہتا تو اوسکے لیے وہ اہل لسان یا ف رجوع لاتے اور اوسکی تحصیل ذاتیات اور ترتیب جامع ہوتا
و ضبط مبہات اور تیز مشکلات میں تکلف کرتے اور کہیں او کا کلام دو وجہ کو محتمل ہوتا تو وہ لوگ
ان دونوں محتملون میں سے ایک کی ترجیح میں نظر کرتے اور کہیں مسائل کی تقریب دلائل
خفیہ ہوتیں تو او کو وہ لوگ بیان کرتے اور کہیں بعض مخرجین اسچہ ائمہ کے فعل سکوت وغیرہ
سے بھی استدلال کرتے اور یہی ترجیح ہے اور اسکو القول الخرج فلان کذا اور علی ذہب فلان
کذا یا علی اصل فلان یا علی قول فلان جواب المسئلۃ کذا و کذا ایسی کہتے ہیں اور یہ لوگ
مجتہد فی المذہب کے جاستے ہیں۔

اگر ایسا اور افضل ہوتا تو اسی سے اپنا مقصد پوچھ لیتا اور کہیں
اوس مسئلہ کی جسکی ترجیح اوسکو منظور ہوتی نظیر ہوتی تو اوسکو اوس پر عمل کر دیتا اور کہیں
نظر کرتے وہ کو حلت اور حکم میں جسکی ترجیح اوسکو منظور ہوتی ترجیح یا یسر یا خف یا حذیث کے ساتھ پس جب دیکھتے
وہ لوگ اوسکو تو حکم کرتے اوسکو اور پھر مخرج بہ کے اور کہیں او کو ایسے دو کلام سے کہ اگر وہ دونوں بہت
قیاس اقترانی اور شرطی کی جمع کے جائے تو اون دونوں کا نتیجہ وہی جواب مسئلہ کا ہو جاتا اور کہیں
اوسکے کلام میں وہ امر ہوتا کہ مثال اور سمت سے تو وہ معلوم ہو جاتا اگر حد جامع مانع سے غیر مخرج
رہتا تو اوسکے لیے وہ اہل لسان یا ف رجوع لاتے اور اوسکی تحصیل ذاتیات اور ترتیب جامع ہوتا
و ضبط مبہات اور تیز مشکلات میں تکلف کرتے اور کہیں او کا کلام دو وجہ کو محتمل ہوتا تو وہ لوگ
ان دونوں محتملون میں سے ایک کی ترجیح میں نظر کرتے اور کہیں مسائل کی تقریب دلائل
خفیہ ہوتیں تو او کو وہ لوگ بیان کرتے اور کہیں بعض مخرجین اسچہ ائمہ کے فعل سکوت وغیرہ
سے بھی استدلال کرتے اور یہی ترجیح ہے اور اسکو القول الخرج فلان کذا اور علی ذہب فلان
کذا یا علی اصل فلان یا علی قول فلان جواب المسئلۃ کذا و کذا ایسی کہتے ہیں اور یہ لوگ
مجتہد فی المذہب کے جاستے ہیں۔

جو بخاری میں جو شخص اہل حدیث سے ہے اور سکو مناسب ہے کہ اپنے مذہب مختار کو جتنی حد تک
 صحیح تابعین وغیرہ کی رائے پر پیش کرے اور جو اہل تخریج سے ہے اور سکو مناسب ہے کہ آثار و سنن کے تفسیر کرے
 تاکہ اس کے فیہ مخالفت سے بچے اور جو حدیث و آثار و روایات کے مقتدر و وسعین رائے زنی کرنے
 سے ہی بچا رہے اور محدث کو یہ مناسب نہیں ہے کہ اہل انوار میں جب کو اس کے اصحاب نے محکم کیا ہے
 اور تابعین شائع کی جانب سے کوئی نص نہیں ہر ترقی کر کے کسی حدیث یا قیاس صحیح کو رد کر دیا کر
 تھا جس حدیث میں اہل انوار و اہل انقطاع کا پایا جاوے اور سکو رد کرے جیسے ابن خرم
 نے حدیث تخریم معارف کو باعث اہل انقطاع کے جو بخاری میں رد کر دیا اور جو ایک وہ حدیث
 فی انفسہ متصل صحیح ہے کیونکہ سوا اسکے نہیں کہ یہی جاتی ہے حدیث طرف اس کے بوقت ثوارض کے
 اور جیسے اہل انوار کو کایہ کہنا کہ فلانا فلانے کی حدیث کا بڑا حافظ ہو پس اس سے جیسے اس کی حدیث
 دوسری حدیث پر وہ لوگ ترجیح دیتے ہیں اگرچہ دوسرے میں ہزاروں وجہ رحمان کی پائی جائیں اور جو
 راویوں کا اہتمام روایت بالمعنی میں اصل معانی کے ساتھ ہوا کرتا تھا اہل انقطاع کے ساتھ جب کو
 اہل عربیت تیار کرتے ہیں پس ان کو کمال کا شغل اور اہل تقدیم و تاخیر وغیرہ و اہل لال کہ نایہ بے شمار اور کمال میں

این کتاب
 مناسب
 برای
 این کتاب
 لوسانیف
 ہو
 محمد رش
 کو کتاب
 شیراز
 علی
 سانیف
 اونیف
 کتاب
 شیراز

وکیما یبصر الراوی للآخر عن تلك القصة فیما کان ذلك الحرف بجزء آخر
 الحق ان کل ما یاتی به الراوی قطا هـ انه کلام النبی صلی الله علیه وسلم فان
 ظهر له حدیث آخر او دلیل آخر وجب لمصیر الیه ولا ینبغي الخرج ان ینخرج قوله لا ینفی
 نفس کلام اصحابه ولا ینفی منه اهل العرف والعلما باللغة ویکون بناء علی تخریج
 سناط او حمل نظیر المسئلة علیها عما یختلف فیہ اهل الوجوه تتعارض الاخر اء ولو
 ان اصحابه سئلوا عن تلك الالة ربما یجملوا النظر علی النظر لما ینح
 و ربما ذکر الالة غیر ما خرجہ وانا جاز التخیل فی الحقیقة تعقلید
 المجتهد ولا یتیم الا فیما ینفهم من کلامه ولا ینبغي ان یرد حدیثنا واثار الطابق
 علیه لقوم لقاعدة استخراجها هو واصحابه کما حدیث المصراة وکما سقاط
 سہم ذوی الای فان رعایة الحدیث اوجب من رعایة تلك القاعدة الخرج
 تخریجہ اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ راوی دوسرے کے لیے اس قصہ سے تعبیر کرتا ہے کہ
 حرف کی جگہ دوسرے حرف کو لانا ہو اور حق یہ ہے کہ جو کچھ راوی لاتا ہے تو طہا ہر یہ کہ کلام
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے پھر اس کے لیے اگر کوئی دوسری حدیث یا کوئی دوسری
 دلیل ظاہر ہو تو البتہ اوہر رجوع لاتا ہے اور مخرج کو یہ نہیں لائق ہے کہ ایسے قول کو
 تخریج کرے جو اس کے اصحاب کے نفس کلام کو نہ مفید ہو اور نہ ایسے کہ اہل عرف اور
 علما باللغة اس کو نہ سمجھیں اور نہ ایسے کہ اس کی بنا تخریج اور سناط یا حمل نظیر سکہ ایسے
 وجہ مختلفہ اور آرا سے متعارض ہو کہ اگر اصحاب اس کے ان سکون سے پوچھ جاتے
 تو اکثر اوقات کسی مانع کے سبب سے نظیر کو نظیر پر نہ حمل کرتے اور کہیں اس کے اس تخریج کے
 سوا دوسری ہی علت ذکر کرتے اور تخریج ایسے جائزہ کہ وہ حقیقت وہ تقلید مجتہد ہو اور یہ بات پوری
 نہیں ہو سکتی مگر اوسین جمین اس کا کلام سمجھا جائے۔ اور یہ مناسب نہیں کہ کسی حدیث
 یا ایسے اثر کو جس پر تاجی قوم متفق ہو اپنے یا کسی اپنے اصحاب کے نکالے ہوئے قاعدہ
 کے لیے رو کر دیوے جیسے حدیث مصراة کا رد کرنا یا ذوی القربی کے حصہ کا سقاط کر دینا
 کیونکہ حدیث کی رعایت کرنا واجب تر ہے اپنے اس نکالے ہوئے قاعدے کی رعایت سے

وکیما یبصر الراوی للآخر عن تلك القصة فیما کان ذلك الحرف بجزء آخر
 الحق ان کل ما یاتی به الراوی قطا هـ انه کلام النبی صلی الله علیه وسلم فان
 ظهر له حدیث آخر او دلیل آخر وجب لمصیر الیه ولا ینبغي الخرج ان ینخرج قوله لا ینفی
 نفس کلام اصحابه ولا ینفی منه اهل العرف والعلما باللغة ویکون بناء علی تخریج
 سناط او حمل نظیر المسئلة علیها عما یختلف فیہ اهل الوجوه تتعارض الاخر اء ولو
 ان اصحابه سئلوا عن تلك الالة ربما یجملوا النظر علی النظر لما ینح
 و ربما ذکر الالة غیر ما خرجہ وانا جاز التخیل فی الحقیقة تعقلید
 المجتهد ولا یتیم الا فیما ینفهم من کلامه ولا ینبغي ان یرد حدیثنا واثار الطابق
 علیه لقوم لقاعدة استخراجها هو واصحابه کما حدیث المصراة وکما سقاط
 سہم ذوی الای فان رعایة الحدیث اوجب من رعایة تلك القاعدة الخرج
 تخریجہ اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ راوی دوسرے کے لیے اس قصہ سے تعبیر کرتا ہے کہ
 حرف کی جگہ دوسرے حرف کو لانا ہو اور حق یہ ہے کہ جو کچھ راوی لاتا ہے تو طہا ہر یہ کہ کلام
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے پھر اس کے لیے اگر کوئی دوسری حدیث یا کوئی دوسری
 دلیل ظاہر ہو تو البتہ اوہر رجوع لاتا ہے اور مخرج کو یہ نہیں لائق ہے کہ ایسے قول کو
 تخریج کرے جو اس کے اصحاب کے نفس کلام کو نہ مفید ہو اور نہ ایسے کہ اہل عرف اور
 علما باللغة اس کو نہ سمجھیں اور نہ ایسے کہ اس کی بنا تخریج اور سناط یا حمل نظیر سکہ ایسے
 وجہ مختلفہ اور آرا سے متعارض ہو کہ اگر اصحاب اس کے ان سکون سے پوچھ جاتے
 تو اکثر اوقات کسی مانع کے سبب سے نظیر کو نظیر پر نہ حمل کرتے اور کہیں اس کے اس تخریج کے
 سوا دوسری ہی علت ذکر کرتے اور تخریج ایسے جائزہ کہ وہ حقیقت وہ تقلید مجتہد ہو اور یہ بات پوری
 نہیں ہو سکتی مگر اوسین جمین اس کا کلام سمجھا جائے۔ اور یہ مناسب نہیں کہ کسی حدیث
 یا ایسے اثر کو جس پر تاجی قوم متفق ہو اپنے یا کسی اپنے اصحاب کے نکالے ہوئے قاعدہ
 کے لیے رو کر دیوے جیسے حدیث مصراة کا رد کرنا یا ذوی القربی کے حصہ کا سقاط کر دینا
 کیونکہ حدیث کی رعایت کرنا واجب تر ہے اپنے اس نکالے ہوئے قاعدے کی رعایت سے

وکیما یبصر الراوی للآخر عن تلك القصة فیما کان ذلك الحرف بجزء آخر
 الحق ان کل ما یاتی به الراوی قطا هـ انه کلام النبی صلی الله علیه وسلم فان
 ظهر له حدیث آخر او دلیل آخر وجب لمصیر الیه ولا ینبغي الخرج ان ینخرج قوله لا ینفی
 نفس کلام اصحابه ولا ینفی منه اهل العرف والعلما باللغة ویکون بناء علی تخریج
 سناط او حمل نظیر المسئلة علیها عما یختلف فیہ اهل الوجوه تتعارض الاخر اء ولو
 ان اصحابه سئلوا عن تلك الالة ربما یجملوا النظر علی النظر لما ینح
 و ربما ذکر الالة غیر ما خرجہ وانا جاز التخیل فی الحقیقة تعقلید
 المجتهد ولا یتیم الا فیما ینفهم من کلامه ولا ینبغي ان یرد حدیثنا واثار الطابق
 علیه لقوم لقاعدة استخراجها هو واصحابه کما حدیث المصراة وکما سقاط
 سہم ذوی الای فان رعایة الحدیث اوجب من رعایة تلك القاعدة الخرج
 تخریجہ اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ راوی دوسرے کے لیے اس قصہ سے تعبیر کرتا ہے کہ
 حرف کی جگہ دوسرے حرف کو لانا ہو اور حق یہ ہے کہ جو کچھ راوی لاتا ہے تو طہا ہر یہ کہ کلام
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے پھر اس کے لیے اگر کوئی دوسری حدیث یا کوئی دوسری
 دلیل ظاہر ہو تو البتہ اوہر رجوع لاتا ہے اور مخرج کو یہ نہیں لائق ہے کہ ایسے قول کو
 تخریج کرے جو اس کے اصحاب کے نفس کلام کو نہ مفید ہو اور نہ ایسے کہ اہل عرف اور
 علما باللغة اس کو نہ سمجھیں اور نہ ایسے کہ اس کی بنا تخریج اور سناط یا حمل نظیر سکہ ایسے
 وجہ مختلفہ اور آرا سے متعارض ہو کہ اگر اصحاب اس کے ان سکون سے پوچھ جاتے
 تو اکثر اوقات کسی مانع کے سبب سے نظیر کو نظیر پر نہ حمل کرتے اور کہیں اس کے اس تخریج کے
 سوا دوسری ہی علت ذکر کرتے اور تخریج ایسے جائزہ کہ وہ حقیقت وہ تقلید مجتہد ہو اور یہ بات پوری
 نہیں ہو سکتی مگر اوسین جمین اس کا کلام سمجھا جائے۔ اور یہ مناسب نہیں کہ کسی حدیث
 یا ایسے اثر کو جس پر تاجی قوم متفق ہو اپنے یا کسی اپنے اصحاب کے نکالے ہوئے قاعدہ
 کے لیے رو کر دیوے جیسے حدیث مصراة کا رد کرنا یا ذوی القربی کے حصہ کا سقاط کر دینا
 کیونکہ حدیث کی رعایت کرنا واجب تر ہے اپنے اس نکالے ہوئے قاعدے کی رعایت سے

والی اهل المعنی اشار الشافعی رحمہ اللہ علیہ حیث قال فیما نقلت من قول اداصلت
 من اصل قبلت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاف ماقلت فالقول ما قالہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ومن شذہد ما نحن فیہ ما صدر لیدہ امام ابوسلیمان الخطابی کتابہ
 معالم السنن حیث قال رأیت اهل العلم فی زماننا قد حصلوا شریبا و انفسہم
 الی ضربتین اصحاب حدیث و اثر و اهل فقہ و فطر و کل و خلقا منہما لا یتفرعن
 احدهما فی الحاجة و لا یستغنی عنہما فی ذلک ما غفہ فی البیضا و لا واد و کان الحدیث
 بمنزلة الاساس الذی ہو الاصل و الفقہ بمنزلة البناء الذی ہو لہ کالفرع و کل بناء
 لم یوضع علی قاعدۃ اساس فہو منہدم و کل اساس علی خرابۃ و خرابۃ فہو تفر و شرب و بطل
 ہذین الفریقین علی ما ینہم من التکلف و الخلق و المتقارب فی المثلین و عموم الحاجة من
 بعضهم الی بعض و شمولی الفقاہۃ اللازمۃ لکل منہم الی صاحبہ احوانا
 متہاجرین علی سبیل الحق بلزوم استا صرہ المتعاون غیر متفاہرین
 ثم سجتہ اور اسی معانی کی طرف امام شافعی رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہر جان یہ کہا ہر کہ امین جب
 بین کہی کوئی قول کہوں یا کوئی اصل بیان کروں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 خلاف میرے قول کہے پہنچے تو وہی قول منہر ہے جسکو رسول نے فرمایا ہے۔ اور
 جسکے ہم ور سید ہیں اُسکے شواہد سے وہی جس سے امام ابوسلیمان خطابی نے اپنی کتاب
 معالم السنن کو شروع کیا ہو چنانچہ کہا ہے کہ میں نے اپنے زمانہ کو لوگوں کو دیکھا کہ وہ دو قسم
 پر ہونے لگے ایک فرقہ اہل حدیث و اثر اور دوسرا اہل فقہ و نظر اور ان دونوں میں سے
 اپنے حاجات و مقاصد و ارادات و مطالب میں کوئی دوسرے سے ہمیز نہیں ہوتا تاکہ نہ کہ حدیث
 بنسبتہ اس واسطے حاصل کے ہو اور فقہ بنسبتہ اس واسطے کہ اس کے سبب جو اسی اصل پر بنائی گئی
 ہے اور جو بنا کہ اسے قاعدہ اساس بنیاد پر نہیں رکھی جاتی وہ منہدم ہے اور جو بنیاد
 کہ بنا و عمارت سے خالی ہے وہ اوجاڑ و خراب ہے اور ان دونوں قسموں
 میں باوجودیکہ استقدر قربت و لاؤسبہ کہ گویا دونوں بان خود باہر سائی ہیں مگر تو
 بھی ان دونوں کو ایک دوسرے سے پہرا ہوا اور عبادت و دشمنی کرنے ہو کر گویا

میں نے اپنے زمانہ کو لوگوں کو دیکھا کہ وہ دو قسم پر ہونے لگے ایک فرقہ اہل حدیث و اثر اور دوسرا اہل فقہ و نظر اور ان دونوں میں سے اپنے حاجات و مقاصد و ارادات و مطالب میں کوئی دوسرے سے ہمیز نہیں ہوتا تاکہ نہ کہ حدیث بنسبتہ اس واسطے حاصل کے ہو اور فقہ بنسبتہ اس واسطے کہ اس کے سبب جو اسی اصل پر بنائی گئی ہے اور جو بنا کہ اسے قاعدہ اساس بنیاد پر نہیں رکھی جاتی وہ منہدم ہے اور جو بنیاد کہ بنا و عمارت سے خالی ہے وہ اوجاڑ و خراب ہے اور ان دونوں قسموں میں باوجودیکہ استقدر قربت و لاؤسبہ کہ گویا دونوں بان خود باہر سائی ہیں مگر تو بھی ان دونوں کو ایک دوسرے سے پہرا ہوا اور عبادت و دشمنی کرنے ہو کر گویا

خاصاً هذه الطبقة الذين هم اهل الحديث والاكثر من كثير من اهل الروايات
 وجميع الطرق من الحديث الشاذ من الحديث الذي كثر في موضوع او معلق يرادون
 المتن ولا يتقرون بالمتن ولا يستنبطون سرها ولا يستخرجون ركازها وفقها وديها
 عابوا الفقهاء ودفنوا ولوهم بالطعن في عوا عليهم مخالفة السنن كما يعلمون انهم عموماً يعلمون
 ادلة على العلم فاصرون ويسو القول فيهم آثرون واما الطبقة الاخرى هم اهل الفقه والفتن
 فان اكثرهم لا يرجون الحديث الا على اقله ولا يكادون يميزون صحه من سقمه ولا
 يعرفون حجة على حجة ولا يعيرون بما يلزمهم منهم ان يتجوا اية على خصوصهم اذا دأبوا
 من اهلهم التي يتخلون بها وادأبوا انهم التي يعتقدونها قد اهلها على مواضع منهم
 في قبول الجزاء في الحديث المنقطعة اذا كان ذلك قد شق عليهم وتجاوزت
 اهل السنن فيما بينهم من غير ثبت فيه اديقين علم به فكان ذلك تركلة ما يلزم في حقايقه
 ثم حجة بسبب طبقة اهل الحديث واثرها ان اكثر كوشش وسميت روايات وطرق كجج كرا
 اور اولن غريب اور شاذ حيزان کے طلب کرنے میں صرفت ہوئی اور جنین اکثر موضوع یا مطلوب
 ہیں نہ تو یہ لوگ متنوں کی رعایت کرتے ہیں اور نہ معانی سمجھتے ہیں اور نہ اس کے سر کو تباہ
 کرتے ہیں اور نہ اس کے چھپے ہوئے بیداروں اور فقہ کے نکالنے کی فکر کرتے ہیں
 اور کبھی فقہاء کو غیب لگاتے اور اپنے طعن کرتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ لوگ نیک
 خلاص کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ جب قدر وہ لوگ علم دیے گئے اوس سے یہ قاصر ہیں اور
 انکو بڑا کہہ کر یہ خود گنہگار ہوتے ہیں اور دوسرا طبقہ جو اہل فقہ و نظر کا ہو ہیں اکثر اس کی حد
 نہیں جانتے مگر بہت ہی کم اور اس کے صحیح کو سقیم سے اور جید کو ردی سے پہچان کر تیز نہیں
 کر سکتے اور جو انکو ان کے مذہب کی مطابق پہنچا ہوا یا اسکے مطابق جسکو انہوں نے اختیار کیا ہو یا جن
 آراء کو وہ مستند ہیں اوس سے اپنے خصم پر حجت قائم کر نہیں سکتے اور انہیں کرتے اور جب اولن
 گوشتین کوئی خبر حدیث یا حدیث منقطع شہر ہو جاتی ہے تو اس کے قبول کرنے کے لیے بہت متاثر ہوتے ہیں
 ان لوگوں نے اصطلاح مقرر کر لی ہے اور بدولت ثبوت اور اس کے علم القیاس کے اوسکو مؤثر مانہ
 کر کے آپس میں مشہور کر دیتے ہیں یہ بہترین ذرا سے نرمی اور عیافہ کے سبب ہے

وحولہ وقتہ اللہ وانا منہ لرحمہ من واحد من سائر ماہم وروی عنہما
 قولہ کہ بائیں کہ میں قبل نفسہ طبعوا فیہ المنقہ واشتروا لہ العترة فنجدا صفا
 عانت لا یجوز فی مذہبہ کہ ماکان من روایۃ ابن القاسم وہا شہد خبر بائیں
 من بیلاء اصحابہ فاذا جلت روایۃ صیفا اللہ بن عبد الحکم واضرایہ لم یکن ہذا
 سلا بلا وروی اصحابہ بن حنیفہ لا یقبلون من الروایۃ عنہ انما حکاہ ابو یوسف
 وروی بن الحسن والعلیہ من اصحابہ واکثر من ثلاثہ فان جاءہم عن الحسن
 ابن زیاد اللؤلؤی ودونہ روایۃ قول بخلافہ لم یقبلوا ولم یعتد بہ وکذلک بخلافہ
 الشافعی انما یقولون فی مذہبہ علی روایۃ المزی ویرسم بن سلیمان للکرۃ فاذا جاء
 روایۃ حوصلہ والیستری وامثالہم یلتفتوا الیہا ولم یعتد بہا فی اقوالہ علی
 هذا عادیۃ کل فرقۃ من العلماء فی احکام مذاہب ائمہہ واستاذ بہم
 من مشہورہم اور یہ لوگ ان کے انکار اور پکڑ تو فیق دے اگر ان کے لیے اس کے رومار مذہب و متہم
 کے جانب سے کوئی اونکا قول جو انہوں نے خود اپنے اجتہاد سے نکالا ہو حکایت کیا جائے تو
 اس کے لیے یہ لوگ ثقہ کو طالب کرتے اور اس کے اعتقاد و ثبوت کی جانچ کرتے ہیں چنانچہ ہم صحابہ
 مالک کو پاتے ہیں کہ وہ اپنے مذہب میں اجتہاد نہیں کرتے مگر انہیں روایتوں کو جو ابن القاسم
 اور شہب وغیرہما ان کے عقلاء اصحاب سے منقول ہر اس لیے جب کوئی روایت عبد اللہ بن آدم وغیرہ
 آتی ہے تو وہ ان کے نزدیک معتبر نہیں سمجھتے اور اصحاب ابی حنیفہ کو تم دیکھتے ہو کہ ان کے کسی روایت
 کو قبول نہیں کرتے مگر اویس کو جسکو ابو یوسف و محمد بن الحسن وغیرہ ان کے اصحاب اور بزرگ
 شاگردوں نے روایت کیا ہوا اور ان کے پاس کوئی روایت حسن بن زیاد لؤلؤی اور ایسے کم تر بزرگ
 راویوں کا کوئی قول بخلاف اس کے منقول ہوتا ہے تو اس کو یہ لوگ نہ قبول کرتے ہیں اور نہ معتد
 جانتے ہیں اور سطح ہم صحابہ شافعی کو دیکھتے ہیں کہ اپنے مذہب میں مزی اور یوسف بن سلیمان اور
 روایت کی جڑیں ہیں اس لیے جب ان کو پاس جملہ اور بختری اور انکی مثل لوگوں کی روایت آتی ہے تو اس کو
 کچھ التفات نہیں کرتے اور اس کے ساتھ انکی قولوں کو بھی معتبر نہیں سمجھتے اور سید پر غاوت ہرزقہ کے علما
 انکار کرتے اور اوستا دون کے احکام مذاہب میں جاری ہے۔

تاریخ

اسلامی

فاذا كان هذا ابرهم وكانوا لا يقتضون في امر هذا الفروع وروايتها عن هذا الشيوخ الا
 بالوثقة والثبت فكيف يجوز لهم ان يتساهلوا في الامر الالهي والخطي الاعظم وان يتواكفوا
 الرواية والنقل عن امام الائمة ورسول رب العزة الواجب حكمه اللازمة طاعته الذي يجب
 علينا التسليم لحكمه والالتزام بامرهم من حيث لا نجتهد في انفسنا حرجا مما قضاه في صدقنا
 غلام من شئ ابرهم وامضاه ارايتم اذا كان للرجل ان يتساهل في امر نفسه يساهل
 غيره في حقها فياخذ منهم الزيف ويقضي لهم من العيب هل يجوز لهم ان يفعل ذلك
 في حق غيره اذا كان تابعا عنه كولي الضعيف وصلي اليتيم ووكيل الغائب هل يكون له
 ذلك منه اذا فعله الاحيان للجهل والخفاء للذمة فهذا هو ذلك اما عيان حسن واما
 عيار مثل ذلك انما عساهم استوعبوا اصل الحق واستطالوا المدة في ذلك لاننا
 بحالة اننا فاقصر اصل الحق العلم واقصر ما على تنفذ حروف منترعة من معاني اصول الفقهاء
 ترجمته پس جبکہ او حکایہ حال سہ کہ ان فروع میں ایسے ایسے شیوخ کی روایت کا اعتبار
 اعتماد و نسبت کی نہیں کرتے تو امر اہم و معاملہ بامعظمہ میں تساہل کرنے کو کیونکر جائز کرینگے
 اور روایت و نقل کو امام الائمہ و رسول رب العزہ کے کیونکر حوالہ کرینگے جنکا حکم لازم اور اس کے حکم
 و طاعت کی تسلیم اور او کی امر کی فرمانبرداری اسطور پر ہم پر واجب ہو کہ جو اونہوں نے فیصلہ کر دیا
 اور حکم ہم اپنے دل و عین کیچہ تنگی اور جو امر اونہوں نے مستحکم و جاری کر دیا اس سے اپنے سینہ و عین
 کیچہ میل نہ پادین تہلک و تو بھلا کوئی شے اگر کہیں بارہ میں تساہل اور اپنے قرعہ داروں کے حق میں
 تسامح کر کے اسے کھوٹا روپیہ لیکر دیکھا معاملہ چکاوے تو کیا جب یہ کسی غیر کا نائب و شلاکس
 کا ولی اور یتیم کا وصی اور غائب کا وکیل ہو تو اس غیر کے حق میں بھی اسے یہ کرنا جائز ہوگا ہرگز نہیں
 بلکہ اس وقت اسکا یہ کرنا بجز اپنے عہدہ میں خیانت کرنے اور ذمہ کے چھپانے کے اور کچہ ہوگا پس
 اس طرح سے یہ ہی برائیا عیان ہو یا اخیان مثل لیکن بہت سی قوموں نے طریق حق کو دشوار
 سہرا اور رک خط کی مدت کو بہت طول جانا اور اپنے حصول مراد میں جلدی کو دوست رکھا
 پس طریق علم کو مختصر کر ڈالا اور چند بال او کھیر لینے اور معانی اصول فقہ سے چند حروف
 نکال لینے پر اقتصار کیا۔

و تشریحات علل و وجوہ اشعار کہ تقسیم فی الوشم برسم العلم داخل و خارج
 عند لقاء حضورہم و ضیوہا و اوقافہ الخوض و الجہال یناظرون بیکسا و
 یتلاطمون علیہا عند التصاد و عنہا قدر حکم بالغالب بالحدق و التبرین
 فیہو الفقیر المذکور فی عصرہ و الرئيس المعظم فی بلادہ و مصرہ هذا قدس
 لہم الشیطان حیلة لطیفہ و بلامہ منہم مکیہ بلیغہ فقال لہم هذا اللیل فی الیدیکم
 علم قصیر و بضاعتہ مرجات لا نفی بیلغ الحاجۃ و الکفایۃ فاستعینوا علیہ بالکلام و
 صلوة بمقطعات منہ و استظهر و اباصول المتکلمین یتسم للمرء مذهب الخوض
 و عیال النظر فصدق علیہم ابلیس ظنہ و اطاعہ لکثیر منہم و اتبعوہ الا فریقا
 من المؤمنین فیما للرجال و العقول ین یندھب ہم و انی یجدوہم الشیطان
 علی عظمہم و موضع رشحہ و اللہ المستعان انتہی کلام الخطار رحمہ اللہ
 تہجیر اور اوکا نام علل رکنا اور اسپا پر رسوم و نشان بلام کے شمر اس کے کیو کو سکو شعلہ اور
 علامت مقرر کیا اور اپنے دشمنوں سے لڑنے میں او سکو ڈال بنایا اور غرض بدال کی روح
 او سکو درہ مقرر کیا اوسی سے وہ باخود ہا مناظرہ کرتے تھے اسی پر ایک دوسرے کو طمانچہ داتے
 اور اسکے صادر ہونے کے وقت جو امین غالب ہوتا او سکو باہر اور غریزہ الوجہ و خیال کرتے اور
 وہی اونکے زمانہ میں فقیہ مشہور اور اونکے شہر ملک میں بڑا رئیس ہوا کرتا وہ اسی حاکمین تھے کہ
 چپکے سے شیطان نے ان میں اپنی ایک حکمت علی گسیٹ دی اور اونے ایک بڑا دانو کیلا میں اور یہ کہ
 کہ یہ علم جو تمہارے پاس ہے ایسا چوڑا اور یہ یونہی ایسی کوٹھی ہے کہ حاجت روائی کے لیے کامل
 و کافی نہیں ہے تب علم کلام سے اونہوں نے مدد چاہی اور او کے ٹکڑوں سے پونہ چھوڑا
 اور اصول متکلمین سے یہ پناہی پاستہنگے تاکہ لوگوں کے لیے خوض کی اس میں خیال
 نظر کی کشادہ ہو جائیں پس اس طرح سے ابلیس نے اپنے خیالات کو او پر ٹھیک بیٹھا
 دیا اور بہت لوگوں نے او کی اطاعت او پیروی کی مگر مسلمانوں کا ایک فرقہ اس بلایت
 بچ گیا آگے افسوس یہ لوگ اپنی عقل لیے ہوئے کہاں چلے جاتے ہیں اور شیطان ان کو آدم
 اچھے سے دھتکارا ارشاد کر کہاں بہکائے بہتر تاہ اب تو اللہ ہی پر بہرہ و سارے تمام ہوا کلام

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

حکایت حال الناس قبل المائة الرابعة بيان سبب الاختلاف بين
 الاوائل والاخر في الانقسام الى مذهب من المذاهب عدم بيان
 سبب الاختلاف بين العلماء في كونهم من اهل الاجتهاد المطلق او اهل
 الاجتهاد في المذهب والفرق بين هاتين المنزلتين واعلم ان الناس كانوا
 في المائة الاولى والثانية غير مجتمعين على التقليد المذهب احد بعينه قال في
 المكي في قوت القلوب ان المكتب والبحر عات محدثة والقول بمقالات الناس
 والفتيا بمنزلة لواحد من الناس اتخاذ قوله والحكاية له في كل شيء والتمسك
 على مذهبه لم يكن الناس قديما على ذلك في القرنين الاول والثاني اتهموا
 كان الناس على درجتين التمسك والاعامة وكان من خير العامة انهم كانوا في
 المسائل الاجماعية التي لا اختلاف فيها بين المسلمين اديين جمهورا بالاجتهاد
 لا يتقلدون الا صاحب الشرع وكانوا يتعلمون صفة الوضوء والغسل والاحكام
 الصلوة والزكاة ونحو ذلك من اياتهم او معلني بلادهم فيمشقون على
 ترجمه حکایت حال اولوں کو گوینا جو چوتھی صدی کے پہلے تھو اور بیان سبب
 اختلاف در میان اوائل اور اواخر کے انتساب اور عدم انتساب میں کسی ایک
 مذہب کے ان ذراہ میں تین سے اور بیان سبب اختلاف در میان علماء اسکے اوسکے
 اہل اجتہاد مطلق اور اہل اجتہاد فی المذہب ہونے کے اور ان دونوں کے فرق
 کے بیان نہیں جانتا تھا کہ پہلی اور دوسری صدی میں لوگ کسی ایک مذہب حنین کے
 تقلید پر تھے نہ تشر ابو طالب کی نہ فوت القلوب میں کہا تو کہ یہ کتابت اور مجموعات سبب نوید ہیں اور
 لوگوں کے قول کے مطابق بنا اور کسی ایک شخص حنین کے مذہب کے موافق فتوا دینا اور اسکے قول کو
 ہر شے میں انکار کرنا اور حکایت کرنا اور اسکے مذہب پر تمام دینا پہلے اور دوسرے فرق کو گوینے کو
 زعم الیہ کہ نہ پرستہ ایک علماء اور ایک عامہ عوام کے تو یہ حالت تھی کہ وہ ان مسائل اجاعیہ میں
 در میان علماء اور در میان جمہور بہتر بہتر بہتات نہیں ہوئے صاحب شریعہ کی تقلید نہ کرتے تھے اور
 سخت ذرا غفل اور حکام صلیۃ و زکوۃ وغیرہ کو اپنا پاپ اولوں اور شریعت کو خطو و سیکر اور نہیں کی جا رہا

۵۸
 السجدة
 وینویس
 ۱۱

براد او تحت رحم واقعہ نادرق استفتوا فیہا ای مفتی و جلالت اس منہج تدریس
 مدعی قابل ابن الامام فی الاختصاص کا دوا استفتون سرور واحد اور حقہ غیر غیر
 ملتزمین مفتی واحد انتہی و اما العلماء فکانوا علی مرتبتین منهم من امن فی
 تتبع الکتاب السنۃ و اکثرت حتی حصل لہ بالقوة القریبۃ من الفعل مملکان
 ۱۰ منصب مفتیانی الناس بعضهم فی الوقائع غالباً بحيث یکون جوابہ اکثر ما یسأل
 فیہ و یخص باسم المجتہد و هذا الاستعداد یحصل تارة باستلزام فیہ فی جمیع
 الروایات قائمہ و رد کثیر من احکام فی کما حدیث کثیر منہ فی آثار الصحابہ و التابعین
 و تبع التابعین مع ما لا ینفک عنہ العاقل العارث بالذکر من معرفتہ و اتم بانکلام
 فصاحب العلم یا کہ تار من معرفتہ طرق الجمع بین المختلفین و ترتیباً لہ لہ بل یحضر
 ذلک کمال الامامین القدر و ینبئ احمد بن محمد بن حنبل و اسحق بن راہویہ
 فی مجتہد اور جب او کو کوئی واقعہ نادر پیش آتا جو جس مفتی کو پاس نہ ہوں تعین کسی اور سے
 فتوہ الیہ پہنچتے تھے این ہام نے اپنی کتاب تحریر کے آخر میں لکھا ہے کہ وہ لوگ کسی ایک سے
 اور کسی اور سے غیر سے استفتا کیا کرتے اور بدون التزام اور تعین کسی خاص مفتی سے
 فتوہ الیہ کیا کرتے تھے اور کیوں علماء میں وہ دو طرح پرستے ایک وہ جنہوں نے تتبع کتاب
 اور سنت اور آثار میں استتد بخور کیا جس سے او کو ساتھ قوت قریبہ کے فعل سے اس
 ملکہ ہو گیا جس سے وہ لوگوں میں مفتی قائم ہونے کے لائق ہو گئے اور اکثر وقایع میں او کو
 جواب دینے لگے اور جواب بالصواب (یعنی میں) وہ ایسے مشاق ہو گئے کہ او کا جواب اس وقت
 توقف سے زیادہ تھا اور وہی لوگ مجتہد کے نام سے مشہور و مشہور ہو گئے اور یہ اس وقت
 کسی حاصل ہوتی تھی و روایات سے جمع کرنے میں بہت کوشش کرنے سے کیونکہ بہت
 سے احکام احادیث اور آثار صحابہ اور تابعین میں وارد ہیں باوجودیکہ
 ادارت باللہ جس کو اسکی معرفت مواقع کلام سے حاصل ہے اور صاحب علم جو آثار کثیر
 و طرق جمع بین المجتہدین و ترتیب دلائل وغیرہ کے ساتھ مثل دونوں امام پیشہ آج
 بن محمد بن حنبل و اسحق بن راہویہ کے جانتا ہے اس سے خافض و صاحبان نہیں

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

وتأدية أحكام طرقات الخمر وضبط الأصول المروية في كل باب باب عن
مشايخ الفقهاء من الزباط والقواعد مع جملة صالحين من السنن والأخبار
كحال الأمامين القدوة ابن يوسف والمجددين الحسن ومحمد بن محمد
من مائة القرن والسنة ما لا يمكن من معرفة رؤس الفقهاء وأهميات مسائل
أولتها التفصيلية وحصل له غالب الرأي ببعض المسائل الأخرى من أدلتها وتوقف

في بعضها واحتياج في ذلك إلى مشاورة العلماء لأنه لم يتكامل له الاحداث كما
يتكامل للجمهور المطلق فتعوز به في البعض غير مجتهد في البعض قد تواتر
عن الصحابة والتابعين انهم كانوا اذا ابلغهم الحديث يميلون به من غير
ان يلاحظوا شرط تعدد الماتين طمأنينة فمما التمس له المجتهدون باحسانهم

قل مکان لا یفتد علی مذہب مجتہد بعینہ دکان ہذا حول واجبہ ذلک الزمان
نہ جہتہ اور کہیں یہ استدعا حاصل ہوتی ہر طرف تخریج کے محکم کرنے سے اور اول
صول و ضوابط و قواعد کے ضبط کرنے سے جو ہر باب میں مشائخ فقہ سے مروی
ہر ساتھ حملہ صالحہ کے سنن اور آثار سے جسے کہ دونوں امام و پیشوا الی لوسف

محمد بن الحسن تھے اور انہیں سے بعض کو معرفت قرآن اور سنت امین اس قدر قوت حاصل تھی کہ جبکہ فریجہ سے اونکو روش فقہ اور اسکے اصل مسائل کے ادلہ تفصیلیہ کے ساتھ معرفت حاصل ہو گئی اور اسکی دلیلوں سے دوسرے سکولن میں اونکو

ماورث کرنے کے محتاج ہوئے کیونکہ اونکے لیے تمامی اسباب اجتہاد کے فراہم
ہوئے جیسا کہ مجتہد مطلق کے لیے کامل ہو گئی پس ایسے وہ بنامین مجتہد اور بعض بن
مجتہد ہے اور صحابہ اور تابعین سے بطور تواثر ثابت ہے کہ انکو جب کوئی حدیث پہونچتی

یہ زمینیں بہت کم تھیں اور اس زمانہ میں گویا یہ واجب ہو گیا کہ

سبب ذلک ان المشتغل بالفقر لا یجوز ان یخلفوا عن خالتین احدیہما ان یکون
 کبر مقتدر مع قدر المسائل التي قد اجاب فیها بشیء دون من قبل من ادلتها
 التفصیلیة ونقدھا وتفقیرھا خذھا وترجمہا علی بعض وھذا امر جلیل
 لا یتعمد الا بالامام قیامتہ بہ قد کفی مؤثر فرشی المسائل وایراد الدلائل فی کل
 باب باب فیستیعین فی ذلک ثم یشغل بالنقد والترجمہ ولولا ھذا الامام
 صاحب علیہ ولا معنی لک کتاب امر صعب مهم امکان کہ امر اسرہل ولا بد لکن فی المسئلۃ
 ان یحسن شیئاً مما سبق الیہ امامہ ویستدلک علیہ شیئاً فان کان استدراکہ
 اقل من مواضعہ من اصحاب الوجوہ فی المذھب وان کان اکثر
 لم یعد تفرعاً وجوہاً فی المذھب وكان من ذلک منسباً الی صاحب المذھب
 فی الجملۃ معتمداً عن ما یتسبیء بالامام آخر فی کثیر من اصول مذھبہ و
 ترجمہ اور اسکا یہ سبب کہ مشتغل بالفقر دو حال سے خالی نہیں ایک یہ کہ اوسکی
 بڑی ہست اور مسائل کا یہی تاسع نہیں ہیں تین سابقین اس کے اولہ تفصیلیہ
 سے اور سکا جواب سے چکے اور اوسکی تنقید اور اس کے باخت کی تہقیر اور بعض پر بعض
 کی ترجیح وغیرہ سب کہ کر چکے ہیں اور یہ ایسا جلیل الشان امر ہے کہ بدون کسی امام
 کے پیروی کے پورا نہیں ہو سکتا اور چونکہ درستگی مسائل اور ہر باب میں ایراد و
 کی مشقت کو وہ لوگ برداشت کر چکے تھے اسلئے یہ اس نے اس میں مدد لینے لگے اور پھر
 تنقید و ترجیح میں مشغول ہوئے اور اگر اونکا یہ امام نہ ہوتا تو اوس پر بڑی مشکل پڑتی اور پھر
 اس کا یہ امر صعب کے ساتھ امکان اسرہل کے کیا معنی ہوتے اور اس تنقیدی کے سلیس یہ ضرور
 ہوا کہ اپنے اماموں کی طرز و روش کو اسی طرح جانے اور اوس پر اور کچھ بڑا و سے اور اوس
 سے بڑے پس اسکا استراک اوسکی موافقت سے اگر اقل ہوتا تو اصحاب وجود فی المذھب
 میں شمار کیا جاتا تو اگر اکثر ہے تو اسکا تفویض فی المذھب میں نہیں گنا جاتا اور باوجود
 کے بھی کسی صاحب المذھب کی طرف فی کمالیہ طور پر اوسکی نسبت کی جاتی ہے کہ خلی وہ
 پیروی کرتا تو جسے دوسرے اماموں کے ہست سے اصول مذھب و فروع میں جہاد کرتا ہوتا

الشیخ
 علیہ السلام

و کوجہ لشل هذا بعض المجتہدات لم یسبق بالجواب فیہا اذا التوقیحت متنا بعتہ
والباب مفتوح فیاخذها من الكتاب والسنة واثار السلف من غیر اعتماد
على امام صر ولكنها قليلة بالنسبة الى ما سبق بالجواب فیہ وهذا هو المجتہد
المساق المنتسب وثانیہا ان یکون اکثرہ من معرفة المسائل التي یستفہ المذہب

عالم یتکلم فیہ المتقدمون وحاجتہ الى امام یا شیء فی الاصول الحمدة فی کل
باب باب استد من حاجة کلاول کان مسائل الفقه متعاقبة متشابهة فشرع
یتعلق بامام قائلوا ابتداء هذا بتقید مذاہبهم وتنقیح اقوالهم لکان ملزم ما لم یسا
لایطبقه ولا یفتقر من طول عمره فلا سبیل له الى ما یجوز الا ان یحمل النظم فیما سبقت
و یصرح للتفاریع وقد یوجد لشل هذا الاستدکات على امامیه بالکتاب والسنة
واناذا السلف والقیاس لکنها قليلة بالنسبة الى موافقاته وهذا هو المجتہد والشیخ
فمن آراء السوفیة بعض مجتہدات ایسے ہی پاسے جاسکتے ہیں جنکا جواب پہلوں کی بھی
نہیں دیا ہو کیونکہ قائل یہ بید دیگر سے واقع ہوا کرتے ہیں اور اسکے دروازے کھلے ہیں اس پر ہر
کرتا ہر کتاب اور سنت اور آثار سلف سے بغیر اعتماد کے اپنے امام پر لیکن یہ پہلوں کی جواب کی
پہلیت کم ہو اور یہ مجتہد مطلق منتسب ہو اور دوسرا وہ ہو کہ جسکی بڑی ہمت اور مسائل کا پختہ
جو لوگوں نے اس سے پوچھا اور تقدر میں نے اس میں کچھ کلام نہیں کیا اور اسکی حاجت آپ
امام مقتدی کیلئے جسکے مول مہرہ کے ہر ہر بایں میں یہ پیر دی کرتا ہر پہلے سے زیادہ ہو کیونکہ
مسائل فقیہ ایک دوسرے میں ملے ہوئے اور باخود چٹے ہوئے اور اسکے تمامی فروع انہی میں
میں لگے ہوئے ہیں پس اگر یہ اسکے مذاہب کی تنقید اور اسکے اقوال کی تنقیح کرنے لگے
تو اپنے اوپر ایسے امر کا لازم کرنے والا ہوگا جسکی وہ طاقت نہیں رکھتا ہو اور عمر بھر اس سے
قانع نہ ہو سکیا پس اسکے ان مشکلات کو دفع کی کوئی صورت نہیں ہو مگر یہی کہ جو اسکے
پہلے ہو گیا ہو انہیں امور پر نظیر و نگوخل کرتا اور تقریظوں کو متفرع کرتا جائے اور کہیں
کو بہت سے استدکات اپنے امام پر کتاب اور سنت اور آثار سلف اور قیاس سے ملتے ہیں
لیکن وہ بہ نسبت اسکی موافقات سے کم ہوتے ہیں اور یہ مجتہد نے المذہب سے ہے

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

واما بحالہ الثانیۃ وہی ان یستغفر من جملہ اولادہ فی معرفتہ اولادہ ما سبق الیہ شہ
 یستغفر من جملہ ثانیۃ فی التفریع علی ما اختارہ واستحسنہ فی حالہ بیضا غیر
 واقتر کبیرا بعد من زمان الوحی و احتیاج کل عالم فی کثیر محالہ بدلتہ فی علم
 الی من معنی من روایتہ کہ احادیث علی تشب متونہا وطر قرا و معنی مراتب
 الرجال و مراتب صحیحہ الحدیث وضعہ و جمیعہ ما اختلف من الاحادیث کذا
 وکتبہ لما اخذ الفقہ منہا و من معرفتہ غریب اللغۃ و اصول الفقہ و من
 روایتہ المسائل الی سبب النکاح بنوا من المتقدمین مع کثرتہا جلد او
 کتابہا و اختلافہا و من توجید افکارہ فی فہم تلك الروایات و عن ضہا
 علی الکلالہ فاذا انشد عمرہ فکیف یوفی حق التفادیر بعد ذلک و النفس
 الانسانیۃ و ان کانت ذکیۃ لیس احد معلوم فہم عما وراہہا
 تو جہتہ اور تیسری حالت یہ ہے کہ پہلے اپنی کوششوں کو معرفت اولادہ ماسیتہ
 میں صرف کرے اور پھر اس کے بعد تفریعات میں جس طور پر اوں کو اختیار کیا ہی یا مستحسن
 سمجھا سمجھا اسے اور یہ حالت البیہ غیر واقعہ ہے بیاعت و دور ہوسنے اس وقت کے
 زمانہ وحی سے اور بیاعت احتیاج ہر عالم کے اپنے بہت سے ضروری علوم میں
 متقدمین کی طرف مختلف المتون اور مختلف الطرق حدیثوں کی روایت میں اور
 معرفت مراتب رجال اور مراتب صحیح حدیث اور اس کے ضعف میں اور احادیث
 و آثار مختلفہ کے جمع کرنے میں اور اسے ماخذ فقہ کے خبردار ہونے میں اور لغات
 عربیہ اور اصول فقہ کے پہچاننے میں اور روایت کرنے سے اون مسائل کے
 جنہیں متقدمین کلام کر چکے ہیں باوجود کثرت اور تباہی اور اختلاف اس کے اور
 توجہ سے اپنی فکر کی ان روایات کے تیسرے کرنے میں اور دلالت پر اس کے کرنے
 سے پس باب اپنی عمر کو اس میں تمام کر ڈالے گا تو حق تبارک و تعالیٰ اس کے بعد کیونکر
 ادا کریگا اور نفس انسانی کتنا ہی پاک و مقدس ہو تو بھی اس کے لیے ایک
 درمیں ہے کہ اس کے آگے وہ عاجز نہ جاتا ہے ۔

قاتماکان شد امتیاز اول من المجتهدین حین کان الحدیث قریباً
 والعلوم غیر متشعبة علی الله لم یتیسر ذلك ایضاً الا لبقول فیلسوفهم مع ذلك
 كانوا مقتدین غیر مجتهدین علیهم ولكن كثرة نصر فاتهم فی العلم صاروا مستغنیين
 وبالجملة فالتمذهب بالیومین من الهدى الله تعالى العلماء وجمهم علیهم من حيث الشعر
 او لا یشرعن ومن شواهد ما ذکرناه کلام الفقیه ابن زیاد الشافعی الیمینی فی فتاواه
 حیث سئل عن مسئلتین احاب فیہما البلیغینی بخلاف مذهب الشافعی فقال
 فی الجواب انک لا تعرف توجیه الکلام البلیغینی ما لم تعرف درجته فی العلم فانه انما قد
 سئل عن متب خیر منقل من اجل التخرج والتوجیه واعنی بالمطلق المنتب من العلوم
 وترجم بخلاف الرابع فی المنہج کا امام الذی ینسب لیه هذا حال کثیر من جمہارہ
 اکابر اصحاب الشافعی من المتقدسین والمتأخرین وسیاقی ذکرہم وترتیب درجاتہم
 ترجیحاً اور پہلے طرز کے مجتہدین کے لیے جب زمانہ وحی کا قریب اور علوم بھی بہت شاخ
 بشل نہ ہوتے تھے البتہ یہ آسان تھا مگر تو یہی یہ بہت ہر کم لوگوں کو میسر ہوا اور پھر وہ بھی
 اپنے مشائخ کے مقتدی اور ان پر اعتقاد کرنے والے تھے لیکن علوم میں بہت گہرے تھے
 سے وہ خود مستقل ہو گئے انما اصل ان مجتہدین کا مذہب مذہب ہونا اور لوگوں کا اسکو
 اختیار کرنا ایک بھید ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اوپر اہام کیا اور انکو اس پر مجتمع
 کر دیا چاہن وہ اسکو جانین یا سجانین اور اسکی خبر رکھن یا نہ رکھن اور جو تھے
 ذکر کیا ہوا اسکے شواہد سے کلام فقیہ ابن زیاد شافعی الیمینی کا اسکے فتوایں میں ہے
 جبکہ وہ سوال کیے گئے اور دو مسئلوں سے کہ حسین بلقینی نے بخلاف مذہب شافعی
 کے جواب دیا تھا اور انہوں نے کہا کہ تو بلقینی کے توجیہ کلام کو نہ جان کتابتک کہ علم
 میں تو اس کے درجہ کو نبائے کیونکہ وہ امام مجتہد مطلق منتب خیر منقل اہل تخرج اور ترجیح
 سے ہوا اور مستطیع ترین اور سکھرا دیتا ہوں جسکو ایسی ترجیح کا اختیار ہو جو اپنے امام
 کے راجح کر دے کہ اسکو ہوا اور یہ حال بہت سے متقدمین متأخرین اکابر علماء شافعی کا ہوا
 اور قریب ہوا انکا ذکر اور اس کے درجات کی ترتیب کا بیان آتا ہے

یہ زمان
 زیاد
 ۱۲
 کو

ولا یتأدق هذا الفرص بالاجتهاد المقتد كما صرح به ابن الصلاح والنووی
 فی شرح المذهب والمسلک مبسوطہ فی کتابنا السنن بالرد علی من اخلد الی الارض
 وجعل ان الاجتهاد فی کل عصر فرض ولا یشیر شیء لاء عن الاجتهاد المطلق
 المنتسب من کونهم شافعیۃ كما صرح به النووی وابن الصلاح فی الطبقات
 وتبع ابن السبکی ولہذا صنفوا فی کتب المذہب افتاوا ولوا وظل نفس
 الشافعیۃ كما ولی المصنف وابن الصبیغ تدریس النظامیۃ ببغداد وولی
 امام الحرمین والغزالی تدریس النظامیۃ ببغداد وولی ابن عبد السلام
 الجبائیۃ والطاہریۃ بالقاہرۃ وولی ابن دقیق العید الصلاحۃ الجبائیۃ
 لمشہد امامنا الشافعی رضی اللہ عنہ والفاضلیۃ والکاملیۃ
 غیر ذلک اما ینبغی رتبۃ الاجتهاد المستقل فاذہم ینبغی بذلک ان ینبغی شافعیۃ ولا ینقل قولہ
 تو جہمہ اور یہ فرض اجتہاد مقتد سے او انہیں ہو سکتا جیسا ابن الصلاح نے اسکی
 تفسیر کی ہے اور نووی نے شرح مہذب میں مفصل بیان کیا ہے اور یہ مسئلہ ہماری افسوس
 کتابین جگہ نام رد علی من اخلد الی الارض وجعل ہر نہایت بسط و تفصیل سے بیان کیا
 گیا ہے کہ اجتہاد ہر زمانہ میں فرض ہے اور یہ لوگ اجتہاد مطلق منتسب سے اپنے شافعی ہونے
 سے خارج نہیں ہو سکتی جیسا کہ نووی اور ابن الصلاح نے طبقات میں اسکی
 تفسیر کی ہے اور ابن سبکی نے بھی اسکی تہجیت کی ہے اور ایسیلئے انہوں نے اس مذہب
 میں کتابین تصنیف کیں اور فتوا دیا اور دطالیف شافعیہ کے متولی ہوئے جیسا کہ
 مصنف اور ابن الصبیغ بغداد کے مدرسہ نظامیہ کی تدریس کے متولی ہوئے اور
 امام الحرمین اور غزالی بنیسا پور کے مدرسہ نظامیہ کی تدریس کے متولی ہوئے اور
 ابن عبد السلام قاہرہ کے مدرسہ جابیہ اور طاہریہ کامتولی ہوا اور ابن دقیق العید
 صلاحیہ کا جوہار کے امام شافعی رہے کے مشہد مقدس کے قریب ہے اور فاضلیہ اور کاملیہ
 کامتولی ہوا لیکن وہ شخص کہ رتبہ اجتہاد مستقل کو پہونچ گیا ہے تو وہ اس سبب سے مستثنیٰ
 ہونے سے خارج ہو گیا اور اسکے اقوال کتب مذہب میں نقل نہیں کیے جاسکتے

اولاً اعلم احد ابلغ هذه الرتبة من اصحاب كاكابا جعفر بن جریر الطبری فإنه
 كان شافعيًا ثم استقل بمذهب هذا قال الراغبی وغيره ولا یجد تفرده في
 في المذهب انتهى وهي إحدى مسنن مما سالت الولی ابو ذرعة ان كان
 یقتضی ان ابن جریر لا یجد شافعيًا وهو مردود فقد قال الراغبی فی اول كتاب الازکرة
 من الشرح تفرده ابن جریر لا یجد وبعدها فی مذهبنا وان كان معده وافی طبقات اصحاب
 الشافعی قال اخنودی فی التمهید فی ذکر ابو عاصم العبادی فی الغفران الشافعیة
 وقال هو من افراد علمائنا واحدا فقه الشافعی بحسب الریع المرادی والحاصل ان جعفر بن
 انتهى معنی انتسابه فی الشافعی انه جرى علی طریقته في الاجتهاد واستقرأ الاكالة وقوله
 بعضنا علی بعض ووافق اجتهادهم اجتهادى واذا خالف احكاما لم یبطل بالاجتهاد
 ولم یخرج عن طریقته الا فی مسائل ذلك لا یقدح فی دخول فی مذهب الشافعی
 تفرده جعفر بن جریر کسی کو نہیں جانتا کہ اصحاب میں سے اس رتبہ کو پہونچا ہو مگر ابو جعفر
 ابن جریر الطبری کہ پہلے وہ شافعی تھا پھر اسکا ایک مستقل مذہب ہو گیا اسمیں پہلے رتبہ
 وغیرہ نے کہا کہ اور اسکا تفرد مذہب میں کوئی وجہ موجود نہ شمار کیا جائیگا استثنایاً اور میرے
 نزدیک ولی ابو ذرعة کا یہ حال بہت ہی پسندیدہ ہے مگر کلام اسکا اس امر کو مقتضی ہے
 کہ ابن جریر شافعیوں میں نہ محدود ہو تو یہ مردود ہے کیونکہ رافعی نے اسی شرح میں
 کتاب الزکوۃ کی شرح میں کہا ہے کہ ابن جریر کا تفرد ہمارے مذہب میں بطور
 کے نہ محدود ہوگا اگرچہ وہ طبقات شافعیہ میں محدود ہے اور نووی نے شرح
 تہذیب میں کہا ہے کہ ابو عاصم عبادی نے اسکو فقہ شافعیہ میں نوکر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ
 ہمارے علماء سے ہے اور اسنے فقہ شافعی کو ربیع مرادی اور حسن زعفرانی سے اخذ کیا ہے اور اس
 امام شافعی کی طرف منتسب ہے شکیہ معنی میں کہ اسنے اپنے جہاد و تحقیر اہل اہل اور اہل باخود
 ترتیب کو اونہیں کے طریقہ پر جاری کیا ہے اور انکا اجتہاد انکے اجتہاد کے موافق ہوا ہے
 اور جب کسی اور شے کی مخالفت کی تو اس مخالفت میں کچھ پرواہ کی اور انکا طریقہ سے
 خارج ہوئے مگر خیر نسئلہم اور یہ انکا امام شافعی کو مذہب میں داخل ہونے کی وجہ سے

یہاں
 دوہ
 رافعی
 میں نہ
 محدود
 ہو گا
 فقہ

ومن هذا القبيل محمد بن اسمعيل البخاري فانه متعدد في طبقات شافعية
 ومن ذكره في طبقات الشافعية الشيخ تاج الدين السبكي وقال انه تقسم
 بالمتوسط والحد تقسم بالشافعية فاستدل شيخنا العلامة على ادخال البخاري
 في الشافعية بذكرهم في طبقاتهم وكلامهم النووي الذي ذكرناه شاهد لذلك
 الشيخ تاج الدين السبكي في طبقات ما انفك كل تحرير اطلاق المخرج اطلاقا فسطران
 ذلك المخرج ان كان ممن يغلب عليه المذهب التقليدي كالشيخ ابو حامد والغفال
 عدس المذهب ان كان ممن يكثر من وجوه كالحمد بن اكرامة يعني في جرحه من جهة
 محمد بن نصر المروزي ومحمد بن المنذر فلا يعد فاما المروزي فبعد ابن شريح فيكون
 الدرر جرحين لغيره من احوالهم بن ولم يقتل والتقييد للرافضة الخراسانية
 وذكر السبكي في طبقاته الشيخ ابان الحسن كما شري امام اهل السنة والجماعة وقال انه
 معد من الشافعية فانه تقسم بالشيخ ابان الحسن المروزي انتهى قول ابو زيار
 في حقه اور اسي قبيل سے محمد بن اسمعيل بخاری ہیں کہ لوگوں کی ایک طبقات شافعیہ میں شمار کیا ہے
 اور جو لوگوں کی ایک طبقات شافعیہ میں شمار کیا ہے اور ان میں سے شیخ تاج الدین سبکی ہیں اور ان میں
 کہا کہ بخاری زحیدی سے نقد حاصل کی اور محمد بن امام شافعی سے فقہ کو کیا شیخ تاج الدین سبکی
 بخاری کو طبقات شافعیہ میں ذکر کرنے سے ہمارے شیخ علامہ سے بخاری کو شافعیوں میں داخل کرنے پر
 استدلال کیا ہے اور نووی کا وہ کلام جس کو سبکی نے ذکر کیا ہے اور کا شاہد ہے اور شیخ تاج الدین سبکی کی طبقات میں
 جو ذکر کیا ہے اور کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو خارج مطلق چھوڑ دی تو دیکھا جائیگا کہ وہ خارج اگر ان لوگوں
 ہو کہ جب مذہب ان نقلی غائب ہے یا نہ شیخ ابان حاد اور قتال کے تو وہ اس مذہب کے لوگوں میں شمار کیا جائیگا
 اور اگر وہ ان لوگوں میں ہو کہ جو اکثر مذہب خارج ہو جائیگا رہا ہو مانند محمد بن ارباب یعنی محمد بن جریر اور
 محمد بن خزیمہ اور محمد بن نصر المروزی اور محمد بن المنذر کے تو وہ میں معدود ہو گا اور لیکن منی اور بعد اس کے ان
 شیخ کو یہ لوگ دونوں ہجرت کر میانین ہیں نہ تو محمد بن کا نہ خارج ہیں اور نہ عراقین کے خراسان کے تقلید
 مانتے ہیں انتہی اور ذکر کیا سبکی نے اسے طبقات میں کہ شیخ ابو الحسن اشعری اہل سنت و جماعت کا امام ہیں
 یہی کہ کہ یہ شافعی نہیں معدود ہیں کیونکہ انہوں نے شیخ ابان حاد مروزی سے فقہ حاصل کی ہے کہ امام ہو قول بن ہاکم

محمد بن
 ارباب

ومن شواہد ما ذکرنا ایضاً ما فی کتابنا کا نوار حیت قال وادعی برون
 الی مذهب الشافعی وادعی حنیفہ و مالک و احمد اصناف احمدھا العوام
 و تقلید ہم للشافعی متفرع علی تقلید المنتسب لشافعی البالغون الی مرتبہ
 الاجتہاد و الاجتہاد یقلد مجتہدا و انما ینسبون الیہ لجرم علی طریقہ فی
 الاجتہاد و احتمال کادلہ و ترتیب بعضہا علی بعض التالک المتوسطون و ہم
 الذین لم یبلغوا رتبہ الاجتہاد و لکنہم وقفوا علی اصول اکمام و تمکنوا من
 قیاس ما لم یجدہ مفسر صا علی ما نفق علیہ و هؤلاء مقلدون لہ و کلان
 من یاخذ بقولہم من العوام و المشہور انہم لا یقلدون فی انفسہم لانہم
 مقلدون انتہی کلامہ کا نوار فان قلت کیف یکون شیء واحد خیر من
 فی زمان و واجباً فی زمان اخر مع ان الشرع واحد فلیس قولک لم یکن
 الا تشاء بالاجتہاد قول واجب ثم صاد واجباً کا و کا متناقضاً متناقضاً
 ترجمہ اور جو کہتے ہا اس کے شواہد سے وہ بھی ہر جو کتاب الانوار میں ہر چنانچہ او میں کیا ہو
 کہ شافعی اور حنیفہ و مالک و احمد کے مذہب کی طرف جو لوگ منسوب ہیں وہ چند طرح پر ہیں
 ایک اونہیں سے عوام ہیں اور انکا امام شافعی کی تقلید کرنا متسبب کی تقلید پر متفرع ہو اور دوسرے
 وہ لوگ ہیں جو اجتہاد کے مرتبہ کو پہنچے ہوئے ہوں حالانکہ ایک مجتہد دوسرے مجتہد کی تقلید نہیں
 کرتا مگر باوجود اسکے بھی جو یہ لوگ اپنے کو ادنیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں تو اس سے کہ انکا اجتہاد و احتمال
 اولہ اور اسکی ترتیب با یکدیگر اونہیں سے کہ طریقہ پر جاری ہو اور تیسرے درمیانی لوگ اور وہ ہیں
 کہ مرتبہ اجتہاد کو نہیں پہنچے لیکن اپنے امام کے اصول سے واقفیت رکھتے ہیں اور انہیں سے
 منصوصہ کے قیاس پر بنا کر اپنے ائمہ کے قادی ہیں اور یہ لوگ درحقیقت ان کے مقلد ہیں
 اور ایسی جو لوگ عوام میں سے ان کے اقوال کو اخذ کرتے ہیں اور مشورہ ہو کہ فی نفسہ وہ مجتہد
 نہیں کیونکہ وہ مقلد ہیں تمام ہوا کلام کتاب الانوار کا پس اگر کہے تو کہ کیونکہ ایک خیر ایک مابین
 غیر واجب اور یہی خیر دوسرے زمانہ میں واجب ہو گئی باوجودیکہ شرع ایک ہی ہے پس تمہارا یہ کہنا
 کہ ایک مجتہد مستقبل کا اجتہاد واجب نہ تھی پھر واجب ہو گئی نہیں ہر مگر قول متناقض اور متناقض

قلت الواجب کا صلی ہر ان کیوں فی کلامتہ من یغرت الاحکام الفرعیۃ مع
 من اولیٰ التخصیص لہ اجتمع علی ذلک اہل الحق وصدقہ الواجب واجبۃ لہا
 مکان الواجب طرق متعددہ وجب تحصیل طریق من تلك الطرق من غیر
 تعین واذ تعین لہ طریق واحد وجب ذلک الطريق بخصوصہ کما اذا کان للثمن
 فی شخصۃ شدیدۃ یضاف منہ الہلاک وکان لدفع شخصۃ طرق من
 شرائع الطعام والتقاط الفواکہ من الصحراء واصطیاد ما یلتقوت بہ وجب تحصیل
 شیء من ہذا الطرق کا علی التعین فاذا وقع فی مکان لیس هنا ک
 حیدر ولا فواکہ وجب علیہ بذل المال فی شراء الطعام وکذلک کان
 للسلف فی فی تحصیل ہذا الواجب کان الواجب تحصیل طرق من تلك الطرق کا علی
 تعین فی السدۃ ذلک الطرق کا طریق واحد وجب ذلک الطريق بخصوصہ
 فوجہتم تو اس کے جواب میں میں یہ کہتا ہوں کہ واجب اصلی تو یہی ہے کہ است بین ایسا
 شخص ہو جو احکام فرعیہ کو اس کے اولہ تفصیلیہ سے جانتا ہو اسپر تمامی اہل حق کا اجماع
 ہے اور مقدمہ واجب کا واجب ہو اگر تاہو واجب کسی واجب کے طرق متعددہ
 ہوں تو تحصیل کسی ایک طریقہ کے اون طریقوں میں سے بغیر تعین کے واجب کرنا
 جب اس کے لیے کوئی ایک طریقہ متعین ہو جائے تو وہی طریقہ بخصوصہ واجب ہوگا
 مثلاً جب کوئی ایسے شخص شریہ میں مبتلا ہو جائے کہ جس سے اپنی ہلاکت کا خوف
 کرتا ہو اور دفع مخففہ کے بہت سے طریقے ہوں مثل کھانا مول لینے اور صخرہ سے
 چن لینے اور بھڑار اپنی قوت کے شکار کر لینے وغیرہ سے تو کسی شے کا ان طریقوں میں
 سے لا علی اتین حاصل کرنا واجب ہے پس اگر کوئی شخص ایسے مکان میں بھڑا
 جہان نہ کوئی شکار ہو اور نہ کوئی میوہ تو اسپر کھانا مول لینے کے لیے مال ہی خرچ
 کرنا واجب ہوگا کیسی سلف کے لیے اس واجب کے حاصل کرنے میں بہت طریقے
 اور ان طریقوں میں سے بغیر تعین کے ایک ہی طریقہ حاصل کرنا واجب تھا اور اگر بعد وہ
 طریقہ سدود ہو گئے مگر ایک ہی طریقہ باقی رہ گیا پس اب بخصوصہ وہی طریقہ واجب ہے

علیٰ ہرگز نہ ...
 ...
 ...

وکان السلف لا یکتون الحمدیش ثم صار یومنا هذا کتابت الحدیث واجبة وکان
 رواية الحدیث کسبیل لنا الیوم اذ معرفتہ هذه الکتب وکان اذ لا یشتغلون
 بالحدیث واللغة وکان نساہم عریبا کہ یحتاجون الی هذه الامون ثم صار یومنا هذا
 معرفتہ اللغة العربیة واجبة لیحد العهد عن العرب الاول وشواہد ما یحتاج فیہ
 کثیرة جدا وعلیٰ هذا یفتی ان یقاس وجوب تقلید امام بعینہ فانه قد یكون
 واجبا وقد لا یكون واجبا فاذا کان الانسان جاهل فی بلادہ المذہب اذ لا یدل
 ما وراء النہر ولس عنک عالم شافعی ولا مالکی ولا حنبلی ولا کتاب من
 کتب هذا المذہب وجب علیہ ان یقلد مذہبا من حنیفۃ ویمسک علیہ ان
 یمسک من مذہبہ کہ نہ حینئذ یصل من عنقہ وحقہ الشریعة ویسقی بسدی
 مہملا بخلاف ما اذا کان فی الحرمین فانه یمسک لهذا معرفۃ جمیع المذہب
 ولا یکفیہ ان یاخذ یاظن من غیر ثقہ ولا ان یاخذ من ائمة الصوام وکان
 یاخذ من کتاب غیر مشہور کما ذکر کل ذلک فی النہر الفائق شرح کنز الدقائق
 ثم جمہ اور سلف حدیثوں کو نہ لکھے تھے تہذیب آجکل ہوا کہ زمانہ میں کتابت حدیث واجب گئی کیونکہ
 آجکل خبر نہفت ان کتابوں کی روایت حدیث کو کوئی نہیں اور سلف خود وقت نہ شغل تھے
 اور پورا اولی زبان عربی تھی اسلیے وہ ان فنون کا متحمل ہی نہ تھے پھر آجکل ہوا کہ زمانہ میں عرب
 اول کے زمانہ کے بہت دور ہو گیا ہے عربی زبان کا سیکنا واجب ہو گیا اور طے ہوا قیاس کے اور ہی
 بہت شواہد و نظیرین ہیں پس ناسب کہ اسی پر وجوب تقلید امام حسین کی اس کی کہ کسی قوم کو نہ
 اور کسی نہیں مثلاً جب کوئی جاہل آدمی ہند یا اور ان کے شروعیین ہوا اور وہ ان کوئی عالم
 شافعی و مالکی و حنبلی نہیں پایا جاتا اور ان مذاہب کی کوئی کتاب بھی نہیں ملتی تو اوپر مذہب
 پر کہ حنیفہ کی تقلید کرے اور عام ہو کہ اس کے نزدیک خارج ہو کیونکہ اہل التین اگر اس کے
 مذہب کے ایک کا تو رقبہ شریعت کو اپنی گردن سے نکالے گا اور حضری و محل باقی رہ جائیگا بخلاف
 و بحالت کہ جمع حرمین شریفین میں ہو کیونکہ اس کو وہاں تمامی مذاہب معرفت میں ہے
 و رہ کو یہی کافی نہیں ہے کہ حسب اظہار کما ان غیر ثقہ لو کو ان انداز اور یہ بھی نچا ہو کہ عوام

علیٰ ہرگز نہ ...
 ...
 ...

واعتبار ان البصیرة المطلق من جهة خمسة من العلوم قال النووي في المنهاج
 وشرط القاضي مسألة مكلف حر ذكر عدل بسمیع بطریق کافی بحدود
 وكون ان يعرف من القرآن والسنة ما يتعلق بالاحکام وخاصة وغايرہ وبلول
 ونبیہ وناسخہ ومنتسوخہ ومتواتر السنة وغیرہ والمتصل والمرسل وحال
 الرواة قویہ وصدقہا ولسان العرب لغة وھو او اقوال العلماء ومن الصحابة و
 من بعدهم اجماعا واختلافا والقياس بالانواع لھا حکم ان ھذا البصیرة قد
 يكون مستقلا وقد يكون منتسبا الى المستقل والمستقل من امتناع
 سائر البصیرة من بشارت خصال کما تری ذلک فی الشافعی بم ظاہر الصریح
 ان یتصرف فی الاصول والقواعد التي یتبسط منه الفقہ کما ذکر ذلک
 فی اوائل الامم حیث عد ضمیمہ الاوائل فی استنباطہم واستدلالہ علیہ
 ثم یختتم اور جان لو کہ مجتہد مطلق وہ ہے کہ جمیع پانچ طرح کا علم ہو سکے چنانچہ نووی
 نے منہاج میں کہا ہے اور شرط کافی کے تسلیم مکلف آخر ذکر کردہ سمیع تعلیم
 ناطق کا فہم مجتہد ہے اور مجتہد وہ ہے کہ جو قرآن اور سنت میں سے اول امور کو احکام
 سے تعلق میں پہچانتا ہو اور اسکے فاص اور عام اور مجمل اور مبین اور ناسخ و منسوخ
 اور سنن متواترہ اور غیر متواترہ اور متصل و مرسل کو جانتا ہو اور اولیوں کے مال
 کو از روئے قوت و نہایت کے اور زبان عرب کو از روئے لغت و نحو کے اور اقوال
 علماء کو صحابہ و تابعین و تبع تابعین میں سے از روئے اجماع و اختلاف کے اور قیاس
 کو اسکے انواع کے ساتھ پہچانتا ہو پھر یہ بھی جان رکھو کہ یہ مجتہد کبھی مستقل ہوتا ہے
 اور کبھی کسی مستقل کی طرف منتسب ہوتا ہے اور یہ بھی کہ تمام مجتہدین سے تین
 خصلتوں میں ممتاز ہو جیسا کہ تم امام شافعی میں یہ باتیں ظاہر ظاہر و بلیغ ہو سکیں
 یہ کہ اصول اور اول قواعد میں نہ نہ کرے جس سے فقہ مستنبط ہو جیسا کہ ان
 سب کو امام شافعی رحمہ اللہ نے اول اہم میں ذکر کیا ہے جان کہین صلیح
 اوائل کو ان کے استنباط میں شمار کر کے استدلال کیا ہے

یہاں تک

یہاں تک
 کہ امام شافعی
 نے اس کو
 اول اہم میں
 ذکر کیا ہے

وہما اخیرنا شیخنا ابو طاهر محمد بن ابراہیم المدنی عن شیخہ المکی بن یحییٰ حسن بن
علی الجعفی و الشیخ احمد النخعی عن الشیخ محمد بن العلاء الباہلی عن ابراہیم بن ابراہیم
لللقانی و عبد الرؤف البطلانی و عن الجلال ابی الفضل السیوطی عن ابی الفضل
المرجانی اجازۃ عن الحافظ الحجری عن ابی الفرج الغزی عن یونس بن ابراہیم الدبوسی
و عن ابی الحسن المقرئ عن اذنی بن سہل الاسفرائینی بکر احمد بن علی
الخطیب خبرنا ابو نعیم الحافظ حدثنا ابو نعیم عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حدثنا خاتم
یعنی الرازی حدثنی یونس بن عبد الاعلی قال قال محمد بن ادیس الشافعی
الاصل قرآن و سنتہ فان لم یکن فقیہا س علیہا و اذا اتقن الحدیث عن رسول
صلی اللہ علیہ وسلم و صححہ کہ سناد سنہ فہو سنتہ و اکسبھا عا۔۔۔ من ابیہ
والحدیث علی خاصہ و اذا احقل المعانی فھا اشبه منها ظاہرہ و ابیہ
قریبہ آوریہ کہ خبر دی ہکو ہمارے شیخ ابو طاهر محمد بن ابراہیم المدنی نے اسے شیخ
شیخ حسن بن الجعفی اور شیخ احمد النخعی سے اونہوں نے شیخ محمد بن العلاء الباہلی تو
اونہوں نے ابراہیم بن ابراہیم اللقانی اور عبد الرؤف البطلانی اور جلال ابی الفضل
سیوطی سے وہ ابی الفرج المرجانی سے ازرو سے اجازت کے حافظ الحجری ابی الفرج الغزی
سے وہ یونس بن ابراہیم الدبوسی سے وہ ابی الحسن بن المقرئ سے وہ الفضل بن
سہل الاسفرائینی ابی بکر احمد بن علی الخطیب سے اونہوں نے کہا کہ خبر دی ہجو ابو نعیم الحافظ
نے اونہوں نے کہا کہ حدیث کیا مجھ کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب نے اونہوں نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے خاتم یعنی رازی نے اونہوں نے کہا کہ حدیث کی مجھ یونس
بن عبد الاعلی نے اونہوں نے کہا کہ فرمایا محمد بن ادیس الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ اصل
قرآن اور سنت ہی پس اگر کسی مسئلہ کا جواب نہ ہو تو وہ ہی جو انہیں قیاس کیا گیا ہو اور
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باسناد صحیح کوئی حدیث پہنچی تو وہی سنت ہو
اور جامع اکبر و خبر مفرد سے اور اعتبار حدیث کا اس کے ظاہر پر ہو اور جب اس کے معانی
مقتل ہوں تو اوسین سے جو ظاہر معانی کو متشابہ ہو اوس کی طرف رجوع کرنا چاہیے

ایک جامع شافعی راہ

و اذ الکافات الاحادیث فاصحها استاد اولیها و لیس المنقطع بشی
 ما عدا منقطع ابن السیب و لا یقاس اصل فی اصل ولا یقال
 الاصل لحد و کیف و انما یقال للفرع لحد فاذا صح قیاسه علی الاصل
 صح فقامت به الحجۃ انتہی و ثانیہا ان یحکم الاحادیث و لا تار بحصل
 احکامها و یشبہ لما خذ الفقہ منہا و یحکم فیہا و یشبہ بعضہا علی
 بعض و یحکم لہ من محتمل و اذ لك قریب من ثلثی علم الشافعی فانہ
 واللہ اعلم و ثالثہا ان یفرغ التفاریح التي ترد علیہ مما لم یسبق بالجواب
 فیہ من القرون المشہور لہا بالخیر و بالحق لیکون کثیرا لتصرفات
 فی هذه الخصال فائقا علی اقرانہ سابقا فی حدیثہا نہ مہر زافیدانہ
 اور جب مختلف حدیثوں کا ہجوم ہو تو انہیں سے جسکی سند اصح ہو وہی
 اسے ہی اور کوئی منقطع سوائے منقطع ابن السیب کے کچھ نہیں اور کوئی اصل
 کسی اصل پر نہ قیاس کیجاسے اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ اصل کیون ہوا اور
 کیون نہ ہے ان سب کے لیے البتہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کیون ہے اور جب
 قیاس اسکا اصل پر صحیح ہو تو اس کے ساتھ حجت قائم ہو سکتی ہے اس کے اور
 دوسری خصلت یہ ہے کہ احادیث و آثار کو جمع کر کے اس کے احکام کو حاصل کرے
 اور اس سے ماخذ فقہ پر خبر داری ہو جائے اور اس کے مختلف کو جمع کرے اور
 اور بعض کو بعض پر ترجیح دی اور بعض مختلف کو حین کرے اور یہ سبب دو
 تہائی علم شافعی رحمہ اللہ علیہ کے ہے جو تو دیکھتا ہے اور یہی خصلت
 یہ ہے کہ جتنی تفریعیں اس پر ایسی وارد ہوتی جاتی ہیں جنکا جواب قرون
 مشہور اسے یا نہیں نہیں ہا ہے اور اس کی ہی تفریع کرنا چاہیے
 اور بالجملہ وہ ان صفتوں میں سے ہے اور اپنے اقران میں
 فائق اور اس کو دور میں سابق اور اسے میدان میں آگے
 نکالنے والا ہے۔

اور جب

خصلت
 تیسری

وخصلة رابعة متلوها وهي ان ينزل لما يقبل من ا... الى علم
جماعات من العلماء من ا... بن والمحدثين والاصوليين وحفاظ
الفقه ويعني على ذلك القبول والاقبال قرون متطاوله حتى يدخل ذلك
في صميم القلوب والاعتقاد المطلق المنتسب هو ان ذلك المسلم له في خصلة اولي
الحجاري مجله في الفصلة الثانية والمجتهد في المذهب هو الذي سلم منه اكل في الثاني
وجري مجله في الثاني على من هاجر تفاريعه ولنضرب لذلك مثله
فنقول كل من تطيب في هذه الازمنة المتأخرة اما ان يكون يقتدى ب...
اليونان او باسما الهند فهم بمنزلة المجتهد المستقل ثم ان كان هذا الطبيب
قد عرف خواص الادوية والواضع الامراض و... ترتيب الاشربة والمعالجات
بعقله بان تنبيه لذلك من تنبيههم حتى صار على يقين من امره من غير تقليد
واقترعوا ان يفعل كما فعلوا فيعرف خواص العقاقير التي لم... بالتكلم فيها
تفهم اوراقه كسجى جوتشى خص... كسك قبوليت آسمان سست نازل هو پس اور
علم كسك علماء مفسرين اور محدثين اور اصوليين اور حفاظ كتب فقه كسك جماعت متو...
هو جاس اور يقبل اور توجه زمانه اسے دراز تگ جاری رستہ اور یہ باتین لوگوں کے
ولمیں گس جائیں اور مجتهد مطلق منتسب وہ پیشوا سبہ حسین خصلت اولی سلم اور
قائم مقام ہو اور مجتهد فی المذهب وہ ہر کہ جسکی خصلت اولی اور ثانیہ سلم ہوں۔
اور قائم مقام اس کے ہر تفریح میں اور پرورش تفاریع اس کے اور اس کے لیے ہم ایک
بیان کرتے ہیں پس کہتے ہیں کہ اس اخیر زمانے میں جہت طبابت کرتا ہر تو وہ طب
یونانی اقتدار کرتا ہر یا اطباء ہند کی پس وہ لوگ ہنزلہ مجتہد مستقل کے ہیں پھر اس طب
نے خواص ادویہ اور انواع امراض اور کیفیت ترتیب اشربة اور معالجات کو اپنی عقل سے
پہچان لیا ہر سینے اس کے خبردار کرنے سے ایسا خبردار ہو گیا ہے کہ اس کے امر پر بدولت
سکے اسکو ایسا مرتبہ یقین کا حاصل ہو گیا ہر کہ جو کچھ وہ جطیح کرتے تھے ویسا ہی اس کے کرنے پر
قادر ہو گیا ہر اس سبب اسون عقاقیر کے خواص کو بھی پہچانتا ہے حسین وہ لوگ کچھ نہ بوسے تھے

اس
الطباء
والهند

خصی
چوتھی

اس
یونانی
دہند

و بیان اسباب لامراض و علاجات و معالجات و اعمال مرصده السابقین و ذراحم
 الا داکل فی بعض ما تکتلی قل ذلک منه فهو بمنزلة المجتهد للطلاق المتب
 وان سلم ذلک منهم من غیر تعیین کامل و کان اکثر محققہ تولید الا شرع و المعاجین
 من ذلک القواعد المجمعہ کا کفر متبلیہ ہذا الا منہ المتاخرہ فهو بمنزلة المجتہد
 فی المذہب و کذلک کل من نظم الشعر فی هذا الا ان من یزعم ان یقتدی فی ذلک
 یا شعرا العرب و یختار اوزانہم و قوافیہم و اسالیب قصائدہم و یا شعرا العجم
 فہم بمنزلة المجتہد المستقل ثم ان کان هذا الشاعر مختصا بامور لا یخرج من الخزل
 و التثبیب و المردح و الہجو و الوعظ و اتی بالعجب العجائب فی الاستعارات
 و البدائع و مٹوھا فہا لم یسبق الی مثلہ بل تنبہ لذلک من بعض صنائعہم فاخذ
 التطیر بالنظیر و قاسم الشیء بالشیء و اقتد دعلی ان یختصر بحرہم یشکل فیہ من قبلہ
 توجیہ اور بیان اسباب امراض اور ادوی اور علامات اور معالجات کو بھی
 جانتا ہے جسکی اسکے پہلوں نے کچھ خبر داری نہ کی تھی اور اگلوں نے ان بعض نشانات
 میں فراحت کی ہو یا اور لوگوں سے بہت ہی کم ہوا پس وہ بمنزلہ مجتہد مطلق
 متبیب کے ہے اور اگر یہ اور لوگوں سے بدون تعیین کامل کے مسلم ہو اور اکثر
 ہمت اور سکے بنانے میں اشریہ اور معاجین کے اور نہیں تو انہیں قواعد مجددہ پر ہے جیسکہ
 اکثر اس اخیر زمانہ کے طبیب ہیں تو وہ بمنزلہ مجتہد فی المذہب کے ہے اور اس سطح
 سے جو لوگ اس زمانہ میں شعر کہتے ہیں وہ اس میں اشعار عرب کے اقتدا کرتی ہیں اور
 ان کے اوزان اور قوافی اور اسالیب قصائد کو اختیار کرتے ہیں یا اشعار عجم کی پیروی
 کرتے ہیں پس وہ لوگ ہمیں بمنزلہ مجتہد مستقل کے ہیں پھر اگر یہ شاعر اختراع کرنے والا
 ہے انواع غزل اور تثبیب اور مدح اور ہجو اور وعظ کو اور اپنے استعارات و بدائع
 و غیر ہا میں ایسے عجیب العجائب لایا کرتا ہے کہ جسکی نظیر سابقین میں نہیں پائی جاتی بلکہ
 اسکو اپنے او تک بعض صنائع سے اڑ لیا ہو اور نظیر کو نظیر کے ساتھ اٹھ کیا ہو اور ایک شے
 دوسری شے پر قیاس کر کے ایسے بحر کی اختراع کرنے پر قادر ہو گیا جسے متقدمین نے کلام نکلیا تھا

او اسلوباً جدیداً کنظم المثنوی والرباعیۃ و رباعۃ الریاض عنی کلمۃ تامرہ بعباد
 فی کل بیت بعد القافیۃ یشمل کل ذلک فی الشیء العربی فهو بمنزلۃ المجتہد
 المطلق وان لم یکن مختصراً وانما یتبع طریقتهم فقط فهو بمنزلۃ المتبع فی المذہب
 وھکذا الحال فی العلم التفسیر والتصوف وغیرھا من العلوم فان قلت مکا
 السبب فی ان الاولیاء لم یتکلموا فی اصول الفقہ کثیر کلام فلما نشأ الشافعی
 رحمہ اللہ تکلم فیہا کلاماً شافعیاً وافاد واجاد قلت سببہ ان کلا وائل
 کان یجمع عند کل واحد منهم احادیث بلدہ واثارہ ولا یجتمعون احادیث
 البلاد فاذا تعارضت علیہ الا دللہ فی احادیث بلدہ حکم فی ذلک
 التعارض بنوع من الادلۃ مستحب ما تین الی ثم اجتمع فی غیر الشافعی
 احادیث البلاد بنوع من الادلۃ المستحبات فاحادیث البلاد ومختارات فقہاء ہر بلد
 تفرقت یا ایک ایسے اسلوب جدید کی اختراع کرنے پر قادر ہوا کہ جسکو دیکھنا نہ تھے
 جیسے نظم مثنوی اور رباعی اور رباعۃ الریاض یعنی کلمۃ تامرہ ہر بیت میں بعد قافیہ کے اوسکا
 اعادہ کرتا جائے اور ایسا ہی شعر عربی میں کرے پس وہ بمنزلہ مجتہدین ہر ایک کے ہر اور اگر
 نئے اسلوب وغیرہ کا اختراع کرنے والا نہیں ہے اور فقط اوسکے طریق ہی کی پیروی کرتا ہو
 تو وہ بمنزلہ مجتہد فی المذہب کے ہے اور یہی حال علم تفسیر وتصوف وغیرہ متبانی
 علوم کا ہو۔ اگر تم کو کیا سبب ہے کہ اوائل نے اصول فقہ میں بہت کلام نکلیا
 اور جب امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ پیدا ہوئے تو اونہوں نے اس میں کلام شافی اور
 مفید اور جدید کیا تو کہتا ہوں میں کہ پہلے لوگوں میں سے ہر شے کے پاس
 اسکے شہر کی حدیثیں اور آثار مجتمع تھے اور تمامی شہروں کی حدیثیں اٹھانہوں کی
 تھیں پس جب اوسکے شہر کی حدیثوں میں دلیلین متعارض ہوئیں تو او
 تعارض میں اپنی ایک طرح کی فراست سے جو اوسکے لیے خدا کی طرف سے میر تقی
 حکم کرتے تھے پھر امام شافعی رحمہ اللہ کے زمانے میں تمام شہروں کی حدیثیں جب مجتمع
 ہو گئیں تو تمامی شہر کی حدیثوں اور مختارات فقہاء میں دوبارہ تعارض واقع ہوا

مرة فيما بين احاديث بلد واحد في احاديث بلد آخر مرة في احاديث بلد واحد فيما
 بينا والآخر كل رجل يشيخه فاما في من الفرائض فالتسعة الخرق وكثير الشعب
 وحجم شئ الناس من كل جانب من اختلاف ما لم يكن بحسب فقهاء من
 مد هو مشيخ لا يستطيعون سبيل حتى جائهم تأييد من ربهم فالعلم الشافعي
 ثم اعد جمع برأين المختلفات وفتح لمن بعده بابا اي باب في الفقه من الاجتهاد
 المنتسب في مذهب الامام ابو حنيفة ثم بعد المائة الثالثة وذلك لانه يكون
 الاجتهاد فاجتهدوا واشتغلوا بهم بعلم الحديث قليل قديما وحديثا وانما كان
 الاجتهاد في المذهب وهذا الاجتهاد اراد من قال ادنى الشروط المجتهد حفظ
 المبسوط وقل المجتهد المنتسب من عباد الله وكل مكان منهم بهذه المتبعة فانه لا يبعد
 بعده وجرها في المذهب في عمر المعروف بابن عبد البر وكالفاضي ابى بكر بن العربي
 ثم حجة ايا مرتبة دو شهر في مديونين اور اياك مرتبة اياك هي شهر في حديثك بين
 شخص سبني ابني ابني فراست سے جو مناسب جانا اوس سے اسے اسے شیخ کی بیروی کہا
 پس رخصتہ کشادہ ہوتا کیا اور اسکی بہت سی شاخیں بن ہو گئیں اور ہر طرف سے لوگوں
 نے اختلاف میں بحساب هجوم کیا اور لوگ حیران و مدہوش ہو گئے اور یہاں راہ نہ
 پاسکے یہاں تک کہ خدا کی طرف سے انکی تائید آئی اور امام شافعی رحمہ ان قواعد کے
 ساتھ الامام کیے گئے پس انہوں نے اس سے درمیان مختلفات کے جمع کیا اور اپنے
 یہ کچھ لوگوں کے لیے دروازہ اور عجیب طرح کا دروازہ کھول دیا۔ اور مجتہد مطلق متنبی امام حنفیہ
 کے مذہب میں تیسری صدی کے بعد متفق ہو گئی اور اسکی یہ وجہ ہے کہ مجتہد مطلق منتسب
 وہی شخص ہوتا ہے جو بہت بڑا محدث ہو کر رہا ہو اور ان لوگوں کا اشتغال علم حدیث کے
 ساتھ ہمیشہ کم رہا اسلئے ان لوگوں میں مجتہد فی المذہب ہوا کیے اور یہی جہت اذہر الیہا
 جس شخص نے یہ کہا کہ انے شرط مجتہد کی مبسوط کا حفظ کرنا اور امام مالک کے مذہب میں
 مجتہد منتسب نہ ہوئے اور ان میں سے جو لوگ اس مرتبہ کو تیار و نئے تفرق مذہب میں کوئی وجہ
 تیار کی گئی جیسے کہ ابی عمر المعروف بابن عبد البر اور قاضی ابی بکر ابن العسکری

مکان ادائے اصحابہ مجتہدین بلا جہاد المطلق ایسی قوم من یقتلون فی جمیع
 محتولہ حتی نشأ ابن شریح فاسس قواعد التقليد والتخیر ثم جاء اصحابہ
 عشرون فی سبیلہ وینسبون علی منوالہ وذلک یعد من الجہادین علی رؤس
 المستنیرین واللہ اعلم ولا یحقی علیہ فیما ان مادة مذهب الشافعی من احادیث
 والاثر مدونہ مشہورۃ متحدہ وولہ یفقی مثل ذلک فی مذهبہ وغیرہ فمن حاجتہ
 مذهبہ کتاب اللوطا وذلک ہوا ان کان مقدما علی الشافعی فان الشافعی بنسبہ
 مذهبہ وصحیح البخاری وصحیح مسلم وکتاب ابی داؤد والترمذی وابن ماجہ والدار
 ثم مسند الشافعی وسنن النسائی وسنن الدارقطنی وسنن البیہقی وشرح السنن
 للبغوی اما البخاری فانہ والکافی متسببا الی الشافعی کما وافقہ فی کثیر من البقی
 فقد خالفہ ایضا فی کثیر واذلک لا یعد ما تفرع بہ من مذهب الشافعی
 ترجمہ اور امام شافعی کے اوائل اصحاب اجتہاد مطلق کے مجتہد تیرا دین کوئی ایسا
 نہ تھا جو ان کے جمیع مجتہدات میں ان کی تقلید کرتا یا برائتک کہ ابن شریح ظاہر ہو کر پس از ان
 نے تقلید اور تخریج کے قواعد کی بنیاد ڈالی پھر ان کے اصحاب آئے اور اسی راہ میں چلے
 اور وہی کاروبار کرنے لگے ایسی وہ دوسری صدی کے مجتہدین شمار کیے گئے وابتد
 علم اور او یہی پوشیدہ نہیں ہر کہ شافعی رحمہ کے مذهب کا مادہ احادیث اور آثار
 مدونہ مشہورہ متحدہ سے ہے اور ایسا اتفاق ان کے غیر کے مذہب میں ہوا
 پس مادہ مذہب امام شافعی سے کتاب توطاہر اور چونکہ وہ امام شافعی سے مقدم
 ہے ایسی امام شافعی نے اپنے مذہب کی بنیاد سپر رکھی اور صحیح بخاری اور
 صحیح مسلم اور کتاب ابی داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی پھر مسند شافعی
 اور سنن النسائی اور سنن الدارقطنی اور سنن بیہقی اور شرح السنن لبغوی بھی
 ان کے مواد مذہب سے ہیں لیکن بخاری اگرچہ وہ امام شافعی کی طرف
 منسوب اور فقہ میں ان کے بہت موافق ہیں تو بھی بہت باتوں میں ان کا مخالفت
 ہیں ایسی جن باتوں میں وہ متفرق ہیں وہ امام شافعی کے مذہب کے نزدیک حاکم کیا آتا ہے

داما ابوداؤد و الترمذی فقہاء میدان منتسبان الی احمد و اسحق و علی بن ماجہ
 و الدارمی فیما نری واللہ اعلم واما مسلم و ابوالعباس الاصم جامع مسند الشافعی
 و الذین ذکرناہم بعدہم مستفردون لذلک شافعی یتا صلون دونہ و اذا سطت
 بما ذکرناہ النضر عندہ ان من عادہم ذہب الشافعی لیکون محروما عن منصب
 الاجتہاد المطلق و ان علم الیث قدابی ان ینا صرح من لہ ذہب الشافعی
 واصحابہ و کن طفیلہم علی ادب و لا اری شافعیاً سوء الادب یا
 حکایتہ ما حدث فی الناس بعد مائۃ الرابعة بعد ہذہ القرون کان
 ناس آخرون ذہبوا عینا و شمساً و حدث فیہم امور متعاقبہ
 و الخلاف فی عہدہ و قہ و قہ علی ما ذکرہ القرطبی انہ لما القرض
 عہد الی خلفاء الراشدین المہدیین افضت الخلافۃ الی قوم
 تولوها بغیر استحقاق و لا استقلال بعلم الفتاوی و الاحکام
تجہ اور لیکن ابوداؤد و الترمذی تو وہ دونوں مجتہد احمد اور اسحق کی طرف منتسب ہیں
 اور ایسا ہی ابن ماجہ اور دارمی کو بھی ہم سمجھتے ہیں لیکن مسلم اور ابوالعباس الاصم جامع
 مسند شافعی رحمہ اللہ لوگ حکاکا کر تھے اور ان کے بعد کیا ہر وہ لوگ مذہب شافعی بنیں
 اور کم درجے کے ہیں اور جو ہم نے ذکر کیا ہے اور سچ جب تو خبر دار ہو گا تو تجھ پر واضح ہو جائیگا کہ
 بیشک جو شخص امام شافعی کے مذہب سے عداوت رکھتا ہو وہ منصب اجتہاد و فتاویٰ سے محروم
 رہیگا اور جو شافعی اور ان کے اصحاب کا طفیلی بنے ہو وہ علم حدیث کو انکی مناسبت
 سے انکار کرے پس ادب سے اونکا طفیلی ہو کیونکہ ہم کسی شافعی کو بے ادب نہیں دیکھتے
باب حکایت او اسور کے چو لوگوں نے جو تھی صدی کے بعد حادث ہوئے
 اس زمانہ کے بعد دوسرے لوگ ہوئے جو دینے بائیں جانے لگے اور ان میں بہت سی امر
 حادث ہوئے بعض انہیں سے عالم فقہین جمل اور خلاف ہوئے نہ یہاں وہ کسی حسب بیان
 امام غزالی کے یہ ترک جب خلفاء و اشہرین ہند کے حکام مانگے کہ گزرا تو خلاف ایسے لوگوں کی
 طرف پیڑ جو اسکا استحقاق اور علم اور احکام کے ساتھ استقلال نہ رکھتے تھے

خلاصہ بعد القرون

جامع ابو یوسف احمدی کے بعد حادث ہوئے

وذرعو ان غرضہم استنباط دقائق الشرع وقریر علی المذهب وشمیلا اصول
 الفتاوی و اکثر داخیات التصانیف فی الاستنباطات ورتبوا فیہ النوع المجادلات
 والتصنیفات وھم مستمرین علیہ الی ان لسانہم یرى مالذی قد اذللہ
 فیما بعدھما من الاستنباطات الی حاصلا واعلم ان وجدت اکثرھم یرحمون ان
 بناء الخلاف من الی حنیفہ والمشافح علی ہذا کہ اصول المذکورۃ فی
 کتاب البرزوی وھو وانما الحق ان اکثرھا اصول مخرجة علی قولہم وعندی
 ان المسئلة الفاکلة بان الخاص مبین ولا یلحقہ البیان وان الزیادۃ لیس فیہ
 التام قطعی کاخاص وان لا ترجیح بکثر الرواۃ وانہ لا یجب العمل بحديث غیر القیمہ
 اذ النسب باب الرای ولا عبرۃ بمفہوم الشرط والوصف اصلا وان موجب کلام
 شو الوجوب البتۃ وامثال ذلك اصول مخرجة علی کلام اکثمة فانہما فیہ
 بصادر اذین عن اہل حنیفۃ وصاحبیہ وانہ لیس الی الحافظۃ علیہا
 ترجیح اور انھوں نے یہ خیال کیا کہ غرض انکی استنباط و دقائق شرع اور قریر علی مذہب
 تفسیر اصول فتاویٰ اور اس میں اور استنباطات میں اولو لوں بہت اضعیفین کیں اور اس میں
 النوع مجادلات اور تصنیفات کی ترتیب کے اور وہ لوگ ایک برابر اسی حالت پر ہیں اور ہم نہیں
 جانتے کہ ہمارے پیچھے کے زمانوں میں کتنے لوگوں نے انکی کو کیا مقدار کیا ہو نام ہوا حاصل کیا
 غزالی کا اور جانتے ہیں اکثر ان کو پایا کہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ بناء خلاف اہل حنیفہ اور
 شافعی رہے انہیں اصول پر ہو جو کتاب برزوی وغیرہ میں مذکور ہو حالانکہ حق یہ ہو کہ اکثر اس میں
 کے انکی قول پر اصول مخرجہ ہیں اور ہمارے نزدیک سب کے جاتے ہیں کہ خاص میں ہو
 اور اسکو بیان الی الحق نہیں ہوتا اور زیادہ نسخ ہو اور عام خاص کے مانند قطعی ہو اور کثرت
 رواۃ سے ترجیح نہیں ہوتی اور جیسے اگر کاروازہ بند ہو جائے تو غیر فقیہ کی حدیث پر عمل
 کرنا واجب نہیں اور مفہوم شرط اور وصف کا کچھ اعتبار نہیں اور موجب امر کا یقینا وجوب
 ہے اور ایک یا تہ سب اصول اماموں کے کلام سے نکالے گئے ہیں انکی روایت بہ حنیفہ
 اور صاحبین سے بطور ترجیح نہیں ثابت ہو سکتی اور اس پر محافطت بھی نہیں کی گئی

و فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سبقت العیون العشر الحدیث و قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خستہ اوسن صدقہ حیث لم یخصمہ و یخوذاً من المراد انہم ورد علیہم قولہ تعالیٰ فما استیسر من الھکدی وانما هو الشاة فمافوقہ بیان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتکلفوا فی الجواب وکلک اصلہ ان لا یجوز ہفہم الشرط والوصف وخرجہ من صنیعہم فی قولہ تعالیٰ من کسب کسباً منکر طویل الایہ ثم ورد علیہم من صناعہم کہ قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ابل السائمۃ زکوۃ فتدانی فی الجواب واصلوا اللہ لا یجب العمل بحدیث غیر اہل حق اذ النسد بہ بالبرای وخرجہ من صنیعہم فی ترک حدیث اہل حق ثم ورد علیہم حدیث القسقہ و حدیث عدم فساد الصوم بالاسانہ فانسیا فتکلفوا فی الجواب وامثال ما ذکرنا کثیر لا یحیی علی استہم وخرجہ اور قول میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فیما سبقت العیون العشر الحدیث اور قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں فی ما دون خستہ اوسن صدقہ میں ہر چنانچہ اون لوگوں کے سکوا و سکوا کا مخصوص نہ قرار دیا اور مانند کے اور بہت سی مرادیں ہیں پھر اون لوگوں پر وار وہا قول اللہ تعالیٰ کا فما استیسر من الھدی اور سو اسے اسکے نہیں ہر کہ وہا کہ ہر یہاں سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے پس لوگوں نے اسکے جواب میں تکلف کیا اور ایسا ہی اون لوگوں نے یہ اصل مقرر کی کہ مفہوم شرط کا کچھ اعتبار نہیں اور اسکو اون لوگوں نے انکے عمل سے نکالا جو اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کہ یہ تلک منکم طولا الا یہ میں ہر پھر وار دہرے اندر بہت سے اعتراضات اور مصلحتیں سے مانند قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ ابل سائمۃ میں زکوۃ ہر پس لوگوں نے اسکو جواب میں تکلف کیا اور اسی طرح سے اون لوگوں نے یہ اصل مقرر کی کہ جب راہی کا دروازہ بند ہو جائے پیغمبر فقہ کی حدیث پر عمل کرنا واجب نہیں اور اسکو اون لوگوں نے حدیث سے مراد یہ کہ اگر شیکہ تعامل ہو گا لا پھر اندر چشتہ فقہ اور پھر لگا کہ اسے سے روزی کے نہ فاسد ہو کر کہ وہاں تباہ اون لوگوں نے جواب میں تکلف کیا اور شراب سے کہ یہ ذکر کیا بہت بہن اور ملاش

من لم یقیم لا تکفیر الا طالع فضلا عن الاشارة ویکفیر دلیلا علی
عز اول المحققین فی مسئلہ لا یجوز العمل بحديث من اشتهر باحتیاط
والعدالة دون الفقیه اذ الشد یا بالرای کدیت المصرات ان هذا من حجب
عیسی بن ابان و اختاره کثیر من المتأخرین و ذهب الکوفی و تبعه کثیر من العلماء
ای مقدم اشترط فقہ الراوی لمقدم الخبر علی القیاس من قالوا لم یثقل هذا القول من
اختصاص بل انما یقول عنہم ان خبر الوحدان مقدم علی القیاس انما یقول انہم علی خبر
الحدیث فی الصائم اذا کل شر یا ساء و لکن مخالف للقیاس حق قال ابو حنیفہ لو کما الواویر نقلت
بالقیاس یورشد انما اختلافہم و کثیر من التخرج اختلاف صیغہ انہم و بعضہم علی
و جئت بعضهم یزعم ان جمیع ما یخرج من الشر و الطویلہ و کتب الفتاوی الخ فیمتد فیہ
حول البیہقیفہ و صاغیہ و لا یفرق باین القول المخرج و بین ما هو قول فی الحقیقۃ
و حجتہ اور جو شخص نہیں تلاش کرتا ہر اس کے لیے طول دینا ہی کافی نہیں ہر چہ ہائیکہ اشارہ کرے
اور اسکی دلیل کے لیے محققین کا یہ قول اس سلسلے میں کافی ہو کہ واجب نہیں ہر عمل اور شخص
ال حدیث پر جو ضبط اور عدالت کو نہایت مستہم ہوں سو ا فقیہ کہ جب دروازہ رای کا بند ہو جائے
حدیث مصرات کہ یہ عیسی بن ابان کا ہر اور اسکو بہت سے متاخرین نے اختیار کیا ہوا اور
کوفی ہی اسیطرٹ گئے ہیں اور بہت سے علماء نے انکی پیروی کی ہر لینے عدم اشتراط فقہ راوی کو
و اسطے مقدم ہونے خبر کے اور قیاس کے اور کہا اوٹلوگوں نے نقل کیا گیا ہر یہ قول ہر کہ ہر صاحب
یکادوٹسے یہ منقول ہر کہ خبر واحد مقدم ہر قیاس پر کیا تم نہیں دیکھتے کہ اوٹلوگوں نے ابی ہریرہ کے خبر پر
اوس رقرہ دار کے بیان میں جیسے ہوسے سے کہ پالی لیا اٹل کیا ہر اگرچہ قیاس کے مخالف ہر یہاں تاک
کہ ابو حنیفہ فرمایا کہ اگر روایت نہوئی تو میں قیاس سے کہتا اور تیری نہمانی اونکے اس اختلاف
میں ہو سکتی ہر جو بہت سے بحر خجائین اونکے تعامل سے لیکر اور اونکی باخود ہاکی تردید سے واقع
ہوا ہر اور اونہیں سے ہننے بعض کو پایا کہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ لینی لینی شرعین اور سوسے کے
مادی کی کتابین جو پائی جاتی ہیں یہ سب ابو حنیفہ اور اونکو دونوں صاحبوں کے قول ہیں
یہ لوگ اوس قول کو ورمیانین جو اوسوٹلوگوں قول سے نکالے گئے ہیں اور جو حقیقت میں اونکا قول ہر

۷۷

[illegible]

64
1944

فصل في بيان

۱۳۸۵

نظری
تحقیق

وتمہا انہما اظہاراً بالتقلید وادب التقلید فی صدورہم دبیب لئل وطم
لا یشرعن وکان سبب ذلک تنحوا الفقہاء وبتجادلہم فیما بینہم فانہم لما
وقعت فیہم المذاہد فی لفتویٰ کان کل من افلی بشئ نوقض فی فتواہ ورد
تلیفہ فلو یقطع الکلام الا بالمصیر الی تصریح رجل من المتقدمین فی
وايضاً جواز القضاۃ فان القضاۃ لما جاز اکثرہم و لم یکنوا امثالہ یقبل
منہم الا ما لا یریب لعمامۃ فیہ و لیکون شیئاً قد قیل من قبل وایضاً
جہل روس الناس واستفتاء من لا علوہ بالحدیث ولا بطریق التخریج
کما تری ذلک ظاہراً فی اکثر المتأخرین وقد نبہ علیہ ابن الہمام وغیرہ و فی
ذلک الوقت یسمی غیر المجتہد فقیہاً و فی ذلک الوقت یلبسوا علی القضاۃ
مترجمیہ او بعض اوسین سے یہ سبکہ اونہیں سے بعض تقلید کے مضطرب ہو گئی اور تقلید
اونکے دلوں میں جیونشی کی طرح ایسے طور سے لٹ گئی کہ اونکو کچھ خبر نہ تھی اور اسکی وجہ فقراؤنکی
ایک دوسرے کی مزاحمت اور آپس کی لڑائی تھی کیونکہ اون لوگوں کے فتوؤں میں جب
مزاحمت ہوتی تو ہر شخص جو فتوا دی ہوتا اس کے فتوؤں میں نقص کیا جاتا اور اسکی تردید
کی جاتی پس یہ کلام نہ منقطع ہوتا مگر اوس مسئلے میں متقدمین میں سے کسی شخص کی تصریح
کی طرف رجوع ہونے سے اور اسکا ایک سبب قاضیوں کا ظلم ہے کیونکہ جب اکثر
قاضیوں نے ظلم کیا اور لوگ مامون رہے تو اوسنے نہ قبول کیا جاتا مگر وہی آخر میں
عام لوگ شک نہ کرتے اور اس کے پہلے ہی اوس میں کچھ کس گیا ہوتا اور ایک سبب اسکا
سردادوں کا جہل اور اون لوگوں کا فتوے دینا ہی ہے جبکو علم حدیث اور طریق
تخریج کا کچھ ہی علم تھا جیسا کہ تم اسکو ناظر ہو کر اکثر متأخرین میں دیکھتے ہو اور ابن ہمام
وغیرہ نے اسے خوب ہی تنبیہ کی ہے اور اسوقت میں غیر مجتہد کا نام فقیہ نہ لگایا
اور اسوقت میں لو کہ تعصب سے مخلوط ہو گئے۔

الحق ان اكثر صور الخلاف بين الفقهاء لا سيما في المسائل التي ظهر فيها اقوال
 الصحابة في الجانبين كتكبيرات الشروق وتكبيرات العیدین و تكاسر الخمر و
 شهید ابن عباس و ابن مسعود و الاخفاء بالبسملة و بامین و لا شفاع و
 الايتار فی الاقامة و نحو ذلك انما هو فی ترجیح احد القولین و كان السلف
 لا يختلفون فی اصل مشروعیتہ و انما كان خلافاً فہم فی اول الامرین و نظیر
 اختلاف القراء فی وجوہ القراءات و قد عللوا کثیراً من هذا الباب بان
 الصحابة مختلفون و انہم جميعاً علی الہدی و لذلك لم یزال علماء یجوزون
 فتاویٰ لمفتین فی مسائل الاجتہاد و یسلون قضاء القضاة و یعلمون فی بعض
 الاحیان بخلاف مذاہبہم و لہذا لا تری الا ثمة المذاهب فی هذا المعنی
 الا و هو یصحوا القول و یتبتون الخلاف یقول احدہم هذا احوط و هذا
 منی المختار و هذا احلی و یقول بلینا الا ذلک و هذا کثیر فی مبسوط و انار نجد و کلام الشافعی
 و حجتہ او حتی بات یہ ہے کہ اکثر شریعتین خلاف کی جو در میان ہیں فقہاء کے وقت میں قائم
 ان مسائل میں نہیں اقوال صحابہ ظاہر ہیں وہ دونوں جانب ہیں جیسے تکبیرات تشریق اور
 تکبیرات عیدین اور تکبیرات محرم اور شہدائین عباس اور ابن مسعود اور بسم اللہ اور امین کو اہمیت دینا
 اور اقامت کو جفت اور طاق کہنا وغیرہ سو اس کے نہیں کہ امین خلاف دو قول نہیں ہے ایک
 قول ترجیح میں ہے اور سلف اہل اصل مشروعیت میں مختلف تھے اور سو اس کے نہیں کہ ان کا خلاف ان
 دو قولین سے پہلے امر میں تھا اور اس کے نظیر قاریو کا اختلاف وجوہ قرات میں ہے اور بہتوں نے
 اسکی علت یہ بیان کی ہے کہ صحابہ مختلف تھے اور وہ سب ہدایت پر تھے اور ایسی برابریاں مفتوحہ
 شدہ و کرسائل اجتہاد میں جائز تھیں اور قاضی کے فیصلے تسلیم کرتے اور بعض وقت اپنی جگہ
 بات کر کے رہے اور ایسے تم نہیں دیکھتے جو ان کے ہدایت کیلئے مقام پر مگر یہی کہ وہ تفسیر ہی کرتے
 ہیں اولو کے اور ثابت کرتے ہیں خلاف کو کوئی اور نہیں تھے کہتا ہے کہ یہ احوط ہے اور یہ مختار ہے
 اور یہ میرے نزدیک محبوب تر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ ہر کچھ نہیں پہنچا مگر یہی اور یہ مبسوط اور
 نازحہ اور کلام شافعی رحمہما اللہ میں بہت ہے

ثم خلف من بعدهم خلف اخصوا كلام القوم فقرروا الخلاف ولبسوا على مختار
 ائمتهم والذي يروى من الف من تاكيد الاخذ بهذا صاحبنا به حرمان كل من
 منها حال فان ذلك الامور جلي فان كل من كان يجب ما هو مختار اصابه قبح
 حتى في لزم والمطاع او قد لته ناشية من ملاحظة الدليل والنحو ذلك من الا
 فظن البعض تقصيداً بينا عايشا من ذلك وقد كان في الصحابة والتابعين
 ومن بعدهم من يقرع البسمة ومنهم من لا يقرعها ومنهم من يجزئها ومنهم من لا
 يجزئها ومنهم من كان يقرأ الفجر ومنهم من لا يقرأ الفجر ومنهم من يتوضأ من
 الحجامة والرحاف والقي ومنهم من لا يتوضأ من ذلك ومنهم من يتوضأ من
 الذكر ومنهم من لا يتوضأ من ذلك ومنهم من لا يتوضأ من ذلك ومنهم من يتوضأ من
 مسند النار ومنهم من لا يتوضأ من ذلك ومنهم من يتوضأ من اكل لحم الابل
 ومنهم من لا يتوضأ من ذلك ومنهم من لا يتوضأ من ذلك ومنهم من لا يتوضأ من ذلك
 ثم سجدوا على ظهر ابيهم لعلهم يذكروا في يوم القيامة انهم كانوا من
 اورايناسون في تخارستان پورا اورايناسون سے اپنے اصحاب کے مذہب کی تائید میں روایت کیا گیا تھا اور
 اور محرم سے اور اس کے حوالہ میں خارج ہو گیا کیونکہ یہ امر ایک غلطی ہے کہ ہر انسان اپنے اصحاب اور قوم کی مخالفت نہ کرے
 یہاں تک کہ روشن اور عاقلانہ پسینے کی چیز نہیں بھی پسند کرتا اور دوست رکھتا ہے اور تقلید کے سببوں میں سے
 ایک سبب دیکھنا کہ جو ملاحظہ دلیل سے پیدا ہوا ہے اور اس کے اندر بہت اسباب ہیں پس بعضوں سے اس کو
 تقصید میں خیال کیا جا لائے اور نے بہت دور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین میں وہ لوگ تھے جو
 بسم اللہ پڑھتے تھے اور بعض ان میں وہ لوگ تھے جو اس کو نہ پڑھتے تھے اور بعض ان میں وہ تھے جو اس کو نہ پڑھتے تھے
 اور بعض ان میں وہ تھے جو اس کو نہ پڑھتے تھے اور بعض ان میں وہ تھے جو اس کو نہ پڑھتے تھے اور بعض ان میں وہ تھے جو اس کو نہ پڑھتے تھے
 اور بعض حجامت اور رقائق اور تے سے وضو کرتے تھے اور بعض اس سے وضو کرتے تھے اور بعض ان میں وہ تھے جو اس کو نہ پڑھتے تھے
 کے چومنے سے اور عورتوں کو شہوت کے ساتھ چومنے سے وضو کرتے تھے اور بعض اس سے وضو کرتے تھے اور بعض ان میں وہ تھے جو اس کو نہ پڑھتے تھے
 وضو کرتے تھے اور بہشت کے گوشت کمانے سے وضو کرتے تھے اور بعض اس سے وضو کرتے تھے اور بعض ان میں وہ تھے جو اس کو نہ پڑھتے تھے
 کرتے تھے اور باوجود اس کے بھی بعض ان کے بعض کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ۔

من
 کوہات فی
 پچھتے غون
 نکلوانا اس
 بنے غون
 لا غون
 اسے چڑھتی
 اس وقت پر پیر
 کہ عقیدین
 اور بیعت
 بالانصاف
 و اس کے
 اور بیعت
 اور بیعت
 اور بیعت
 اور بیعت

ومنہا ان اقبل لکرم علی للعمقاد فی کل فن فمزم من زعم انه یؤسس علو اسماء الرجال
 و معرفہ مراتب التخییر و التعذیل توخر من ذلک الی التاریخ قد نبذت و حدیثہ و منہم من
 تخلص عن نوادر الاخبار و غرائبها وان دخلت فی حد الموضوع و منہم من کثر القیل و
 القال فی اصول الفقہ و استنبط کل لامحایہ قواعد جدیدہ و اوردها مستفقی اجاب و تفصی
 و عرو و قسم فخر و طول کلام تارة و تارة اخری اختص و منہم من ذهب بہ فی اصول
 المستعبدۃ التي من حقہا ان لا یعرض لہا عاقل و یستحب العمی مات و لا یمات من
 کلام المخرجین فمن دونہم ما لا یرتضی سماعہ عالم و لا جاہل فتنہ ہذا الجدل
 الخلاف و التعمق قریبہ من الفتنہ الاولی احین تشاجر وافی ملک و اتیم کل رجب الصفا
 فکما اعقت تلک ملکاً عضو صا و وقایع صا و عمیا فکذلک اعقت ہذا جحلا
 و اختلاطاً و شکوکاً و وہماً ما لہما من الرجاء ففشات بعدہم قرۃن علی
 التقليد الصوف لا یمیزون الحق من الباطل و لا الجدل من الاستنباط
 ترجمہ: اور اسی سے یہ کہ اور ان میں سے بہت لوگ ہر فن کے کثمتات کی طرف متوجہ ہوئے ہیں و ان میں سے
 بعض لوگوں نے یہ خیال کیا کہ وہ علم اسماء رجال اور مراتب تخریج اور تعذیل کی بنیاد کو درست کرتے ہیں پھر
 اوس سے نئی اور پرانی تواریخ کی طرف نکلتا ہے ہیں اور ان میں سے بہت سے نوادر اور غرائب اخبار کی کتب میں
 یہ اور اگرچہ حد موضوع میں داخل ہو جائے اور ان میں سے بعضوں نے اصول فقہ میں بہت ہی قیل و
 قال کیا اور ہر ایک نے اپنے صاحب کے لیے قواعد جدیدہ استنباط کئے اور اپنے مخالفین پر ایراد کیا اور کرنے میں
 بہت دور تک چلے گئے اور ان کے اعتراضات کے جواب دیے اور ہر طرح اُسے گلو خلاصی کی اور نہایت صفا
 سے ہر چیز کی تربیت اور تقسیم کی اور کبھی کلام کو بہت طول دیا اور کبھی مختصر کیا اور بعض اور ان سے وہ ہیں جو ان
 صورت مستعبدہ کے فرض کرنے میں چلے گئے جو اس لائق نہیں کہ اونسے کوئی عاقل تعرض نہ کرتا اور مجتہدین
 وغیرہ کے کلام سے ایسے عیبات اور اشارات کو پسند کیا جسکے سننے کو کوئی عالم اور نہ کوئی جاہل پسند کرتا ہو
 اور اس جہل اور خلاف اوشیق کا فتنہ اُس پہلے فتنے کے قریب تھا جب لوگ ملک گیری میں جگر و اور
 نے اپنی وہست کی مدد کی پس جیسے اُسکے پیچھے ظالم بادشاہ اور برہمنہ واقع ہوئے ایسی آگ
 اسکے پیچھے ایسے چل اور اختلافات و شکوک اور وہم آپڑے جسکے دفع کی امید نہیں اور ان کے بے زمانے کے

ترجمہ: اور اسی سے یہ کہ اور ان میں سے بہت لوگ ہر فن کے کثمتات کی طرف متوجہ ہوئے ہیں و ان میں سے
 بعض لوگوں نے یہ خیال کیا کہ وہ علم اسماء رجال اور مراتب تخریج اور تعذیل کی بنیاد کو درست کرتے ہیں پھر
 اوس سے نئی اور پرانی تواریخ کی طرف نکلتا ہے ہیں اور ان میں سے بہت سے نوادر اور غرائب اخبار کی کتب میں
 یہ اور اگرچہ حد موضوع میں داخل ہو جائے اور ان میں سے بعضوں نے اصول فقہ میں بہت ہی قیل و

قال کیا اور ہر ایک نے اپنے صاحب کے لیے قواعد جدیدہ استنباط کئے اور اپنے مخالفین پر ایراد کیا اور کرنے میں
 بہت دور تک چلے گئے اور ان کے اعتراضات کے جواب دیے اور ہر طرح اُسے گلو خلاصی کی اور نہایت صفا
 سے ہر چیز کی تربیت اور تقسیم کی اور کبھی کلام کو بہت طول دیا اور کبھی مختصر کیا اور بعض اور ان سے وہ ہیں جو ان
 صورت مستعبدہ کے فرض کرنے میں چلے گئے جو اس لائق نہیں کہ اونسے کوئی عاقل تعرض نہ کرتا اور مجتہدین
 وغیرہ کے کلام سے ایسے عیبات اور اشارات کو پسند کیا جسکے سننے کو کوئی عالم اور نہ کوئی جاہل پسند کرتا ہو
 اور اس جہل اور خلاف اوشیق کا فتنہ اُس پہلے فتنے کے قریب تھا جب لوگ ملک گیری میں جگر و اور
 نے اپنی وہست کی مدد کی پس جیسے اُسکے پیچھے ظالم بادشاہ اور برہمنہ واقع ہوئے ایسی آگ
 اسکے پیچھے ایسے چل اور اختلافات و شکوک اور وہم آپڑے جسکے دفع کی امید نہیں اور ان کے بے زمانے کے

والفقيه يروى عن المزار المتشدد الذي حثه القوال لفقهائ قلوبها وضيقها
من غير تشديد وسودها بنسبته شديدة والمحدث من عدد الاحاديث صحيحا وسليما
وظواها كغيره الاسماء بقوت نجدة لا اقول ذلك كليا مطروقا فان الله طائفة من عباده
لا يضرهم من خذله وروهم حجة الله في ارضه وان قلوبا ولم يات قرن بعد ذلك
الا وهو اكثر فتنه واوفر بقليله او تشدد انزاعا الامانة من صدور الرجال
حتى طمأنوا بترك الخوض في امر الدين وبان يقولوا لنا اوجدنا انما على امر
قولا على اننا ربه مقتنون والى الله المشتكى وهو المستعان وبه الثقة وعليه التكلان
وهذا اخر ما اردنا ابراده في هذه الرسالة المسماة بالانصاف في بيان اسباب الاختلاف
والجس لله تعالى ولا واخرا وظاهرا وباطنا

ترجمہ کچھ فقہیہ اس وقت وہی مومنہ بیٹھ ہی جو فقہائوں کے قوی اور ضعیف قولوں کو بغیر تفسیر کے یاد رکھتا
اور کلمہ داری سے بکے جاتا ہوا اور محدث وہ ہر صحیح اور عظیم حدیث کو شمار کرتا ہوا اور مومنہ زوری سے اذکو
یا ستران کے مانند اوڑھے جاتا ہوا اور مین اسکو بطور کلی اور عجم کے نہیں کہتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندوں
میں سے ایک جماعت کے ایسے لوگ بھی ہیں جنکو ان کے مخالفین کچھ ضرر نہ پہونچا سکیں گے اور وہی لوگ
اللہ تعالیٰ کی رضی میں حجۃ اللہ ہیں اگرچہ وہ بہت ہی کم ہیں اور اسکے بعد کوئی زمانہ نہ آئیگا مگر اسکے لوگ
فقیہ مین اکثر اور تقلید مین زیادہ اور لوگوں کے سینوں سے امانت کے بڑے نکالنے والے ہونگے
یہاں تک کہ امر دین مین خوض کو جوڑ کر مطہرین ہو بیٹھیں گے اور یکینے گے کہ ہننے اپنے باب دادوں کو کہ
طور پر پایا اور ہم انہیں کے پیرو ہیں اب اللہ ہی سے اسکی شکایت ہو اور وہی مددگار ہے اور اسی
اعتماد اور ہر دوسا ہے اور یہ آخر اسکا ہے جسکو میں نے اس رسالہ مین لانے کا ارادہ کیا جبکا نام انصاف
نی بیان اسباب الاختلاف ہے اور خدا ہی کی تعریف ہو اول اور آخر اور ظاہر اور باطن مین

تاج

اول و الاسعاف ہر کیا ترجمہ انصاف کا
 طبع کی تاریخ یونانی ملک سے

الض

کیا چھاپہ واقعات فخران فاضل
یہ لکھی تاجی عشرت نے جبین

صاحب انصاف ہیں اور اس کے ساتھ
واقعات یادگار صالحان ہنسیان

جود و قیاس و شل و ح آئینه شفاف هر
بے عدل انصاف کا سنجہ شفاف ہر

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰

سازمان اسناد و کتابخانه ملی
جمهوری اسلامی ایران
کتابخانه مرکزی
کتابخانه تخصصی ادبیات

Gift

1990

10

11/20

62-111741-1

100

الخاتمة من المترجم

تمت الاستفاضة من ترجمة الانصاف للشیخ المحقق الكامل صدره راجلا فاضل وفخر الاماثل
 المولید بتأیید الله القوی موهبا المکرم الشاه ولی الله المحدث الدهلوی فی یوم الثانی
 من شهر ربیع الثانی بعد الاربع وثلاثة عشرة مائة من الهجرة من انزلت علیه السبع المثانی
 علی ید منتهی العبد المذنب الراجی الی الله محمد المذعوب عیاده الله غفر له الله ووفقه بما یحی
 یرضاه وواصله الی خاتمة ما یقناه ابن المکرم المجلد لشهر رجب حافظ قمر محمد بن المہاجر
 الله العالی المجلد فی شهر رمضان علی غفر له الله العالی فی مدة اقامته فی بلدة علی فاقه البلدة
 النبیة یعنی ہوا الکلمة علی حسب قمر محمد بن المکرم ذی الجاہ مولی الحکیم محمد عبد الله المکرم
 صانہ الله عن غیابات الغوی المرجوم واهل الخطایا والمن الذی ترول باسم الغضایا
 والشیخ ان یقبله بعین عنایتہ ویضہ تحت کف حایتہ وافاد منها الجاحز والطالب
 الناجح والراغب فقام به عماد الدین واران المسلمین سیرا الذین وقعوا فی مہالک التقلید
 وعدم ہوا مسخو امسالہ المحدث وقد ہما وافرطوا فیہا کما لمزید علیہ وقرطوا بامامہ لہ
 ان الله وانا الیہ اجمعون وانا الی بن المنقلبون اللهم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی بما یصلح
 بکرم شیء حیبتی المرجوم من ستر حد القوم برباض هذه الترجمة وتصور ابیہ هذه التبریر
 ان وجدوا فیہا شیئا من الافراط والتفریط والتخبط والاعوجاج جبر فی صنعة
 الترجمة اذ لا فرج جبر فی خدمه هذه التکرمة فیصفوا عنقہ فیہ منی لانی لما سئل لیس
 اول اس علی ما کانت عندہ من الاشیء ورواہ من الملتن وہی مشحونة بازواع الخشوع والخشعة
 واللحن فکیفما کان حتی الامکان شمر الساق لتخشیة رتی ویتجدد بیه ویتجدد بیه ویتجدد بیه
 بقی وعرو خلا قفر فو محل عذری وموقع نذری لان النفس لا یكلف الا وسعها وغیرها
 لہا ما لہا وعلیہا ما علیہا

التماس المحدث والمنتہ کہ کتاب انصاف ہم بایں مصنف جناب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مترجم
 اساتذہ جناب مولوی محمد عبد اللہ ساکن ضلع جمشید علیہ طبع ہو کر تیار ہو گئی اس کتاب میں فی تحقیق
 شاہ صاحب بلا غلط کسی فریق کے انصاف کیا ہوا اور اخبار حضرت اب خیر الانام علی اللہ علیہ وسلم

مؤلف انصاف مولوی محمد عبد اللہ ساکن ضلع جمشید علیہ طبع ہو کر تیار ہو گئی اس کتاب میں فی تحقیق
 شاہ صاحب بلا غلط کسی فریق کے انصاف کیا ہوا اور اخبار حضرت اب خیر الانام علی اللہ علیہ وسلم

فہرست کتب الفہرست فی بیان سبب اختلاف مع ترجمہ اسما											
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶	۵۰۷
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳	۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰	۵۳۱
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳
عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی	عربی
۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵
عربی	عربی	عربی									

